UNIVERSAL LIBRARY
OU_232833
UNIVERSAL LIBRARY

ما شاء الله لا قوة الا بالله

بعون الله المعین این کتاب ثبوت تقلید ائمه مجتهدین ملقب به ذوالفقار المقلدین موسوم

الحبل المتين للمقلدين

۱۲۹۵ھ

باهتمام حاجی محمد عبد الرحمن عفا عنه ربه السبحان بیت شاه آغا میر محمد مصطفی خان مغفور

در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ۱۲۹۵ھ

١٩٦٨ھ

٢٠

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف وشکر واسطے اللہ کے جو پیدا کرنے والا اور پالنے والا سارے جہان کا ہی بڑا مہربان نہایت رحم کرنیوالا مُردے سے زندہ اور زندے سے مُردہ نکالنے والا رنگارنگ کی قدرتین دکھانیوالا کیا کیا صنعتین ظہور مین لایا ہی ہجدہ ہزار عالم کو خلعت وجود ایک حکم کُن سے پہنایا اور انسان ضعیف البنیان کو اشرف المخلوقات اور خلیفہ اپنا بنایا اور ہر طرح کے درجات اور نعمتون سے اوسکو سرفراز فرمایا اور نعام یعنے بہائم کو واسطے دفع حاجات بنی آدم کے انعام کیا اور ہمارے لیے واسطے رہنمائی صراط مستقیم کے چراغ ہدایت کا انبیاے کرام کو اکرام کیا اور فرشتے احکام اور کلام لانیوالے اوپر بھیجے ایسے فرشتے جنکے بازو ہین دو دو اور تین تین اور چار چار وہ قادر مطلق اور خالق برحق دانا ہے اسرار خفی اور جلی ہی اوسکی ادائے حمد کا جو دعویٰ کرے محض بیعقلی ہی انسان کی کیا مجال جو ثنا خوانی مین

جو اوسکی زبان کھولے اور ایک لفظ بھی بولے تعریف اوسکی بے نہایت اور اوصاف اوسکے بیغایت اور ہزاران ہزار درود اور سلام اوس محمود پر کہ دین اونکا متین اور شرع اونکی مبین رسالت اونکی ظاہر اور نبوت اونکی باہر اور معجزات اونکے متواتر انعام اونکا عام اور ہدایت اونکی تام دوست اونکا منصور اور دشمن اونکا مقہور جنکا نام نامی محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ہی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحابہ وازواجہ وذریاتہ واحبابہ اجمعین ۵ بعد اسکے خاکسار امیدوار مغفرت غفار محمد امیر علی حنفی ولد مولوی امجد علی حنفی مدظلہ اللہ تعالیٰ باشندہ شہر بنارس کہ بسبب گردش روزگار اور مٹ جانے دربار شہزادہ عالی وقار میرزا ضیاء الدین محمود بخت بہادر عرف میرزا بلاقی مرحوم مغفور کے چند سال سے وطن مالوف کو چھوڑ کر ضلع راج شاہی رامپور بولیہ میں مسکن گزین ہوا ہی خدمت برادران دینی مین جو فقیر سے حاضرانہ اور غائبانہ محبت رکھتے ہین عرض کرتا ہی کہ فقیر بعد حفظ قرآن مجید اور تحصیل علوم دینی کے ۱۲۸۰ھ ہجری مین دیار بنگالہ مین آیا اور اس دیار کے اکثر ملکونکی سیر کی پس یہان کے مسلمانون مین چند فرقے ایسے دیکھے کہ جنکے عقائد اور اعمال کے سبب سے اگر اونکو خارجی کہیے تو بجا ہی یا رافضی کہیے تو روا ہی اور اونکی کتابون کو بھی جو دیکھا تو اوسمین سراسر مکر و فریب ہی نظر آیا اور بالکل دغا اور جھوٹھ سے بھرا ہوا پایا حتی کہ کسی نے چند اوراق لکھے اور زور و مکر سے مولانا اسمٰعیل دہلوی کے نام زد کیے اور چھپوائے کسی نے اور کسی دنیدار عالم کا نام لکھ دیا ہی کسی نے چند سوال وجواب خلاف صواب چند عالم اور چند کتاب بد نیات کے نام لکھ کے طیار کیے تو بیچارے دیہات کے رہنے والے

جو علم سے بہرہ نہین رکھتے ہین صرف بنگلہ خوانی پر اوقات گذارتے ہین دین محمدی
اور تقلید امامان دین پر مضبوط ہین بھٹک کے شیوۂ بدالاً مذہبونکا اختیار کرین بفعلی
ایک کتاب سیف المومنین بنگلہ زبان مین شائع ہوئی ہی مصنف اوسکا علم دین سے
محض عاری ہی یہان تک کہ یہ بھی نہین جانتا کہ علماے دین سے تمسخر کرنے مین
کیا گناہ و عذاب ہی چند علماے دیندار کی شان مین کیا کیا بدزبانی اور تمسخر
کیا ہی اور مقلدین دین کو بیدین قرار دیا ہی نعوذ باللہ منہ اگرچہ علماے دیندار
والا تبار کے اکثر رسائل اور کتب معتبرہ بحث اثبات تقلید مین اظہر من الشمس ہو رہے
ہین لیکن اونکے مضامین متین فہم مین کم علم گانون کے رہنے والون کے کب
آسکتے ہین اور وہ اون کتابون کو کہان پاتے ہین بالفرض اگر کہین سے دستیاب
بھی ہوئین تو بھی بباعث عدم استطاعت علم و فقدان استعداد فہم اون لوگونکو
اوسکی دید مفید نہین ہوتی ہی اونکے واسطے تو مثل حلواے نرم و دکے مسائل کا
ہونا چاہیے کہ بے مشقت و بلا دقت حلق سے اوتر جاوے اور فائدہ بخشے اسواسطے
اس نادان ہیچمدان کی خواہش ہوئی اور چند احبابون نے بھی آمادہ اور مستعد
کیا کہ ایک رسالہ اردو زبان مین ایسا لکھنا چاہیے کہ مفید عام ہووے اور برادران
دینی ذی علم اور بیعلم کو بھی اونکے پڑھنے اور سننے سے فائدہ تام ہووے اور واسطے
دفع فساد مفسدین دین کے بھی حجت مالا کلام ہووے اگرچہ اس کمترین خلائق کو
اتنی استعداد اور قدرت کہان کہ اپنے نام کو زمرۂ مصنفین مین داخل کرے
لیکن بپاس خاطر محبان دین کے یہ رسالہ بحث تقلید ائمۂ اربعہ اور انحصار اجتہاد
مذاہب اربعہ مین لکھا اور اسکو ایک التماس و چند فصلون اور ایک خاتمے پر مرتب

کرکے نام اسکا الحبل المتین للمقلدین ملقب بہ ذو الفقار المقلدین رکھا تاکہ مفسدان دین کی گردن کشی کیواسطے مثل ذو الفقار سید الابرار کے ہووے اور امید ناظرین والا تمکین سے یہ ہی کہ جو غلطی سہو و خطا سے واقع ہوئی ہو اوسکو دامن عطا سے چھپا دین اور زبانِ طعن و تشنیع دراز نفرمادین اوسکی اصلاح فرمادین اور قلم انصاف سے اوسکو بنادین **بیت** چھپادین عیب کو میرے جو ہو خطا سے ظہور ٭ کہ جبلۂ نفس جہانمین خطا سے ہین معمور ٭ واللہ المستعان وعلیہ التکلان ٭ **التماس** برادران دین اور مقلدین ائمۂ مجتہدین کی خدمت مین یہ عرض ہی کہ اس رسالے مین جو لوگ کہ غیر مقلد ہین اور تقلید اماموں دین کو شرک کہتے ہین اون کو مین نے لا مذہب ملقب کر کے لکھا ہی اور جو کہ اکثر ہمارے برادران دین اونکے عقائد سے واقفیت کما حقہ نہین رکھتے ہین لہذا مجھکو ضرور ہوا کہ پہلے چند اونکے عقائد لکھکے واقف کردون تو کہ ہر مومن معتقد اون کے عقائد سے واقف ہوکے اگر لائق آفرین ہو تو آفرین کرے نہین تو نفرین لا مذہب کا اول عقیدہ یہ ہی کہ جو چیز اجماع سے ثابت ہوتی ہی تو جبتک وہ اجماع مطابق نص صریح قرآن کے ثابت نہو تو وہ اجماع مثل اجماع کفار کے ہی نعوذ باللہ منہا [۵۱] دوسرا عقیدہ یہ ہی کہ جس چیز کے حلال و حرام ہونے مین اختلاف ہو تو اوسمین اختیار ہی کہ جب چاہے حلال جانکے کھالیوین اور جب چاہے ترک کرین تیسرا عقیدہ یہ ہی کہ قیاس بدعت و ضلالت ہی نعوذ باللہ منہا [۵۲] چوتھا عقیدہ یہ ہی کہ اپنی کتاب یا بات سکے سچ کرنے کے واسطے جہان تک ہوسکے جھوٹے حوالے کتاب کے دینے کو درست جانتے ہین **پانچوان** عقیدہ یہ ہی کہ سوا اپنی جماعت کے لوگون کے تمام مومنین کو مشرک جانکر نہ کسی کا سلام لین گے اور نہ کسیکو سلام مسنون کرینگے

چھٹا عقیدہ یہ ہی کہ گنہگار مسلمان کو کافر مطلق جانکر نہ اوسکے پیچھے نماز پڑھینگے
نہ اوسکو اپنے پیچھے نماز پڑھنے دینگے اور اگر وہ بیچارہ مرجاوے تو نہ اونکو غسل اور
نہ کفن دینگے اور نہ نماز جنازہ پڑھینگے کافرون کی طرح مٹی مین گاڑ دینگے —
ساتوان عقیدہ یہ ہی کہ قرآن مجید کو معجزۂ مستمرہ نہین جانتے ہین آٹھوان عقیدہ
یہ ہی کہ ہر شخص اپنے اپنے قیاس کے مطابق قرآن مجید اور حدیث شریف سے
مسئلہ نکال کر عمل کر سکتا ہی بلکہ بعضے جمعے کی نماز کو عید کی نماز پر قیاس کرکے دوپہر
کے پہلے پڑھ لیتے ہین اور زانی کو حد زنا کے عوض ایک جھاڑو مار کر کفایت کرتے
ہین نوان عقیدہ یہ ہی کہ بیت اللہ کے تمام عالمونکو بدعتی اور خلاف شرع جانتے ہین
دسوان عقیدہ یہ ہی کہ مدینے منورہ کی زیارت کرنیوالون کو قبر پرست جانتے ہین
اور علم فقہ اور تفاسیر قرآن مجید کو ایک افسانہ سمجھتے ہین گیارھوان عقیدہ یہ ہی کہ مولوی
سید احمد صاحب جو مرید مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کے تھے اونکو ہنوز زندہ جانتے ہین
اور سمجھتے ہین کہ وہ پھر ظاہر ہونگے اور جہاد کرین گے خدا بچاوے ایسے عقائد باطلہ سے
کتاب اعتصام السنۃ جو عبد اللہ عرف جھاؤ میان ساکن مئو کی تصنیف ہی اور
فرقہ وہابیہ لامذہب والون کے نزدیک بہت معتمد و مستند ہی اور کانپور مین تصحیح
مولوی شکر اللہ ساکن اعظم گڈہ چھپی ہی اوسمین اکثر مسائل خلاف شریعت اور عقائد
مخالف جمہور اہل سنت وجماعت مرقوم ہین مشتے نمونہ از خروارے واسطے اطلاع
وعبرت ناظرین اہل انصاف کے بہ نشان صفحہ کتاب مذکور ہوتے ہین اجماع وقیاس کا
انکار کیا ہی اور اوسکو بوم فراز کے ساتھ تشبیہ دی ہی صفحہ ۶ سطر اول یعنی قرآن شریف
اور حدیث روشن تر ہی مانند سورج چوتھے آسمان کے دوپہر مین اور دوسرا یعنی قیاس

اور اجماع مانند اُلّو بھاگنے والے کے ہی انتہی صفحہ ۸ اور اسیطرح کافر ہوے محبت
مذاہب اربعہ مین کہ ٹھہرالیا اوسکو مولویون نے اور تصنیف کیا واسطے تائید مذہب کے کتابین
عقل کی اور وہ کتابین فقہ و اصول کی ہین جیسے توضیح اور وقایہ اور تلویح اور ہدایہ
صفحہ ۸ کلام اللہ اور کلام رسول یقینی ہی اور مضمرات اور نوادر و نہایہ و محیط و خلاصہ داخل کرتے
گھر عذاب کے طرف اسواسطے کہ کلام آدمیون کا عقلی ہی انتہی جملہ مقلدین ائمہ مجتہدین اور
تمام اتباع اور معتقدین اولیاء اللہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کو بہتر فرقون ناری مین
شمار کیا ہی صفحہ ۶۹ مین لکھا ہی اور اسیطرح مذاہب اربعہ جیسے حنفیہ و شافعیہ و مالکیہ
و حنبلیہ اور غیر اسکا جیسے قادریہ اور مجددیہ اور نقشبندیہ اور چشتیہ بد اور بدعت ہی
نہین ہی سنت اور نسبت کرنا اسکی طرف کھینچ لیجاویگا بہتر مذہب کی طرف اسواسطے کہ
یہ سب زائد ہین ایک پر اسواسطے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
سب دوزخ مین ہون گے ایک نہین اور وہ ایک مرد ہی کہ جنگل مارے ساتھ رسی
قرآن صحیح کے اور حدیث صحیح کے انتہی صحابہ کرام علیہم السلام پر طعن و افترا کیا ہی حضرت
علی مرتضی یا امیر معاویہ یا حضرت عائشہ صدیقہ کو مصداق آیہ کریمہ وَمَن يَقْتُلْ
مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ الآیۃ اور حدیث قتال المسلم کفر کا ٹھہرایا ہی صفحہ ۶۹
مین لکھا ہی اس حدیث مین برائی ہی واسطے شخص کی کہ مقابلہ کرے ساتھ اوسکے کلام
رسول مقبول کو اسواسطے کہ بیشک ہر نبی معصوم ہین اور غیر انھون کے معصوم نہین ہی
اور لینا قول و فعل انھون کا رحمت کا ہی یا غضب کا سنت ہی واسطے امت انھون کے
اور قول و فعل امت کا انھون کے نہین سنت کسی کے واسطے جیسے جنگ صفین
اور جنگ معاویہ اور علی کا اور جنگ جمل در جنگ علی اور عائشہ کا اور قتل عثمان کا اور

حسنین کا اور گالی عباسؓ کی ماںؓ کو اور کینہ ۵۱ فاطمہؓ کا ابوبکر صدیقؓ کو اور کینہ عمرؓ کا علیؓ کے
ساتھ اور سواے اسکے بہت قصّے ہین کہ چاہیے بہت سا دفتر فرمایا اللہ تعالی نے
جسنے قتل کیا مومن کو جان بوجھکر پھر بدلا اوسکا جہنم ہی اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے قتل کرنا مسلمان کا کفر ہی اور گالی دینا اوسکا فسق ہی روایت کیا اس حدیث کو
ترمذی نے اور کینہ زائد تین دن سے بد ہی انتہی بلفظہ نماز تراویح کو بدعت سیئہ عمریہ
لکھا ہی اور حضرت عمرؓ کو مبتدع ضال ناری ٹھہرایا ہی معاذ اللہ من ہذہ الکفریات صفحہ ۲۰
مین لکھا ہی اور سوا اسکے اور کرتے ہین بدعت مانند نماز معکوس ۵۲ و تراویح کے اور
نہ پڑھا اسکو ابوبکرؓ نے اور کہا اسکو عمرؓ نے بدعت اور نہ پڑھا عثمانؓ و علیؓ نے مگر
جیسا کہ پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ رکعت اعتکاف مین انتہی پھر صفحہ ۹
مین لکھا ہی بدعت گمراہی ہی اور ہر گمراہی دوزخ مین ہی یعنی ہر بدعتی دوزخی ہی اور
بدعت اوسے کہتے ہین کہ جو زمانہ رسول اللہ مین نہو مصداق اسکا قول عمرؓ کا ہی
تراویح مین نعم البدعۃ بری بدعت ہی تراویح روایت کیا اسکو بخاری نے انتہی بلفظہ
صفحہ ۱۶ مین ہی نہ ثابت ہوا استنجا پتھر اور پانی کا واسطے پیشاب مرد اور عورت کے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور رہتے ابن عباسؓ ہمیشہ پیشاب کرتے جگہہ پیشاب کرنے
رسول خدا صلعم کے جب تک جیتے رہے انتہی بلفظہ صفحہ ۶۵ مین ہی اور قول و رکینہ والا
قیاس کا یہ کہ پہلے جسنے قیاس کیا ابلیس تھا اور صفحہ ۷۹ مین ہی و بارہ امام اونمین سے
امام باقر و جعفر و موسی و کاظم وغیرہ ہین انکے تابعدارونکو شیعہ کہتے ہین مقابل
سنی کے (سپھ لکھا) انمین اور اونمین اتنا فرق ہی بموجب مثل مشہور کے کہ سگ زرد برادر
شغال کیونکہ ان دونون مین اب کفر و شرک اور بدعت اور زنا اور غصہ وغیرہ کثرت

۵۱ یہی عقیدہ و اقوال روافض کے ہین ۱۲

۵۲ یہ بھی عقیدہ و قول روافض کا ہی ۱۲

سے ہی نام کو اسلام مین داخل ہین (یہان تک کہ کہا) اور یہ سب امام کسیکا مذہب
نہ رکھتے تھے سواے اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کے پھر ان سب تابعدارون کو
چاہیے کہ یہ بھی کسیکا مذہب نرکھین لامذہب ہون بموجب قول سعدی شیرازی کے
الناس علی دین ملوکھم سب لوگ اپنے دین بادشاہون پر ہووین اور مذہب
رکھنا بدعت ہی مصداق اوسکا یہ حدیث صحیح نسائی مین ہی کل بدعۃ ضلالۃ
وکل ضلالۃ فی النار صفحہ ۹ مین اور جو یہ آیا ہی کہ تہتر فرقے دوزخ مین جاوینگے اور
ایک بہشت مین اور وہ جسپر رسول اللہ صلعم تھے اور اونکے سب صحابی تھے اور جو ان
دونون کے بعد اوسپر جو قائم رہیگا پھر ان چار مذہبون مین سے ایک کو جب لوگے
تو ایک ہی بموجب فرمان رسول مقبول کے بہشتی ہی اور باقی دوزخی اور اسیطرح سے
شیخ سید مغل پٹھان کو بھی فرض کرلو اور چشتیہ قادریہ نقشبندیہ مجددیہ وغیرہ کو
ایسے ہی جان لو الخ صفحہ ۱۲۸ جسنے خاص کیا اکٹھا کرنا نمازون کا عرفات مین پس اوس
شخص سے خطا ہی خطاؤن سے اسواسطے کہ بیشک رسول اللہ صلعم نے اکٹھا کیا نمازونکو
سب جگہہ انتہی صفحہ ۱۳۹ بیشک وقت جمعہ کا داخل ہوتا ہی آگے دوپہر کے فقط اور
اسیطرح کے بہت عقیدے اونکے ہین مین نے صرف چند لکھ دیے تاکہ ناواقف
لوگ واقف ہوجاوین اور اوس جماعت کے لوگون سے پرہیز کرین اور اونکی صحبت
مین بیٹھنا اوٹھنا یکبارگی ترک کرین اور اللہ تعالے سے دعاے خیر میرے اور جمیع
مقلدین کے واسطے مانگین اور کہین رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ
اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا
مَعَ الْاَبْرَارِ ۞ **فصل پہلی** مذہب اور ملت کے لغوی معنی کے بیان مین جاننا چاہیے

اے برادران دین پیرو سنن سید المرسلین کہ لغت کی کتابون مین جو بڑی
بڑی کتابین ہین مثل قاموس اور منتہی الارب اور صراح اور منتخب اللغات اور
کشف اللغات اور غیاث اللغات اور جہانگیری مین ملت کے معنی کیش اور کیش
کے معنی مذہب اور مذہب کے معنی راہ پس ملت اور مذہب کے ایک ہی معنی ہوئے اور
مذہب کے معنی جو راہ ہی تو وہ راہ جو دین اور شریعت کی طرف پہونچاوے نہ
مطلق راہ جسکے معنی عربی مین طریق اور فارسی مین راہ اور ہندی مین رستا
اور بنگلہ مین پتھ ہی پس جب معلوم ہوا کہ ملت اور مذہب کے معنی راہ دین کے ہین
اور آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لیکر ابتک سیکڑون دین کے رستے ہوئے ہین
کوئی حق اور کوئی باطل مگر ہر شخص اپنے خیال کے موافق ایک راہ دین پر چلتا ہی خواہ
حق ہو یا باطل چنانچہ یہودی نصاریٰ مجوسی زردشتی صابی محمدی خارجی
رافضی جبریہ قدریہ معتزلہ وغیر ذالک لیکن جو جس راستے پر چلتا ہی اور جس
طریق یعنے راہ دین پر ہوتا ہی اوس طریق و راہ دین کا نام چلنے والے کو بتانا ضرور و
لازم ہوتا ہی اور وہ اوسی طریق کی طرف منسوب ہوتا ہی جیسے ابراہیمی عیسائی محمدی
وغیرہا بیان اوسکا فصل آئندہ مین آویگا انشاء اللہ تعالیٰ **فصل دوسری**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت کے بیان مین اس فصل مین یہ بیان ہی
کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت استفسار کفار عرب کے اپنی ملت یعنی راہ
دین کو بیان فرمایا ہی جانو تم اے محبان دین کہ مین نے فصل اول مین لکھدیا ہی جو
شخص جس ملت یعنے راہ پر چلتا ہی اوسکو اوس راہ کا نام بتانا ضرور ہی کیونکہ
یہ حکم قرآن سے ثابت ہوتا ہی چنانچہ سورہ یوسف کے پندرھوین رکوع مین فرمایا ہی کہ

اللہ تعالی نے وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُوا قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ
حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ترجمہ اور کہا اونھون نے کہ ہو جاؤ تم یہودی یا
نصاری تاکہ راہ پاؤ تم حکم ہوا کہو اے محمد کہ مین پیروی کرتا ہون ابراہیم کی جو ایک طرف
خدا کی سیدھی راہ پہ چلنے والا تھا اور نہ تھا مشرکون مین سے **فائدہ** یہ آیت
اوسوقت نازل ہوئی تھی جسوقت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے
نبوت کا دعوی کیا تو اوسوقت کے یہود اور نصاری اور کفار عرب سب ملکر آئے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانون سے کہا کہ ہو تم یہودی یا نصرانی راہ
پاؤ تم اوسکے جواب مین حکم رب نازل ہوا کہ کہہ دو اے محمد کہ میرا ملت ابراہیمی ہی
اس آیت سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ کا ملت ابراہیمی تھا اور دوسری جگہہ فرمایا
اللہ تعالی نے سورۂ آل عمران مین قُلْ صَدَقَ اللَّهُ فَاتَّبِعُوا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ
حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ترجمہ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سچ کہا اللہ نے پس تابعداری کرو ملت ابراہیم کی کہ وہ چلنے والے تھے سیدھی
راہ کے نہین تھے مشرکون مین سے اوسیطرح تیسری جگہہ فرمایا اللہ تعالی نے
ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ ترجمہ پھر وحی اوتاری ہمنے
طرف تمہارے کہ تابعداری کرو ملت ابراہیم کی اور فرمایا مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ
یعنے ہدایت کیا اللہ تعالی نے تمکو ملت باپ تمہارے ابراہیم کا اور حضرت یوسف
علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ
وَإِسْحَاقَ ترجمہ اور پیروی کی مینے ملت اپنے باپون ابراہیم اور اسمعیل اور اسحاق
کی ان آیتون سے بخوبی واضح ہوتا ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ملت

ابراہیم کی اتباع واختیار کرنیکا حکم ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملت ابراہیمی
پر تھے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو خود صاحب دین اور شریعت جدید
تھے اونکی اطاعت تو عین اطاعت آلہی اور اونکی محبت تو عین محبت خدا تعالے
کی ہی چنانچہ فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنے
جو تابعداری کرے رسول کی پس تحقیق تابعداری کی اوسنے خدا عز وجل
کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ترجمہ بیشک
جو لوگ بیعت کرتے ہین تجسے ای محمد سواے اسکے نہین کہ بیعت کرتے ہین ساتھ
اللہ کے اسیطرح بہت آیات قرآنی سے صریح ثابت ہوتا ہی کہ نبی آخر الزمان
ذی شان کی اطاعت و فرمان برداری کرنا بعینہ اطاعت کرنا خدا تعالیٰ کا ہی
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افضل واکرم جمیع انبیاے کرام سے تھے اور اونکی
امت کے لوگون کا سب انبیا کی امت سے بلند مرتبہ ہونا بھی صاف ظاہر ہی
حاجت بیان کی نہین ہی پس باوجود ایسے صاحب مرتبے ہونیکے بھی رسول اللہ
کو حکم اتباع ملت ابراہیمی کا ہوا اور اس اتباع سے کچھ فرق آپ کی شان وشوکت
وعظمت مین نہین آیا اور آیت وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ [ل] اور کسی
نبی کی شان مین نازل نہین ہوئی ہی اور یہی دین قیامت تک جاری رہیگا یہ
بھی اظہر ہی پس ان ادلہ سے نکتہ بینون اور روشن دلون کو صاف ظاہر ہوگا کہ
نسبت کرنا اپنے دین یا ذات کو طرف کسی ملت کے واسطے دور کرنے خیالات
باطلہ مفسدین دین کے واجب بلکہ فرض ہی تاکہ تہمت گمراہی سے بچے جیسا
کہ رسول اللہ نے حکم خدا سے اپنی ذات کو طرف ملت ابراہیمی کی نسبت فرمایا اور

[ل] اور نہین بھیجا ہم نے تجھکو مگر رحمت واسطے تمام عالمون کے ۱۲

وجہ اسکی تیسری فصل مین بیان ہوگی انشاء اللہ تعالی اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ
اقتدا اور اتباع کرنا کسی نبی کا بلکہ اپنے باپ دادا کا امور موافق شرع مین واجب اور
سنت انبیاے کرام علیہم السلام ہی اور اس تقلید و اتباع سے یہ نہین لازم آتا
کہ اپنی شریعت یا اپنے نبی کی شریعت کا متبع اور پیرو نرہے فقط

فصل تیسری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مذہب ابراہیمی اختیار کرنیکی وجہ کے بیان مین

جانو تم اے بھائیو کہ محمد مصطفے احمد مجتبیٰ جو خاتم النبیین رسول رب العالمین ہاوی
دین متین ہین اونکی عظمت اور شان نے پایان ہی کہ اللہ تعالی کا تمام انبیا اور رسولونکو
حکم ہوا تھا کہ تمھارے عہد مین اگر وہ رسول آخر الزمان ہووے تو تم سب اوسپر ایمان
لانا اور اوسکی مدد کرنا جیسا کہ آیہ کریمہ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ الآیہ مین
مفصل اسکا حال بیان ہی اور فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ آل عمران مین قُلْ اِنْ کُنْتُمْ
تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ترجمہ کہدو اے
محمد اپنی امت اور تمام انبیا کی امتونکو کہ اگر چاہتے ہو تم کہ دوست رکھو تم اللہ تعالی کو
پس لازم ہی تمپر کہ تابعداری کرو میری تاکہ خدا تعالی دوست رکھے تمکو اور معاف
کرے تمھارے گناہ **فائدہ** اس آیہ شریفہ سے علو مرتبہ رسول مقبول کا
کیسا ثابت ہوتا ہی کہ جو شخص آپکو دوست جانے اور اونکی تابعداری کرے
اوسکو خدا تعالی دوست رکھیگا اور گناہ بھی اوسکے معاف کردیگا ایسے خاتم النبیین
کو جو اتباع ملت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام کے اختیار کرنیکا حکم ہوا اوسکی وجہ تو تمام
وکمال بیان نہین ہوسکتی ہی کیونکہ اوسکی ادراک اور فہم کی سمجھ ایسے انسان

ضعیف البنیان کی طاقت کہان لیکن کچھ مختصر بیان کرتا ہون تاکہ مطلب ولی
و مدعاے اصلی میرا نکل آوے جس زمانے مین بعث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا
ہوا یعنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہوے اوسوقت مین قوم یہود اور نصاریٰ
اور مشرکین عرب بہت ستھے بلکہ بجز انکے دوسری قوم وہان نہ تھی اور یہودیونکو دعویٰ
اسبات کا تھا کہ ہملوگ امت موسیٰ علیہ السلام کے ہین اور راہ حق کے چلنے والے
ہین اور نصرانیونکو دعویٰ یہ تھا کہ ہملوگ امت عیسیٰ علیہ السلام کے اور سیدھے
راستے کے چلنے والے ہین اور مشرکین عربکا یہ زعم تھا کہ ہم ہی لوگ اچھے طریقے پر ہین
اور ہر ایک فرقہ یہ کہتا تھا کہ ابراہیم خلیل اللہ ہماری ملت پر ستھے طریقہ محمدی پر نہ تھے
چنانچہ خداتعالیٰ نے اونکے قول کا رد فرمایا مَا کَانَ اِبْرٰھِیْمُ یَھُوْدِیًّا وَّلَا نَصْرَانِیًّا
وَّلٰکِنْ کَانَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا ط وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ یعنے نہ تھا ابراہیم
یہودی اور نہ نصرانی ولیکن تھا مائل ایکطرف خدا کا تابعدار اور نہ تھا مشرکون سے
اور یہودی باوجود ہونے امت موسیٰؑ اور قبول کرنے کتاب توارت کے
اپنی کتاب کے برخلاف ہوئے عقیدے اور عمل مین کیونکہ عزیرؑ کو ابن اللہ کہتے
ستھے اور برخلاف کتاب عمل کرتے ستھے اور نصاریٰ بھی اوسیطرح سے اپنی کتاب
کے برعکس کام کرتے اور عیسیٰؑ کو ابن اللہ کہتے اور یہی عقیدہ رکھتے اور مشرکین عرب
لات اور منات اور عزّیٰ وغیرہا بتون کو خدا کا شریک اور کارپرداز جانتے تھے نعوذ باللہ
منہا پس جب حبیب خدا محبوب بارگاہ کبریا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے علم دعویٰ
پیغمبری کا بلند کیا اور سبکو راہ حق اور دین حق پر چلانے لگے اوسوقت اون بداعتقادون
کو نہایت الم ہوا اور آفت جان پر اونکی آئی تب اون لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے کہا کہ تمہارا کون طریقہ اور کون رستا ہی یہود یا نصاری ہو جاؤ تم تو ہدایت
پاؤ تم بجواب سوال اون بد اعتقاد ونکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات
اور مسلمانونکو ملت ابراہیمی کا متبع فرمایا اگر خلاف اسکے رسول مقبول فرماتے تو اوسمین
قباحت عظیم لازم آتی وہ یہ ہی کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ملت کی نسبت
طرف موسیٰ یا عیسیٰ کے کرتے تو وہ دونون فریق یعنے یہود و نصاری مانند
اپنے عقیدے کے جانتے اور اون دونون فریق کا عقیدہ شرک پہ مشتمل تھا
پس بلحاظ اتہام شرک کے وہ ملت اختیار نفرمایا اور ملت ابراہیمی اختیار فرمایا کیونکہ
ملت ابراہیمی مُبرا تہمت شرک سے تھا اور بالاتفاق سب ملتون سے زیادہ اوسمین
توحید کی تاکید تھی اور شائبۂ شرک اور میل الی غیر الحق سے نہایت پاک تھا سوال
اگر کوئی کہے کہ ان آیات مذکورہ سے تو معلوم ہوتا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پابند دین ابراہیم کے تھے پس صاحب شریعت و دین جدید کیونکر تھے **جواب**
نہین نہین یہ تو صرف تمہاری سمجھ کا فتور ہی کیونکہ دین اور ہی ملت اور اور جو
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ متبع ملت ابراہیمی ہون اوسکا یہ مطلب نہین ہی
کہ مین دین اور شریعت ابراہیم کا تابع اور متبع ہون صرف اوس سے یہی مطلب
تھا کہ ہم اوسی راہ پر چلتے اور چلاتے ہین جسپر ابراہیم علیہ السلام چلتے تھے اور وہ
تمہارے سب کے نزدیک خلیل اللہ اور بڑے موحد اور حنیف تھے کیونکہ ابراہیم
علیہ السلام کو یہودی اور نصرانی بھی موحد و حنیف مانتے تھے اور اس اتباع ملت
ابراہیمی سے عدم اتباع ملت اور پیغمبرون کا بھی نہین خیال کرنا چاہیے کیونکہ
اصول دین یعنے اعتقاد توحید اور رسالت و ایمان قیامت و دوزخ و جنت و ملائکہ

کتب آلہی وغیرہا سب پیغمبرون کے دین مین برابر ہی کسی مین اختلاف نہین
لاکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین سواے ملت ابراہیمی کے اور ملتین شرک
و بدعت کے ساتھ متہم و مشتبہ ہوگئی تھین اسواسطے دین اسلام کو ملت ابراہیمی کی
طرف منسوب کیا اور کسی ملت کی جانب منسوب نفرمایا لیکن یہود و نصارٰے
اس باریک بات کو نسمجھ سکے اور خیال باطل اس امر کا کیا کہ شاید یہ نبی صرف
ابراہیم نبی کو مانتے ہین اور کسی نبی کو نہین مانتے پھر اون لوگون نے سوال
اس امر کا کیا کہ کیا آپ صرف ابراہیم ہی کو مانتے ہین اور اونھین پر ایمان لاتے
ہین سواے اونکے اور انبیاے سلف کو نہین مانتے بجواب اس سوال کے یہ
آیت نازل ہوئی قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ
وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَالنَّبِیُّوْنَ
مِنْ رَّبِّھِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ × ترجمہ کہہ تو اے محمد
کہ ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور اوسپر جو اوتارا اللہ نے مجھپر اور اوسپر جو اوتارا
گئے اوپر ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اولاد اونکی کے اور ایمان لایا
ساتھ اوسکے جو دیے گئے ہین موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور دوسرے نبیون کو رب انکے سے
جدائی نہین کرتے ہم درمیان ایک کے اونمین سے اور ہم واسطے اوسی اللہ تعالیٰ کے
گردن رکھنے والے ہین × جب یہ جواب رسول مقبولؐ نے بحکم خداوند کریم کے دیا
تب تو یہود اور نصارٰے بہت گھبرائے اور کہنے لگے کہ یہ نئی بات سُننے مین آئی
جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہین یہ عجب ہی کہ ایمان سب پر لاتے ہین اور
اتباع ملت ابراہیم کی کرتے ہین یہ بات نہین ہوسکتی حالانکہ رسول مقبولؐ نے

یہ جواب بحکم خداوند تعالی دیا لیکن یہودیون اور نصرانیونکا دل بغض اور عداوت
اور غلبہ حسد و حرص سے لبالب تھا اور وے مثل چکنے گھڑے کے ہو رہے تھے
اونکے واسطے کلام رسول انام صحیح نہین ٹھیرا فائدہ پس جب آیت قرآن سے
صریح ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متبع ملت ابراہیمی تھے اور اس
اتباع کی وجہ سوائے بہتان اور تہمت شرک اور کفر سے بچنے کی اور کوئی دوسری
وجہ معلوم نہین ہوتی مگر تہی مغزان یہود و نصاری کہان اس باریک
بات کو پہونچ سکتے ہین اسی طرح سے وہابی لامذہبی لوگ مقلدین دین کے
لوگون سے پوچھتے ہین کہ تمھارا کیا ملت اور کیا مذہب ہی وے بیچارے جب
بتاتے ہین کہ ہمارا مذہب حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی ہی اگر کسی نے کہا کہ ہم
حنفی ہین تو وے پوچھتے ہین کہ اور سبکو کیسا جانتے ہو تب وہ غریب کہتا ہی
کہ ہان ہم اون لوگون کو بھی امام برحق اور ہادی دین جانتے ہین اور بدل
وجان مانتے ہین لیکن اون مسائل اور احکام پر چلتے ہین کہ جنکو ہمارے امام
ہمام امام اعظم علیہ الرحمہ نے قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے مطابق اصول
عربیہ اور قواعد شرعیہ کے استنباط کیا ہی اس لیئے کہ مسائل فقہیہ مختلفہ مین
ہم اپنے امام اعظم کی رائے کو صواب پر بظن غالب جانتے ہین اور دوسرے
امامون کا صواب پر ہونا محتمل و موہوم ہی اسیواسطے ہملوگ اپنی نسبت طرف
ابو حنیفہ کے کرتے ہین اور حنفی کہلاتے ہین تب وے لوگ ہنستے ہین اور کہتے ہین
یہ بات غیر ممکن ہی کہ مانو سبکو اور چلو ایک کے قول پر یہ کیسا ماننا صرف زبانی
مانتے ہو اور بہت تعجب کرتے ہین جیسا تعجب کیا تھا یہود اور نصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے کلام سے آمدم بر سر مطلب یہ جملہ مثل جملہ معترضہ کے تھا ورنہ میرا مطلب
یہ ہی کہ آیات مذکورہ سے بخوبی ثابت ہوا کہ ایمان سب پیغمبرون پر لاوے اور
سبکو برحق جانے لیکن زمانے کے لوگون کے برے عقیدے سے اور موضع
تہمت سے اپنے کو بچاکر کے جو راہ کہ مبرا ہو شرک اور کفر اور بدعت و ضلالت سے اوسکی
اتباع کرے جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ملت کو طرف اتباع ملت
ابراہیمی کی نسبت کیا باوجودیکہ آپکو کچھ احتیاج اتباع کی نہ تھی کیونکہ آپ تو صاحب
وحی تھے اور ہمیشہ آپ پر وحی نازل ہوتی تھی اور آپ مطابق وحی کے کام فرماتے
تھے اور جسکا کام مطابق وحی کے ہو اوسکو اتباع دوسری ملت کی کیا ضرور مگر واسطے
دفع تہمت مفسدین دین کے البتہ ضرورت ہوئی کہ ایک ملت کی اون ملتون مین سے
اتباع کرین جو سابق مین تھین اور ملت محمدی سب ملتون سے ملت ابراہیمی
کے ساتھ اصول دین اور قواعد کلیہ شرعیہ مین زیادہ تر مطابقت رکھتی تھی
جیساکہ فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرَاهِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِیُّ
وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یعنے بیشک نزدیک تر آدمیونکا ابراہیم کے ساتھ وہ لوگ ہین جنھون
نے پیروی کی ابراہیم کی اور یہ نبی اور مسلمان یعنی یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم او مسلمان
ملت ابراہیم کے ساتھ نہایت مناسبت اور قربت رکھتے ہین تا کوئی مفسد ایسا
نہ کہے کہ یہ مذہب اختراعی ہو خلاف اصول مذاہب انبیائے سابق کے ورنہ باعث
فساد عظیم ہوتا پس جانو تم ای مومنین مقلدین کہ امت محمدیہ سے جن مسلمانون کو
علم و فہم تحقیق و تدقیق آیات قرآنیہ اور تصحیح و تنقید احادیث نبویہ کا نہو اور قوت و
استعداد استخراج و استنباط مسائل شرعیہ کا مطابق اصول عربیہ اور قواعد شرعیہ

نہ رکھتے ہون اور پیر اتباع و تقلید ایک کی ائمہ اربعہ مجتہدین سے واجب و لازم ہی فرمایا
اللہ تعالی نے فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ یعنی پوچھو تم
اہل علم سے اگر تم نہین جانتے اور تمام علماء متقدمین و متاخرین اس اتباع کو واجب
کہتے آئے ہین باقی رہی یہ بات کہ ان مذہبون کی ابتدا بعد قرن اول و ثانی سے کیون
ہوئی اور کسواسطے صرف چار ہی مذہب پہ انحصار رہا اسکی وجہ اور دلیل ہم آگے
بیان کرینگے انشاء اللہ تعالی وہو حسبی و نعم الوکیل و نعم المولی و نعم النصیر ؎

فصل چوتھی وجہ مذہب ہونیکے بیانمین

جانو تم اے برادران دین کہ اللہ تعالی نے انسان اور جنات کو پیدا کیا ہی واسطے
عبادت کرنے کے اور معرفت احکام الہی کے اور جمیع اشیا کو پیدا کیا ہی واسطے
حاجت روائی اونکی کے اور یہی جان اور بنی آدم کو جو واسطے ادائے عبادت اور
معرفت احکام الہی کے پیدا کیا ہی یہ آیت قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہی فرمایا
اللہ تعالی نے ستائیسوین پارہ سورۂ ذاریات مین وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ
اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ یعنے نہین پیدا کیا مین نے جنّات اور انسان کو مگر واسطے
ادا کرنے عبادت کے چونکہ اس جہان کا نام عالم اسباب ہی اور اسمین جو چیز ظہور
پاتی ہی اوسکے واسطے ایک سبب بھی ضروری ہی چنانچہ واسطے پیدائش حیوان
ناطق اور حیوان مطلق کے نر و مادہ کا باہم ہونا بہیئت خاص اور بجہت پیدائش نباتات
کے تخم و زمین کا ہونا ایک سبب ضروری ہی اگرچہ وہ قادر مطلق خلاف وجہ فطری کے
بھی جب چاہے اور جہان چاہے ظہور اپنی قدرت کا دکھا سکتا ہی کیونکہ وہ خالق برحق
ہی اوسکو اختیار ہی جو چاہے سو کرے لیکن اکثر ظہور اوسکی قدرت کا ایک سبب کے

ساتھ ہوتا ہی پس جب انسان کو واسطے عبادت کے پیدا کیا تو واسطے سکھانے طریق عبادت و معرفت احکام آلہی کے اسی نوع انسان ضعیف البنیان سے انبیاء اور رسول خداوند کریم نے پیدا کیے اور آدم علیہ السلام سے لیکر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک لاکھون انبیا اور رسول پیدا ہوئے اور انکے ذریعے سے طریقے عبادت اور معرفت احکام آلہی کے عام وخاص کو معلوم ہوئے اور ہر نبی اپنی اپنی امتون کو دوسرے پیغمبرون کے آنے کی خبر دیتے رہے اور اونکی تصدیق کرنے کی ہدایت کرتے رہے اور اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام نے بلکہ سب نبیون نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم انبیاء ہونے کی خبر اپنی امتون کو سنادی تھی یہ بات صریح آیت قرآن سے ثابت ہوتی ہی فرمایا اللہ تعالیٰ نے اٹھائیسوین پارہ سورہ صف مین وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ترجمہ جسوقت کہا عیسے ابن مریم نے ای بنی اسرائیل بیشک مین رسول اللہ کا ہون طرف تمھارے سچ جانتا ہون مین اوس چیز کو جو میرے آگے ہی یعنی کتاب توریت سے اور خوشخبری دینے والا ہون مین ساتھ ایک رسول کے جو آنے والے ہین پیچھے میرے نام اونکا احمد ہی پس جن یہودیون اور نصرانیون نے اپنے پیغمبر کو مانا اور اونکے حکم کے موافق کام کیا بے شک نجات پانے والے ہین اور جو لوگ برخلاف چلے البتہ وہ گمراہ ہونے والے ہین پس جب سے رسول مقبول خاتم النبیین رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اوسوقت سے رسولونکی پیدائش کا اختتام ہوا اور یعنی نعمت اور رحمت خداوند تعالیٰ کو اپنے بندون پر دنیا مین بھیجنا منظور تھی

بذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب کچھ دے دین چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نے چھٹے پارہ سورۂ مائدہ
مین اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِی
ترجمہ آج کے دن کامل کر دیا مین نے واسطے تمھارے دین تمھارا اور تمام کیا
مین نے اوپر تمھارے نعمت اپنی کو فائدہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہی کہ اللہ تعالی
نے سوائے دین محمدی کے اور کوئی دین ایسا کامل نہین کیا تھا اور جو چیز کہ کامل
نہین ہوتی البتہ وہ ناقص ہی اور جو چیز کہ کامل ہی وہ ناقص نہین ہوتی ہی پس جب
دین محمدی کامل ہوا تب اوسمین کسی طرح کا نقصان ہونیکا گمان بھی نہین ہو سکتا ہی
کیونکہ اللہ تعالی جسکو کامل کہے اوسکو ناقص کون سمجھے اور یہ بات بھی مسلم الثبوت
ہی کہ یہی دین تا قیام قیامت باقی رہیگا اور ہادی دین یعنی رسول رب العالمین
بباعث ہونے بشر کے اس جہان فانی مین باقی نہین رہ سکتے اور دشمن دین
یعنی شیطان لعین کو مہلت زندگی ملی ہی قیامت تک تاکہ بہکاوے بندگان خدا کو
راہ راست سے اور وہ ایسا دشمن ہی کہ اوسکے مکر و فریب سے انسان کو بچنا محال ہی
اور اوسکے دغا و حیلے سے اپنی جان کو بچانا مشقت و دشوار کمال کسی طرح سے
آدمی وسوسۂ شیطانی سے بچ نہین سکتا ہی قال اللہ تعالی اِنَّ الشَّیْطَانَ
لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ترجمہ تحقیق شیطان آدمی کا دشمن ظاہر اور قوی ہی
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ شیطان
انسان کے بدن مین مثل خون کے پھرتا ہی ایسے دشمن سے کون بچ سکتا ہی
مگر جسکو بچاوے اللہ تعالی پس ضرور ہوا کہ ایسے دشمن سے بچانے کی ترکیب
اور دین کے قیامت تک جاری رہنے کی ترتیب اور قواعد بقاے دین و ایمان کے

اللہ تعالی رسول مقبول کو بتاوے تاکہ وہ اپنی امت کو بتادین اور وہ ایسا قاعدہ ہو کہ اوسپر چلنے سے شیطان بہکا نہ سکیگا اور جو شخص اوسپر چلے کبھی شیطان اوسپر غالب نہووے اوس قاعدۂ کلیہ کو فرمایا اللہ تعالی نے پانچوین پارہ سورۂ نسامین ق

مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا

ترجمہ جو کوئی مخالفت کرے رسول کی جب کھل چکی اوسپر راہ کی بات اور چلے سب مسلمانونکی راہ کے خلاف سو ہم اوسکو حوالے کرینگے اوسی طرف جو اوسنے پکڑی اور ڈالینگے اوسکو دوزخ مین اور وہ بہت بری جگہ مین پہونچیگا **فائدہ** اس آیہ متبرکہ مین اللہ تعالی نے دو جماعت کا حکم بیان فرمایا جماعت اول کفار اور جماعت دوم جمیع مومنین اور اون دونون جماعت کو دو کی تابعداری کا حکم ہوا ایک تابعداری رسول اللہ بعد ظاہر ہونے معجزے کے اور دوسری تابعداری جمیع مومنین نوع اول صرف کفار کے واسطے ہی کہ جب کفار طالب معجزہ کرین اور رسول اللہ اپنا معجزہ دکھاوین اوسوقت اگر وہ کفار منحرف ہون تو قطعی جہنمی ہوے دوسری اتباع مومنین جمیع مومنین کو یعنے جب جو شخص مطابق فرمان رسول اللہ کے ایمان خدا اور رسول پر لایا تب اوسوقت اوسپر اتباع جمیع مسلمین کی فرض ہوئی جو کام سب مومنین کرینگے وہ کام اوسکو بھی کرنا لازم اور واجب ہوگا اگر نکریگا تو گنہگار سخت ہوگا کیونکہ فرمان ذی شان خداوند کریم سے اتباع رسول اور اتباع مومنین صریح ثابت ہوئی پس اتباع اول تو حیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک باقی ہی اور بعد وفات آنحضرت کے آپ کی احادیث کا اتباع کرنا تاقیام قیامت باقی ہی اور اتباع دوم تاقیامت باقی رہیگا کیونکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

قید حیات مین نہوئے تو اظہار معجزہ کس سے ہوگا لیکن بقاے مومنین تا نفخ صور ضرور
ہو واسطے اتباع بھی اونکی ہر مومن پر ضرور ہوئی مگر یہ اتباع صرف دینیات مین ہے
نہ کہ دنیاوی امور مین اور اسی آیت کی تائید اور جمیع مومنین کی اتباع کی تاکید مین
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لا یجتمع امتی علی الضلالۃ و ید اللہ علی
الجماعۃ و من شذ شذ فی النار صحیح ترمذی مین آیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہی کہ نہین جمع ہوگی امت میری اوپر گمراہی کے اور ہاتھ خدا کا اوپر جماعت
کے ہی اور جو شخص نکلا جماعت سے پس ڈالا گیا وہ جہنم مین اس حدیث سے کمال
تاکید اتباع جماعت اور خوبی اجماع امت ثابت ہوتی ہی کہ جو شخص پیروی جماعت
نکلیگا وہ جہنم مین پڑیگا مطابق فرمان خدا و رسول کے پس جب یہ بات ثابت ہوئی
حدیث اور آیت قرآن سے کہ بعد اتباع نبی اتباع جماعت مومنین فرض ہی تو لازم
ہوا جمیع مومنین کو کہ اتباع جماعت کی کرین اور اسوقت جمیع علماے عرب و عجم
و روم و شام و بلخ و بخارا و ہندوستان نے اجماع اوپر اس چار مذہب کے کیا ہی اور اسکو
سبیل المومنین جانا ہی اور خلاف کو اسکے متبع غیر سبیل المومنین ٹھہرایا ہی اب جو
خلاف اسکے کریگا حکم خدا و رسول کا برخلاف کرنیوالا ہوگا یہ قاعدہ کلیہ شر شیطان
سے محفوظ رہنے کا واسطے جمیع انسان کے خدا و رسول نے بتادیا جو اس قاعدے
کو دریافت کرکے اس راہ پر چلیگا وہ البتہ راہ پاویگا اور شر شیطان سے بھی امن
مین رہیگا اور جو اسپر نہ چلیگا بیشک وہ بھکنے والا راہ راست سے ہوگا اب دوسرا
قاعدہ جو پیروی اجماع امت کیواسطے ہی بیان کرتا ہون انشاء اللہ تعالے
جاننا چاہیئے کہ یہ امت مرحومہ سب انبیا کی امتون سے افضل ہی اور اس امت کے

علما سواے بہتری دین اور بقاے اسلام کے کسی بری بات پر اتفاق نہین کرینگے
کیونکہ اللہ اور اللہ کے رسول نے اس امت کے عام لوگون کی اور خاص لوگون کی
اور خاص الخاص کی اور اخص لوگونکی تعریف کی ہی چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نے دوسرے
پارہ سورہ بقرہ مین وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى
النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ط ترجمہ اور اسی طرح سے
کیا ہمنے تمکو امت درمیانی بہتر تاکہ ہو تم سب گواہ واسطے آدمیون کے جب
جھٹلاوین وہ اپنے پیغمبرون کو اور ہووے تمپر گواہ میرا رسول فائدہ یہ آیت
اس امت کے تمام لوگون کی تعریف مین اللہ جل شانہ نے نازل فرمائی اس سے
یہ بات ثابت ہوتی ہی کہ خدا نے اس امت کو تمام امتون سے افضل کیا ہی کیونکہ یہ امت
اور انبیا اونکی طرف سے اونکی رسالت اور احکام رسانی کی گواہی دیگی جب قیامت
کے میدان مین سب انبیا مع اونکی امتون کے طلب کیے جاوینگے اور استفسار ہوگا
ای نبیون تمنے میرے احکام اپنی امت کو سنا دیے تھے یا نہین اور اونکو طرف اسلام کے
بلایا تھا یا نہین او سدم سب جواب دینگے کہ خداوندا تو بہتر دانا اور بینا ہی ہمنے مطابق
تیرے حکم کے سبکو حکم تیرا پہونچا دیا تھا بعد اوسکے اونکی امتون سے سوال ہوگا کہ
کسواسطے تمنے اپنے پیغمبرونکا کہنا نہ مانا حکم ہوگا اَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيْرٌ یعنے کیا نہین
آیا تھا تمکو کوئی ڈرانیوالا وہ لوگ سب جواب دینگے مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ
یعنے نہین آیا ہمارے پاس کوئی خوشخبری دینے والا او نہ ڈرانیوالا اور ہمکو انھون نے
احکام آلہی نہین پہونچائے ورنہ ہم ضرور ایمان لاتے او سدم اونکے نبیون سے گواہ
طلب ہونگے تب تمام انبیا کہینگے کہ خداوندا ہم کسکو اپنا گواہ ٹھہراوین جو ہماری امت تھی

اون لوگون نے توہمکو جھوٹا کہا اوسوقت حکم ہوگا کہ اگر تم سچ کہتے ہو تو ہمارے
حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو گواہ ٹھہراؤ وہ سچی گواہی دیگی پھر
تمام انبیا علیہم السلام امت محمدی کو اپنا گواہ مانینگے اور یہ سب گواہی دینگے کہ
ہان خداوندا سچ ہی کہ انہیون نے تیرے احکام کو اپنی اپنی امت پر بالکل پہونچایا
ہی پھر وہ سوال کرینگے کہ تم لوگ کسطرح سے جانتے ہو اور گواہی دیتے ہو کہ تم ہمسے
بہت پیچھے دنیا مین پیدا ہوئے تھے وہ کہین گے کہ ہمارے پیغمبر محمد مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور خداے تعالی نے اپنے قرآن مجید مین تمہارے احوال بیان فرمائے
تھے اسواسطے ہم جانتے ہین اوسدم اونکی صداقت کے واسطے محمد مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وسلم سے گواہی طلب ہوگی آپ فرماوینگے کہ ہان مین نے اونکے اخبار
واحوال اور تیرے احکام اپنی امت کو سنا دیے تھے بعد اس گواہی کے وہ نبی سب
مواخذے سے نجات پاوینگے سبحان اللہ کیا مرتبہ عظیم اس امت مرحومہ کا ہوا کہ
احکم الحاکمین انکو سچا اور عادل وثقہ جانتا ہی اور واسطے گواہی کے سب انبیا کی طرف سے
مقرر فرماتا ہی اگر یہ لوگ اچھے اور سچے نہوتے تو کیون گواہی کے واسطے مقرر ہوتے یہ
بشارت اللہ تعالی دیتا اور اس سے بھی زیادہ فضیلت اور بزرگی دوسری آیت
سے ثابت ہوتی ہی فرمایا اللہ تعالی نے چوتھے پارہ سورہ آل عمران مین کُنْتُمْ
خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ
وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَلَوْ اٰمَنَ اَھْلُ الْکِتٰبِ لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ مِنْھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ
وَاَکْثَرُھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ط ترجمہ ہو تم بہتر سب امتون سے ظاہر کیے گئے
واسطے ہدایت لوگون کے حکم کرتے ہو اچھی بات کا اور منع کرتے ہو بری بات سے

اور ایمان لاتے ہو اللہ پر اور اگر ایمان لاتے اہل کتاب تو البتہ اونکی بہتری تھی بعض اونمین سے ایمان والے اور اکثر بیحکم ہین **فائدہ** اس آیہ شریفہ سے بھی ظاہر ہوتا ہی کہ اس امت کو اللہ تعالی نے سب انبیا کی امتون سے افضل اور اکمل پیدا کیا کسواسطے کہ انکا کام امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہی اور اس امت کے سب لوگ گمراہ ہونے والے نہین ہین جیسے کہ یہود اور نصاریٰ ہوئے کیونکہ جب اللہ تعالی نے ان لوگونکو خیر الامۃ فرمایا ہی تو خیر سے شر کی بات کسطرح ہوگی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ لایجتمع امتي او قال امۃ محمد علی الضلالۃ الخ یہ حدیث شریف گویا آیہ مذکورہ کی تفسیر مین واقع ہوئی ہی پس اس آیت اور حدیث سے بخوبی ثابت ہوتا ہی کہ اجماع اس امت کا کبھی بری بات پر نہین ہوگا جب اجماع ہوگا تو بہتر بات پے ہوگا کیونکہ یہ امت تو خیر الامۃ ہی اگر اس امت سے بری بات پر اجماع ہونیوالا ہوتا تو اللہ تعالی کہ دانائے خفی و اشکار اہی اس امت کو خیر امت نفرماتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ حدیث نفرماتے آدم سے لیکر عیسےٰ تک کے نبیون کی امتونکو خدا نے خیر الامۃ نہین فرمایا بسبب اسکے کہ انکا اجماع بری بات پر بھی ہوگا اور یہ بڑا فضل خدائے عزوجل کا ہی کہ اس امت کو ایسی بزرگی بخشی پس اگر اب کوئی اس امت کو برا سمجھے تو وہ منکر فرمان خدا اور رسول اللہ کا ہوا پناہ دے ہمکو خدائے تعالی ایسے شخصون سے اور اسی آیت اور حدیث کی دلیل سے اجماع اس امت کا حجت قرار دیا گیا ہی کہ جس بات پر اس امت کے اکثر لوگ متفق ہونگے وہ بات قبول کرنا واجب بلکہ فرض ہو جائیگا لیکن یہ تو تعریف اس امت کے عام لوگون کی تھی اب خاص لوگون کی تعریف بیان کرتا ہون اگر چاہے خدا وند تعالی

فصل پانچوین اس امت کے خاص لوگونکی تعریف مین

واضح ہو کہ جو آیات اور احادیث فصل سابق مین لکھی گئین اوسمین تعریف و فضیلت اس امت کی عام و خاص تمام لوگون کی تھی اب وہ آیات و احادیث لکھے جاتے ہین کہ جنمین خاص اس امت کے عالمونکی تعریف ہی فرمایا اللہ تعالی نے تیسرے پارہ سورۂ آل عمران مین + شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ترجمہ گواہی دی اللہ نے کہ کوئی لائق عبادت کے نہین سوائے اوسی اللہ کے اور فرشتون نے اور علم والون نے اوس حال مین کہ قائم ہین ساتھ عدل اور انصاف کے کوئی معبود نہین ہی مگر وہی اللہ زبردست حکمت والا فائدہ اس آیہ متبرکہ مین اللہ تعالی نے صاحب علم کو اپنی ذات پاک اور فرشتون کے ساتھ اپنی وحدانیت کی گواہی دینے مین شریک کیا ہی پس اس سے ثابت ہوا کہ جسطرح سے اللہ تعالے عالم الغیب و الشہادۃ حق بات کو جانتا ہی اور اوسکا اظہار کرتا ہی اسیطرح علما اوسیکے فیض و حکم سے امر حق جانتے ہین اور اوسکو ظاہر کرتے ہین اور جس طرح فرشتے حکم خدا بجالاتے ہین اور اللہ کو واحد جانتے ہین اور برخلاف حکم خدا نہین کرتے ہین اوسی طرح سے عالم لوگ بھی خدا تعالی کو واحد لاشریک لہ جانتے ہین پس جب عالم بزرگی مین مثل فرشتون کے ہوئے تو جسطرح سے فرشتے خطا سے پاک ہین اوسیطرح سے اکثر عالم لوگ بھی خطاے عمد سے پاک ہونگے اور جس طرح ملائکہ بجالانے مین احکام جزئی و کلی خداوند کریم کے سرگرم رہتے ہین ویسے ہی عالم بھی اجراے احکام شرع شریف اور امور دین کے اجرا مین مستعد رہتے ہین اور جس طرح ملائکہ کو خداوند عالم علم احکام لوح محفوظ سے بتدریج عنایت فرماتا ہے

اوسی طرح اپنے بندون علم والونکو بھی اپنی کتاب مستطاب سے علم احکام اپنی
کا بخوبی عطا فرماتا ہی اور جسطرح فرشتے بعض احکام رب العالمین کو بذریعۂ الہام الٰہی
دریافت کرتے ہین اوسیطرح علماے دین کے دل بھی الہام آلٰہی سے اثر پذیر
ہوتے ہین کہ وہ اوسکے مطابق عمل مین لاتے ہین اور سواے اسکے اور بھی آیات
سے عالمونکی تعریف ثابت ہوتی ہی چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بائیسوین پارہ سورۂ
فاطر مین اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَآءُ ترجمہ سوا اسکے نہین کہ ڈرتے
ہین اللہ تعالیٰ سے تمام بندون مین سے عالم لوگ فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ
عالم لوگ خدا سے نہایت ڈرتے ہین اور جو خدا سے ڈرتا ہی وہ کبھی نافرمانی پر کمر
نہین باندھتا ہی اس آیت اور آیت سابقہ سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ تمام امت محمدی سے
حق تعالیٰ نے عالم کو بہترین امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنایا ہی اسی سبب سے
فرمایا ہی العلماء ورثۃ الانبیاء یعنے عالم وارث نبی کے ہین پس جب عالم وارث
نبی کے ہوے تو جس طرح سے اتباع واطاعت رسول کو وسیلۂ نجات اخروی
جمیع مومنین جانتے ہین اوسی طرح سے آپ کے وارثونکی بھی اتباع واطاعت مین
سعی وکوشش کرنا واجب اور لازم ہی اگر کسیکا عقیدہ خلاف اسکے ہو وہ مومن کامل
نہین خدا اوسکے عقیدے کو کامل کرے آمین اور بھی واسطے بیان فضیلت اور علو مدارج
علما کے فرمایا ہی علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنے حضرت کی امت کے
عالم ایسے بزرگ اور بہتر ہین جیسے کہ بنی اسرائیل کے نبی بزرگ تھے اور بھی فرمایا ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عن ابی امامۃ الباھلی قال ذُکِرَ لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رجلان احدھما عابد والاخر عالم فقال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم ترجمہ
روایت ہی ابی امامہ باہلی رضی سے کہ کہا ذکر کیا گیا نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے دو شخصونکا کہ ایک اونکا عابد اور دوسرا اونکا عالم تھا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے عالم کی بزرگی عابد پر ایسی ہی جیسے میری بزرگی تمھارے کمتر پر آیت اور حدیث
مذکورہ سے بخوبی ثابت ہوتا ہی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سب انبیا کی
امتون سے بہتر اور اس امت کے عالم مانند نبی اگلی امتون کے ہین یعنی ہدایت
خلق اور تجدید و اشاعت امور و احکام دین مین جب عالم مانند نبی کے ہوے
تو جاہلون کو اونکی اطاعت اور پیروی اونکی ضرور ہی جیسی سب امت کو پیروی
نبی کی واجب ہی ویسی ہی اس امت کے عام لوگونپر عالم کی تابعداری کرنا واجب
ہوئی کیونکہ فرمایا اللہ تعالی نے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی
الْاَمْرِ مِنْکُمْ الآیہ یعنی ای ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور فرمانبرداری کرو رسول
کی اور صاحبان امر کی تم مین سے مراد اولی الامر سے علماے دین اور حکام
مسلمین ہین جیسا کہ مفسرین نے بیان فرمایا ہی اور جناب رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ عالم کی بزرگی عابد پر مثل بزرگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہی اونکے امتی پر پس اب جو اسکے خلاف کریگا وہ خدا اور رسول کے حکم سے
خلاف کرنے والون مین داخل ہوگا کیونکہ حدیث صحیح سے ثابت ہوا کہ عالم مثل
پیغمبر اور وارث علوم پیغمبر کے ہین لیکن صریح یہ نہین معلوم ہوا کہ کس علم کے عالم کی یہ
سب فضیلت ہی چونکہ اس جہان مین اکثر علوم ہین اسواسطے لازم ہوا کہ جس علم
کے عالم کی یہ فضیلت صریح آیت اور حدیث سے ثابت ہوئی اوسکا بیان کرون تاکہ

شک شبہہ جمیع مومنین کے دل سے نکل جاوے اور لامذہب کہ علم فقہ اور اوسکے عالمون کو برا کہتے ہین اونکا بھی پردہ غفلت اوٹھ جاوے لہذا اوسکا بیان فصل آئیندہ مین کرتا ہون انشاء اللہ تعالی

فصل چھٹی فقہ کے عالمون کی تعریف کے بیان مین

جانو اے برادران دین کہ اس جہان مین دو قسم کے علم ہین ایک منقول دوسرا معقول علم منقول چند علم ہین علم قرآن اور علم حدیث اور علم تفسیر اور علم معانی اور بیان اور علم کلام یعنی عقائد اور علم فقہ اور علم صرف اور علم نحو اور علم اصول فقہ اور علم اصول حدیث اور علم تصوف وغیر ذلک ان سب علوم کو مجملاً علم دین اور تفقہ فی الدین کہتے ہین اور یہ سب علم مثل ارکان علم دین کے ہین کہ عالم علم دین کو ان سب کے سیکھنے کی ضرورت ہے اور جسکو یہ سب علوم نہین وہ فقیہ اور عالم اور وارث نبی کا نہین کیونکہ پورا وارث علم نبی ع وہ عالم ہے جسکو سب علم نبی ع سے حصہ ملا ہو کیونکہ وارث اپنے مورث کے جمیع ترکے سے حصہ پاتا ہے اور ایسے ہی جیسے علم معقولات مین بھی چند علم ہین چنانچہ علم منطق اور علم ریاضی اور علم ہندسہ اور علم فلسفہ اور علم ہیئت اور علم ابدان وغیر ذلک اسکے ذکر سے ہمکو کچھ غرض نہین اب ہم علم فقہ دین جسکا کہ ذکر اوپر ہو چکا اور اوسکے عالم کی تعریف آیت قرآنی سے بیان کرتے ہین فرمایا اللہ تعالی نے پارہ گیارہ سورہ توبہ مین وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ترجمہ نچاہیے مومنون کو کہ جاوین سب جہاد مین کسواسطے نہین جاتی ہر فرقے سے ایک جماعت تو سیکھین

وہ احکام دین اور فقیہ ہووین دین مین اور توڈراوین اپنی قوم کو جب پھر آوین اونکی
طرف شاید وہ بچتے رہین فائدہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ علم فقہ سیکھنا فرض ہی
جیسا کہ جہاد کرنا فرض ہی بلکہ اوس سے زیادہ فرضیت مین ہی کیونکہ جہاد فرض کفایہ ہی
اور علم فقہ دین بقدر ضرورت فرض عین جمیع مومنین پر واجب ہی اور جہاد سے زیادتی اور
شوکت اسلام کی ہوتی ہی اور فقہ سے رونق ایمان اور ہدایت اہل اسلام ہوتی ہی اور جہاد کی فرضیت
کے واسطے وقت خاص اور جاے خاص اور قوم خاص درسوا اسکے اور شرائط ہین اور علم
فقہ کے سیکھنے کے واسطے یہ کچھ شرط ہنین بلکہ تمام مومنین پر بقدر حاجت فرض ہی اور
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عن ابن عباس رضؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد رواہ الترمذی و ابن ماجۃ
روایت ہی ابن عباس رضؓ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک فقیہ سخت
زیادہ ہی شیطان پر ہزار عابد سے روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خصلتان لا یجتمعان فی المنافق حسن الخلق و التفقہ فی الدین
رواہ الترمذی ترجمہ روایت ہی ابی ہریرہ رضؓ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے دو خصلتین ہین کہ نہین جمع ہوتی ہین منافق مین ایک نیک خلق ہونا دوسری
فقیہ ہونا دین مین روایت کیا اسکو ترمذی نے اور بھی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے عن معاویۃ رضؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ
خیرا یفقھہ فی الدین و انما انا قاسم و اللہ یعطی متفق علیہ روایت ہی
معاویہ رضؓ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ

کرتا ہی اوسکو فقیہ فی الدین کر دیتا ہی اور سوا اسکے نہین کہ مین بانٹنے والا ہون اور اللہ
دیتا ہی یہ حدیث بخاری اور مسلم دونون مین ہی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الرجل الفقیہ
فی الدین ان احتیج الیہ نفع وان استغنی عنہ اغنی نفسہٗ رواہ رزین روایت ہی
علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا شخص وہ ہی جو
فقیہ ہی دین مین اگر احتیاج لائی جاوے اوسکے پاس تو فائدہ پہونچاوے اور اگر
بے پروائی کی جاوے اوس سے تو بے پروا کرے اپنی جان کو روایت کیا اسکو
رزین نے یعنی اگر اوس فقیہ سے مسئلہ پوچھا جاوے تو بتلاتا ہی اور خلق کو فائدہ
دیتا ہی — اور اگر نہ پوچھے اوس سے کوئی تو نہین جاتا ہی وہ اورون کے دروازے پر
خوشامد کیواسطے فائدہ ان حدیثون سے چند باتین نکلتی ہین اول یہ کہ شیطان
جو انسان کا دشمن ہی وہ ہزار عابد سے اتنا نہین ڈرتا ہی جیسا ایک عالم دین سے
ڈرتا ہی اور جس سے شیطان دبے اور ڈرے اوسکی بزرگی خدا خوب جانتا ہی اور یہ بزرگی
بسبب فقہ کے حاصل ہوتی ہی دوسری یہ بات ہی کہ منافق کو فقہ حاصل نہین ہوتی ہی
اور وہ فقیہ نہین ہوتا ہی پس جو عالم فقہ دین سے محروم ہی وہ بھی منافق ہی تیسری
یہ بات ہی کہ جسکے ساتھ خدا تعالی ارادہ نیکی کا کرتا ہی اوسکو فقیہ کر دیتا ہی اور اوس پر خاص
عنایت ہوتی ہی سبحان اللہ کیا مرتبہ ہی فقیہ کا اور فقہ کا پس ان دلیلون سے ثابت ہوا
کہ جمیع مومنین امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم افضل و اکمل ہین تمام امتون سے اور ان مین سے
بہترین عالم ہین اور عالمون سے بزرگترین وہ ہین جو فقیہ ہین پس جمیع مومنین کی
اتباع مین اتباع علماے فقہ افضل و اکمل اور انکی اطاعت کرنا لازم اور واجب ہی کہ

اونکے ذریعے سے راہ دین ملنے والی ہی کیونکہ وہ راہ دین اور راہ مرضی الٰہی کے بتانے والے ہین اور تمام اہل اسلام کو راہ دین و مرضی الٰہی مطلوب ہی اور پنج وقتہ نماز مین خدا تعالیٰ سے راہ مستقیم کی ہدایت طلب کرتے ہین اور جب خدا کے فضل سے راہ مستقیم ملی تو کیا چیز باقی رہی یہ عین فضل خدا ہی کہ ہمکو راہ راست پانیکا طریقہ بتا دیا ہے اب جو لوگ علم فقہ کو ٹیکہ اور کوئی ہیکہ کہتے ہین اور کلمہ اہانت علمائے فقہ کی شان مین زبان سے نکالتے ہین اور دعویٰ کرتے ہین کہ ہم پیرو سنت رسول اللہؐ ہین اونسے کہنا چاہیے کہ یہ آیات منقولہ اور احادیث مذکورہ فرمان خدا اور حکم رسول اللہؐ کا ہی یا نہین اگر ہی تو پھر تم کیون خلاف اوسکے کرتے ہو اور اگر نہین ہی تو کیون اوسکو قرآن اور حدیث مین پڑھتے ہو اور سمجھتے ہو اور کلمہ اہانت شان مین فقہ اور علمائے فقہ کی جو کہتے ہو کس دلیل آیت حدیث سے کہتے ہو ذرا بیان تو کرو اور جو اپنی عقل سے کہتے ہو تو **شعر** پاے استدلالیان چوبی بود ٭ پاے چوبین سخت بے تمکین بود ٭ ہم تو کہتے ہین کہ جسکی تعریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی اوسکو جو بُرا سمجھے اور بُرا کہے وہ دین سے باہر ہو مسئلہ فقہ یون ہی کہ اهانة العلم والعالم کفر یعنی بُرا جاننا اور بُرا کہنا علم اور عالم کو کفر ہے بعد اس بیان کے اب ہمکو ضرور ہوا کہ خاص الخاص عالمون کی تعریف بیان کرین یعنی جنکی تعریف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان معجز بیان سے فرمائی تھا کہ ناواقف آدمیون کو واقفیت حاصل ہو جائے اور مطابق فرمان عالی شان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کرین

حسبی اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر

فصل ساتوین خاص الخاص عالمون کی مجمل تعریف کے بیان مین

خاص الخاص عالمون کی مجمل تعریف سنو اے برادران دین پیرو سنت رسول رب العالمین

خاص الخاص وہ عالم ہین کہ رسول خدا مقبول بارگاہ کبریا نے اپنی زبان معجز بیان سے
تعریف انکی صراحۃً فرمائی ہو یا مجملاً یا اشارۃً چنانچہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عن ابي سعيد الخدري رضي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اكل طيبا وعمل في سنة وامن الناس بوائقه دخل الجنة فقال رجل يا رسول الله ان هذا اليوم لكثير من الناس فقال وسيكون في قرون بعدي رواه الترمذي

روایت ہی ابو سعید خدری رض سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کھایا حلال اور عمل کیا موافق سنت کے اور امن مین رہے لوگ اوسکے فتنہ و شر سے داخل ہوگا جنت مین تب کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ بیشک یہ بات آج کل بہت لوگون مین ہی فرمایا اور قریب ہی کہ ہوگی یہ بات میرے بعد کے زمانون مین روایت کیا اسکو ترمذی نے فائدہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد کے زمانے کی تعریف کی ہی یعنی زمانہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کی سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے بعد ایسے لوگون کے ہونیکا کیا سبب ہی جواب اصل سبب اسکا خدا جانتا ہی ظاہر مین کئی وجہ بہتری کی معلوم ہوتی ہین اول یہ کہ حیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین بعض احکام دین اتمام کو نہین پہنچے تھے بلکہ احکام جدید حسب ضرورت نازل ہوا کرتے تھے اور بعض احکام قدیم منسوخ ہوتے تھے اور جب آیہ الیوم اکملت لکم الآیۃ نازل ہوئی اوسکے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند روز بقید حیات رہے اور تا زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر دیار وجوار مین اسلام جاری نہین ہوا تھا بعد زمانے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شائع ہوا دوسری یہ کہ قرآن مجید جو معجزہ مستمرہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی زمانے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتب اور مجتمع ساتھ اس
ہیئت کے نہین ہوا تھا بعد اونکے ہوا اگر اس ہیئت پر مجتمع نہوتا تو کوئی شخص ایک
لفظ بھی صحیح نہین پڑھ سکتا اور دین مین کمال فساد ہوتا تیسری یہ ہی کہ احادیث رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی مجتمع نہین ہوئین تھین اور ناسخ و منسوخ ہر شخص کو معلوم
نہ تھا جسکو جو حدیث یاد تھی وہ اوسی پر عمل کرتا تھا اور ناسخ کو منسوخ اور منسوخ کو
ناسخ جانتا تھا بعد زمان پیغمبر آخر الزمان کے وہ احادیث بھی مجتمع ہوئین صحیح اور غیر
صحیح اور ناسخ او منسوخ سے فرق ہوا اگر یہ نہوتا تو بہت سے احکام مین اختلاف ہوجاتا
اور لوگ سنت کو بدعت اور بدعت کو سنت جانتے اور حرام اور حلال اور مستحب اور
مباح اور مندوب مین فرق نہین کر سکتے چوتھی ان مذاہب مجتہدین اربعہ کا تقرر
پاتا اگر یہ مذاہب اربعہ تقرر نہ پاتے تو آدمی کو دین اور شریعت پر ٹھیک ٹھیک چلنا دشوار
ہوتا بلکہ مثل یہود اور نصاریٰ کے گمراہ ہوجاتے پانچوین بہت سی سنتون کا رواج
پانا جیسے تراویح با جماعت اور اوسمین قرآن کی قرات اور سماعت اور جہاد کی کثرت
اسیطرح سے اکثر امور شرعی کا رواج بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کمال
ہوا ہی ان سب وجہون سے وہ تعریف جو آپ نے اپنے زمانے کے بعد کی کی ہی
صحیح اور درست ہوتی ہی اور اس حدیث مین جو لفظ امن الناس بولا گیا ہی اوس سے
امامون دین کی تعریف معلوم ہوتی ہی کیونکہ اس امت کے لوگ جیسے امامون دین
کے مشورے سے امن مین ہین کسی کے مشورے مین ایسا امن نہوگا بعد اسکے پھر
اون چھ شیون کا بیان کرتا ہون کہ خاص اخاص عالم کی شان مین واقع ہوئی ہین

چنانچہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عن ابن مسعود عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم
قال اقتدوا بالذین من بعدي من اصحابي ابي بکر وعمر واهتدوا بهدي عمار
وتمسکوا بعهد ابن ام عبد وفي روایة حذیفة ما حدثکم ابن مسعود فصدقوه
بدل وتمسکوا بعهد ام عبد رواه الترمذي روایت ہی ابن مسعود
رضی اللہ عنہ سے وہ نقل کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے پیروی کرو تم اون دو شخصون کی کہ میرے بعد خلیفہ ہونگے میرے اصحاب سے
کہ وہ دو شخص ابی بکرؓ اور عمرؓ ہین اور چلو تم ساتھ خصلت اور راہ عمار بن یاسرؓ کے اور چنگل
مارو ساتھ قول ابن ام عبد کے یعنی ابن مسعودؓ کے اور حذیفہؓ کی روایت مین ہی کہ
جو کچھ حدیث وروایت کرے ابن مسعودؓ امور دین مین سے پس تم سچ جانو اوسکو
بدلے وتمسکوا بعهد ام عبد کے **فائدہ** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت عبداللہ
ابن مسعودؓ کی روایت امور دین مین بہت معتبر ولائق عمل ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوسپر چنگل مارنے کو فرمایا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عن علي قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت مؤمرا احدا من غیر مشورة لامرت
علیهم ابن ام عبد رواه الترمذي وابن ماجة روایت ہی علی بن ابی طالبؓ سے
کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا مین امیر اور حاکم کرنے والا بغیر مشورے کے
تو البتہ سردار کرتا مین اونپر ابن ام عبد کو یعنی ابن مسعودؓ کو روایت کیا اسکو ترمذی او
ابن ماجہ نے اس حدیث سے بھی تعریف ابن مسعودؓ کی ثابت ہوتی ہی اور فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عن انسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان الجنة تشتاق الی ثلثة علي وعمار وسلمان رواه الترمذي انس رضی اللہ عنہ

سے روایت ہی کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت مشتاق ہی تین شخصونکی
علیؓ اور عمارؓ اور سلمانؓ کی روایت کیا اسکو ترمذی نے ان حدیثیون مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف نام لیکر اپنے زمانے کے صحابیون کی تعریف کی ہی سوال
اگر کوئی کہے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت تھے صرف چند صحابی کے نام
لیکر جو تعریف فرمائی اس سے کیا بات ثابت ہوتی ہی جواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے تمام اصحابون کی تعریف کی ہی بلکہ فرمایا ہی اصحابي کالنجوم فبایهم اقتدیتم
اهتدیتم یعنی اصحاب میرے مثل ستارون کے ہین پس جسکی تابعداری کروگے
راہ ہدایت کی پاؤگے تم لیکن ان چند صحابونکو جو بعض امور مین مستثنے فرمایا ہی سبب
اسکا یہ ہی کہ یہ صحابہؓ ان امور مذکورہ سے مناسبت اور خصوصیت اور شغل و علم و عمل
زیادہ رکھتے تھے تو کہ ہلوگ انکے اقوال اور افعال پر بے خطر چلین اور جو یہ صحابہؓ
فرماوین اوسکو بدل وجان مانین اور پیروی اوسکی کرین سوال پس تم اون
لوگون کا مذہب کیون نہین اختیار کرتے جواب یہ اصحاب کبار زمانے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مین تھے اور مطابق اپنے اپنے علم و روایت کے فرمان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتے تھے اور جب رسول اللہؐ نے انتقال فرمایا تو یہ لوگ جہاد کفار
مین ایسے مشغول ہوئے کہ اونکو فرصت ضبط و استخراج مسائل فرعیہ جزئیہ کی قرآن
و حدیث سے مطابق اصول و قواعد عربیہ کے نہ ملی پس تقرر مذہب کسطرح سے ہوتا اگر
تقرر مذہب اون لوگون سے ہوتا تو ہلوگ اوسی مذہب کی طرف منسوب ہوتے چونکہ
تدوین مسائل فقہیہ اور تقرر مذہب ان اصحاب کبارؓ سے نہین ہوا اور جن مجتہدین سے
مذہب تقرر پایا ہی وہ بھی انھین اصحاب کبار موصوفینؓ کی روایات اور اقوال اور احکام

اور قتادون سے ماخوذ اور مستفاد ہین بس درحقیقت ہم مقلدین تابع اور پیرو فرمان خدا تعالی اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اقوال معتمدہ صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہین اور ان اہل مذہب کی تعریف مین دو قسم کی احادیث وارد ہین ایک اجمالی دوسری تفصیلی ان دونون کو دو فصل آیندہ مین لکھتا ہون انشاء اللہ تعالی

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللهِ

فصل آٹھوین اہل مذہب کی تعریف معنوی و اجمالی حدیثونکے بیانمین

جانو تم اے برادران دین کہ اس فصل مین اون حدیثون کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور معجزہ اپنے بعد کے عالمونکی جو اہل مذہب ہونگے خبر دی اور تعریف اونکی فرمائی اور مطابق اوسکے ظہور مین آیا عن ابي هريرة رض قال كنا جلوسا عند النبي صلى الله عليه وسلم اذ نزلت سورة الجمعة فلما نزلت وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قالوا من هو يا رسول الله قال وفينا سلمان الفارسي قال فوضع النبي صلى الله عليه وسلم يده على سلمان ثم قال لو كان الايمان عند الثريا لناله رجال من هؤلاء متفق عليه روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہا کہ تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ناگاہ اوتری سورہ جمعہ پس جبکہ اوتری یہ آیت وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا الخ (ترجمہ آیت کا یہ ہے کہ اوس جماعت مین سے کہ بھیجا خداوند تعالی نے پیغمبر کو طرف اونکے اور وہ ہنوز نہین آئی اور نہین ملی ساتھ جماعت صحابہ رض کے) کہا اصحابون رض نے کہ کون ہے وہ جماعت کہ ہنوز نہین آئی یا رسول اللہ کہا ابوہریرہ رض نے کہ تھے درمیان ہمارے سلمان فارسی پس رکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اپنا سلمان پر پھر فرمایا اگر ہوتا ایمان

نزدیک ثریا کے تحقیق لیتے اوسکو کتنے شخص اس گروہ سے نقل کی یہ بخاری
او مسلم نے اور فرمایا رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تلا ھذہ الآیۃ وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا
امثالکم قالوا یا رسول اللہ من ھولاء الذین ذکر اللہ ان تولینا استبدلوا بنا ثم
لا یکونوا امثالنا فضرب علی فخذ سلمان الفارسی ثم قال ھذا وقومہ ولو کان الدین
عند الثریا لتناولہ رجال من الفرس رواہ الترمذی روایت کرتے ہین ابوہریرہؓ
کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ آیت وان تتولوا الخ یعنی اگر موند
پھیرو تم ایمان لانے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بدلے گا خدا تعالیٰ ایک اور گروہ کو
سوا تمھارے پھر نہو وینگے مانند تمھارے عرض کیا اصحابؓ نے یا رسول اللہ
کون ہین وہ لوگ کہ ذکر کیا خدا نے کہ اگر روگردانی کرین ہم تو ہمارے بدلے اور
بجائے ہمارے وہ لائے جاوین پھر وہ نہووین مثل ہمارے پس حضرتؐ نے ہاتھ
اپنا مارا اوپر ران سلمان فارسی کے پھر فرمایا کہ وہ لوگ یہ ہین اور قوم اسکی اور اگر ہوتا
دین نزدیک ثریا کے یعنی ساتوین آسمان پر تو اوسکو لیتے لوگ فارس کے نقل کیا
اس حدیث کو ترمذی نے **فائدہ** ان دونون حدیثون سے صاف ظاہر ہی
کہ رسول خدا محبوب بارگاہ کبریا نے تفسیر آیت قرآن مجید مین افضل ہونا مردمان
فارس کا اور نہایت نسبے کا عالم ہونا کہ اونسے بڑھ کے کوئی نہو بیان فرمایا
اور بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اولاد فارس مین بجز امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
کے جنکا نام نعمان بن ثابت ہی کوئی شخص عالم وفقیہ ومحدث قرآن وحدیث کا
جاننے والا مثل ابوحنیفہ کے یا اونسے زیادہ بالاتفاق ہوا نہین ہوا پس مصداق

اس تفسیر و حدیث کے حضرت امام ابی حنیفہ ٹھیرے پس مطابق حدیث مذکور کے
امام ابوحنیفہ رح کی تعریف قرآن شریف و حدیث سے ثابت ہوتی ہی اور جسکی تعریف
قرآن مجید سے ثابت ہو ایسے شخص پر جو کوئی زبان طعن کی کھولے یا کلمہ اہانت
اونکی شان مین کہے اوسکو زیادہ ہم کیا کہین بجز اسکے کہ اوسنے قرآن و حدیث کو
سچا نجانا اور قرآن شریف تو ہمارا بلکہ تمام اہل اسلام کا رکن دین اور ایمان ہی اور
حدیث مذکور جو تعریف مین اہل فارس کے واقع ہوئی وہ حدیث تفسیر آیت قرآن
کی ہی اسمین کسی مسلمان کو شک نہین رہا یہ امر کہ اگر کوئی کہے کہ حدیث کے تو بہت
اقسام ہین نہین معلوم یہ حدیثین کس قسم کی ہین تو ہم کہتے ہین کہ یہ حدیث کسی قسم کی
ہو لیکن صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور صحیح ترمذی جو صحاح ستہ مین ہین لکھی ہی اور ان
کتابون مین جس قسم کی حدیثین ہین سب علما کے نزدیک صحیح ہین ہمکو حاجت زیادہ
بیان کی نہین **سوال** ان حدیثون مین تو تعریف اشخاص فارس کی ہی نہ فرد
تعریف شخص واحد کی کسطرح ہو سکتی ہی **جواب** اکثر لفظ جمع کا واسطے تعظیم
کے واحد کیواسطے آتا ہی اگرچہ وہ واحد حقیقی ہو دلیل اوسکی آیات قرآن موجود ہین
کہ اللہ تعالی نے اپنی ذات جامع الصفات کو اکثر جا ساتھ صیغہ جمع کے فرمایا ہی حالانکہ
وہ وحدہ لاشریک ہی چھبیسوین پارہ سورہ ق مین فرمایا نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ
حَبْلِ الْوَرِیْدِ اور پارہ تیس سورہ قدر مین اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ اور پارہ
بارہ سورہ یوسف مین اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ
اسیطرح سے بہت جگہ صیغہ جمع کے ساتھ اللہ تعالی نے اپنی ذات کو بیان فرمایا
اور حدیثون مین بھی اکثر جگہ ایسا ہی واقع ہوا ہی صیغہ جمع کا واسطے تعظیم واحد کے

لانا درست ہی اس قاعدہ سے صاحب علم واقف ہین سب علم کیا جاتا ہین اور یہ
قاعدہ سب بانون مین مروج ہی خواہ عربی خواہ فارسی خواہ ہندی وغیرہ پھر اگر
کوئی سوال کرے کہ امام اہل مذہب تو چار ہوئے ہین اور سب اہل فارس نہین ہین اور
اہل فارس مین بہت عالم ہوئے ہین تم جو حدیث مذکور سے امام ابوحنیفہ رح کو مصداق
اسکا ٹھیراتے ہو اسکی کیا دلیل ہی **جواب** اسکا اسطرح پر ہی کہ اولاد فارس
مین مثل ابوحنیفہ رح کے کوئی دوسرا عالم دیندار نہین ہوا اور اونکے علم اور زہد
اور تقوے پر اتفاق علما اور اجماع ہوا علاوہ اسکے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
بالتصریح امام ابوحنیفہ رح کا نام بھی لیکر تعریف فرمائی ہی اور فرمایا ہی کہ وہ شخص ہمارے
دین کا چراغ ہوگا اسواسطے ہم تعریف حدیث مذکور کی طرف امام ابوحنیفہ رح کے
راجع کرتے ہین بیان اون حدیثون کا جنمین تعریف ابوحنیفہ رح کی صریح ثابت ہی
فصل آئندہ مین بیان کرتا ہون وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت وھو نعم الوکیل

فصل نوین تعریف تفصیلی اہل مذہب کے بیان مین

اے برادران دین واضح ہو کہ اس فصل مین اون حدیثون کا ذکر کرتا ہون جس سے
تعریف امام ابوحنیفہ رح کی صریح ثابت ہوتی ہی مسند خوارزمی جو ایک مشہور
کتاب حدیث کی ہی اوسمین بہت سی حدیثین سند طویل کے ساتھ تعریف مین امام
ابوحنیفہ کوفی رح کے لکھی ہین اگر سب حدیثین مع سند اوسکے لکھون تو یہ کتاب
بہت بڑی ہو جاوے اور میرا ارادہ ہی کہ مختصر ہو اسواسطے ایک حدیث کی سند
لکھتا ہون اور سب حدیثون مین صرف اونکے راوی ہی کے نام لکھدونگا چنانچہ

م [illegible] حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ

بھی اس فضیلت اور منقبت مین شریک ہونا بدرجہ اولیٰ اور اقدم ظاہر ہی کما لا یخفی علی المنصف الواقف ١٢

کہا مصنف کتاب مسند خوارزمی نے اخبرنا الصدر الکبیر شرف الدین احمد بن
موئید بن موفق بن احمد المکي قال الشیخ الزاهد محمد بن اسحق السراسیحی
الخوارزمي انا ابو جعفر عمر بن احمد الکراسي انا الامام ابو الفضل محمد
بن حسن ناصحي ثنا ابو محمد ن الحسن بن محمد حدثنا ابو سهیل عبد
الحمید بن محمد ن الطوافي ثنا ابي ثنا ابو القاسم یونس بن طاهر البصري
حدثنا ابو یوسف احمد بن محمد ن الواعظ في رباط ابراهیم بن ادهم ثنا
ابو عبد الله محمد بن نصیر الوراق قال انا عبد الله المامون بن احمد
بن خالد ثنا ابو علي بن احمد بن علي ن الحنفي ثنا فضل بن موسی السیستاني
عن محمد بن عمرو عن ابي سنبلة عن ابي هریرة قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم سیکون في امتي رجل یقال له ابو حنیفة هو سراج امتي یوم
القیمة **ترجمہ** کہا مصنف نے خبر دی مجھکو صدر الکبیر شرف الدین احمد
بن موئید بن موفق بن احمد مکی ؒ نے اوسنے کہا کہ کہا شیخ زاہد محمد بن اسحاق سراجی
خوارزمی نے اوسنے کہا خبر دی مجھکو ابو جعفر عمر بن احمد کراسی نے اوسنے کہا خبر دی
مجھکو امام ابو الفضل محمد بن ناصحی نے اوسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو محمد حسن بن
محمد نے اوسنے کہا کہ حدیث کی ہمسے ابو سہیل عبد الحمید بن محمد طوافی نے اوسنے
کہا کہ حدیث کی ہمسے میرے باپ نے اوسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو القاسم یونس
طاہر البصری نے اوسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو یوسف احمد بن محمد واعظ نے ابراہیم بن
ادہم کی رباط مین اوسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عبد اللہ محمد بن نصیر وراق نے اوسنے
کہا خبر دی ہمکو ابو عبد اللہ مامون بن احمد بن خالد نے اوسنے کہا حدیث کی ہمسے

ابو علی بن احمد بن علی حنفی نے اونسے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسی سیستانی نے اونسے سُنا محمد بن عمرو سے اونسے سُنا ابن سلمہ سے اونسے سُنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اونسے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہی کہ ہوگا میری امت مین ایک شخص اوسکو لوگ کہین گے ابو حنیفہ وہ میری امت کا چراغ ہی قیامت کے دن جانو تم ای بھائیو کہ جیسا اس حدیث کو مصنف نے سند متصل سے بیان کیا ہی اسیطرح مصنف نے ابو حنیفہ کی تعریف مین کوئی حدیث روایت نہین کی مگر اسیطرح سند متصل کے ساتھ اب ہم ذکر سند متصل کو بخیال بڑھ جانے کتاب کے ترک کرکے صرف حدیث کو لکھ دیتے ہین عن ابي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان في امتي رجل وفي الحديث القصري يكون في امتي رجل اسمه النعمان وكنيته ابو حنيفة هو سراج امتي هو سراج امتي هو سراج امتي روایت ہی ابو ہریرہ سے اونھون نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ بیشک ہوگا میری امت مین ایک شخص اور قصری کی روایت مین ہی کہ میری امت مین ایک شخص ہوگا کہ اوسکا نام نعمان ہوگا اور اوسکی کنیت ابو حنیفہ ہوگی وہ میری امت کا چراغ ہی میری امت کا چراغ ہی میری امت کا چراغ ہی وعن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سياتي من بعدي رجل يقال له النعمان بن ثابت ويكنى ابا حنيفة يحيى الله الدين وسنتي على يده روایت ہی انس بن مالک سے اونسے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہی کہ آویگا بعد میرے ایک شخص اوسکو نعمان بن ثابت کہا جاویگا اور اوسکی کنیت ابو حنیفہ ہوگی بے شک زندہ کریگا اللہ تعالی دین اور میری سنت اوسکے ہاتھ سے وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

سیظهر من بعدي رجل یعرف بابي حنیفة یحیی الله سنتي علی یدیه

روایت ہی ابن عمرؓ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہی کہ بعد میرے ظاہر ہو ایک مرد کہ معروف ہوگا بنام ابو حنیفہ رح زندہ کریگا اللہ تعالی سنت میری کو اوسکے ہاتھ پر **فائدہ** ان حدیثون سے بخوبی ثابت ہوا کہ امام ابو حنیفہ رح ممدوح سید الابرار محبوب کردگار محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین جسکی تعریف رسول مقبولؐ فرماوین اوس سے اور کون زیادہ بزرگی اور مرتبے مین ہوگا سواے اسکے ان حدیثون سے اور ایک بات ثابت ہوتی ہی وہ یہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیثین بطور معجزہ فرمائی ہین اور اوس شخص کو زندہ کرنے والا دین او سنت کا کہا اور زندہ مردیکو کرتے ہین تو اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارۃً فرمایا کہ میرے بعد دین اور سنت سست اور مردہ ہوجاوینگے یعنی لوگ اوسکی اشاعت و تحقیقات کیطرف متوجہ نہونگے بعد اوسکے محیی السنۃ والدین ابو حنیفہؒ کے ہاتھ پر زندہ ہووینگے اور تا قیامت زندہ و سلامت رہینگے حسب فرمان رسول آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم یہی بات ظہور مین آئی کہ بعد انتقال فرمانے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کفار نابکار نے وقت پاکر قتال و جدال اور فساد بے بنیاد کرنا شروع کیا اور مٹانے دین رسول رب العالمین خوب مستعد ہوئے تب صحابہ کرام علیہم السلام واسطے اعلاے کلمۃ اللہ اور اجراے دین رسول اللہ اونکے مقابلے مین یکدل ہوکر عالی ہمتی کے ساتھ جہاد کفار ناہنجار مین مشغول ہوے اور بافضال کردگار خوب کفار کو زیر کیا حتی کہ تمام عرب اور شام و روم اور ایران و توران مین اور سواے اسکے اور جزائر مین دین رسول خدا کو خوب روشن کیا اور بسبب ان امورات مہمہ ضروریہ کے جو باعث البقاے دین تھے سواے ترتیب و جمع کرنے قرآن مجید کے

اور کوئی امور دین سے مثل ترتیب احادیث اور تعلیم اصول و مسائل جزئیہ شرعیہ اور
تقرر مذہب نہو سکا بلکہ احادیث صحیحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جمع نہو سکین تحقیق
چونکہ فرمان نبی آخر الزمان کا برحق سچا ہی لہذا بعد وفات صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم
کے اہل اسلام متفرق ہو گئے تہتر فرقون پر اور ہر فرقے کے لوگون نے مطابق اپنی اپنی
فہم کے دلیل قرآن اور حدیث سے لیکر ہر ایک نے ایک راہ نکالی کوئی قدریہ کوئی
جبریہ کوئی معتزلہ کوئی رافضیہ کوئی خارجیہ بن گئے غرض اسیطرح اور ہر ایک دعوی
حقیت کا کرنے لگا اور اپنے اپنے طریقے پر لوگون کو بلانے لگا اور ہر ایک اپنے کو
منسوب طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتا اور محمدی کہتا مگر ہر ایک کے
عقیدے مین اختلاف بھی بہت تھا اسواسطے ایک دوسرے کو برا کہتے لیکن پیرو سنت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بجا لانے والے احکام خدا تعالی کے لوگ بہت کم تھے
اوسوقت مین سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم گویا مردہ ہو گئی تھی بعد اوسکے
محی السنۃ امام ابو حنیفہ رح نے اپنے ایکہزار شاگردون مین سے چالیس آدمی کو جو بڑے
عالم اور حدیث کے جاننے والے تھے جنکے دین حق کے جاری کرنے مین مستعد
ہوئے اور مسائل دین قرآن مجید اور حدیث سے موافق اصول عربیہ اور قواعد شرعیہ کے
نکالکے لوگون کو بتانا شروع کیے اور طریق دینداری کے جاری کرنے مین سرگرم
ہوئے اپنی حیات تک بخوبی قواعد دین کو مستحکم کیا اور مردہ سنتون کو زندہ اور اصول
احادیث اور ماخذ مسائل فقہیہ کو بطور مستحسن انجام کو پہونچایا یہانتک کہ امام شافعی
علیہ الرحمہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف مین فرماتے ہین الفقہاء عیال
ابی حنیفۃ یعنی تمام فقہا اولاد ہین ابو حنیفہ کی یعنی امام ابی حنیفہ رح تمام

فقہا کے مقتدا ہین اور سب اونکے اتباع اور پیرو اسطرح سے بعد اونکے امام مالک اور
اونکے بعد امام شافعی اور اونکے بعد امام احمد حنبل علیہم الرحمہ بھی اجتہاد اور استحکام مسائل
دین مین اسی قاعدے پر چلے آئے لیکن چند مسائل جزئیہ مین بسبب اختلاف روایات
احادیث اور اصول کے اختلاف ہوگیا اور ان ائمہ اربعہ کے سوا اور فرقون مذکورہ
مین اختلاف فرائض اور واجبات اور کفر اور اسلام اور دین اور ایمان مین ہے اسی
سبب سے معلوم ہوا کہ وہ فرقے جو آپسمین مختلف ہین فرائض اور واجبات وغیرہ مین
وہ سب راہ راست پر نہین ہین مگر ائمہ اربعہ جو آپسمین متفق ہین اصول دین مین وہ
البتہ راہ صواب کے چلنے والے ہین جب یہ بات ثابت ہوچکی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے امام ابو حنیفہ رح کو محیی السنۃ اور چراغ دین کا فرمایا ہے تو ہم لوگون کو پیروی
اونکی ضرور کرنا چاہیے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دین کے آفتاب ہین اور صحابہ
مثل ستارونکے اور ابو حنیفہ مثل چراغ کے ہین اور جس زمانے مین کہ آفتاب
دین روشن تھا اور وہ زمانہ مثل روز روشن کے تھا اوس وقت زمین دین مثل آفتاب
کے چمکتا تھا مگر جب آفتاب دین غروب ہوگیا اور تاریکی کفر نے گھیر لیا اوسوقت دین کی
(یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ۱۲)
تلاش کرنے والون نے ستارون کی روشنی سے دین کا راستا پایا جب ستارے
(یعنے صحابہ کرام ۱۲)
بھی چھپ گئے اور تاریکی کفر کی پھیل گئی اوسوقت لوگونکو چراغ کی احتیاج ہوئی اور یہ
(یعنے ذات ابو حنیفہ رح ۱۲)
دستور ہے کہ ع قدر نعمت ہوتی ہے بعد از زوال ۔ یعنی جبتک آدمی کو
بیماری نہ ہوے تو تندرستی کی قدر اوسکو نہین ہوتی اور جبتک بھوکھ کی تکلیف
نہ اوٹھاوے تو کھانیکا مزہ نہین معلوم ہوتا ہے پس چونکہ اون لوگونپر ایسی دو نعمت کبرا
یعنے زمانۂ رسول اللہ اور زمانۂ صحابہ کی قدر بخوبی کھلی تھی اسواسطے تقریر قواعد

واصول فقہ کی طرف متوجہ ہوئے بعد گذر جانے اوس زمانے کے جو مثل دو نعمت بڑی کے تھا سبکو تلاش دین کی کامل ہوئی او رہبت تلاش کے بعد چراغ دین ہاتھ آیا تب یہ سمجھے کہ اسی چراغ کی روشنی سے راہ دین خوب پہچان لینا چاہیے (یعنے امام ابی حنیفہ کوفی ۴۲) بلکہ اوس راہ پراول سے آخر تک ایک ڈوری مضبوط باندھنا چاہیے تاکہ پھر کبھی اس راہ سے گمراہ ہونے پاوین احیاناً اگر کوئی گم بھی ہو جاوے تو بھی بذریعے اس ڈوری کے جو اندھیکو بھی راہ پر لیجانیوالی ہے دین پر پہونچادیوے یہ سمجھکر کتب فقہ اور کتب اصول فقہ اور احادیث اور احکام قرآن مجید چراغ کی روشنی مین دیکھ دیکھکر جمع کیے اور ایک مذہب کی رسی دین کے راستے پر لگائی تاکہ جو آنکھ والا ہوگا وہ ان کتابون کو دیکھکر اور جو اندھا ہوگا اس رسی کو پکڑکر راہ دین پہ بے کھٹکے چلا جائیگا پس ہملوگ ابتک اونھین احکام پر آنکھ بند کیے بے کھٹکے چلے جاتے ہین اسلیے کہ ہمکو قرآن وحدیث سے بخوبی معلوم ہوا کہ یہ راہ صراط مستقیم اور حق اور موصل الی اللہ ہے ۵۱ اب اگر کوئی اندھا کہے کہ ہمکو چراغ سے کیا کام اور اوس رسی سے کیا کام جو چراغ کی روشنی مین بندھی ہے ہم آفتاب کی روشنی سے یا ستارون کی روشنی سے راہ دین پر جانینگے تو وہ احمق ہے یا نہین اسلیے کہ جسکی آنکھ چراغ کی روشنی سے خیرہ ہووے اور چوندھاوے اوسکو آفتاب اور ستارون کی روشنی کیونکر نظر آوے اور جسکی بصارت مین اسقدر قوت کہان ہے اندھیکو بغیر رسی پکڑے چلنے کی طاقت ہی نہین ہے یہ کہنا اوسکا صرف حماقت ہے جیسے آج کل جو لوگ کہتے ہین کہ ہم صرف محمد رسول اللہ کو مانتے ہین او رجس طرح حکم کرتے ہین ہم چلتے ہین حالانکہ یہ بھی یقین نہین کرسکتے کہ یہ کلام وحکم

۵۱ یعنی جسکو قوت فہم مسائل دین قرآن وحدیث سے مطابق اصول کے نہووے وہ بمنزلے اندھے کے ہے ۱۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی یا نہین اور اسکا کیا مطلب ہی وہ جھوٹے ہین یا نہین
کیونکہ کہان کلام رسول کریم اور کہان یہ اسلیے کہ بلا واسطے وے بے تقلید نقادین حدیث
کے یہ شخص کیونکر یقین کرسکتا ہی کہ یہ کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور بے
تقلید علماے مجتہدین کیونکر جان سکتا ہی کہ اس حدیث کا مطلب کیا ہی اور کسطرح
واجب التعمیل ہی اب جانو کہ حسب فرمان نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم اولاد پارس
اور شہر کوفے مین امام ابو حنیفہ رح پیدا ہوے جنکا نام نعمان بن ثابت اور کنیت اونکی
ابو حنیفہ رح ہی اور مثل اونکے ورع اور تقوی اور علم او فضل مین کوئی نہ تھا اسواسطے کہ
محیی السنۃ اور زینۃ الدنیا اور سراج امت کی بشارت جو رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے دی تھی اونپر صادق آئی اور وہ افضل و اعلم و افقہ علماے ہمعصر سے
ہوے اور اونکے اجتہاد سے اصول دین قائم ہوے اور آفتاب ایمان روشن ہوا
اور جمیع علماے عرب اور عجم نے اونکے اجتہاد اور مجتہد ہونے پر اجماع کیا اور چونکہ
اجماع اس امت مرحومہ کا بسبب خیر امت ہونے کے اور بسبب فرمان واجب الاذعان
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کہ ان اللہ لا یجمع امتی علی الضلالۃ کے لائق حجت اور واجب العمل
ہی اسواسطے اونکے اجتہادی مسئلون پر جو قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس سے
نکلے ہین عمل کرنا تمام علما نے ضرور و لازم جانا ہی کسی طرح کا شک نہین کیا کیونکہ
قرآن اور حدیث سے وجوب[۹] اوسکا بخوبی ثابت کرچکا ہون اور مطابق قواعد اصول
تارک واجب فاسق ہوتا ہی لا اصرار علی الصغیرۃ کبیرۃ یعنی ہٹ کرنے سے
چھوٹے گناہ بڑے ہو جاتے ہین اور جب کبیرہ گناہ پر ہٹ کیے تو اکبر الکبائر ہو جاتا ہی
پس اگر ان فرقون لا مذہبون کو فاسق و متبع غیر سبیل المومنین کہیے تو بجا ہی کیونکہ

۹ یعنی اطاعت رسول اللہ [illegible]

یہ تقلید کو بدعت سیئہ اور شرک کہکر ترک کرتے ہین اور جاہلون کو بہکاتے ہین اللہ تعالی
بچاوے ان فرقون سے کہ انکو اپنے دین کے بزرگون اور پیشواؤن کی کچھ خبر نہین
صرف نفسانیت مین بھرے ہوے ہین مثل دھوبی کے کتے کے نہ گھر کے نہ
نہ گھاٹ کے ہو رہے ہین خداوند کریم انکو نور ایمان سے مشرف کرکے راہ حق
عنایت کرے آمین آمین آب ہمکو اون حدیثونکا لکھنا ضرور ہوا کہ جسمین امام شافعی
اور امام مالک علیہما الرحمۃ کے ظہور ہونیکی رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے بشارت دی ہے
تاکہ مفسدین ایسا نکہین کہ صرف امام ابوحنیفہ کوفی رحمہ اللہ کی شان مین حدیث وارد ہے
اور کسیکی شان مین تو نہین پھر اونکو امام کیون جانتے ہو لہذا مثل مشتے نمونہ از خروارے
ایک ایک حدیث جس سے بشارت امامون موصوفین کی معلوم ہوتی ہے لکھ دیتا ہون اور
چونکہ وہ حدیثین بہت طول طویل ہین اسواسطے صرف آغاز حدیث لکھتا ہون اور جسکو
تمام حدیث دیکھنا منظور ہو وہ مشکوٰۃ شریف مین دیکھ لے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے یوشک ان یضرب الناس اکباد الابل الخ یہ حدیث امام مالک علیہ الرحمہ کی
تعریف مین واقع ہوئی ہے اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے الناس تبع لقریش فی ھذا الشان مسلمھم تبع لمسلمھم وکافرھم
تبع لکافرھم متفق علیہ یہ حدیث امام شافعی علیہ الرحمہ کی تعریف مین واقع ہوئی ہے
عاقلان نکتہ بین اور ماہران منصفین کو اسیقدر کافی ہے اور واسطے جاہلون ناانصافون کے
اگر دلیل مثل آفتاب ہو تو کیا فائدہ کیونکہ شپرک کب دیکھ سکتا ہے جمال آفتاب اور جب پردہ
تعصب سے چشم انصاف بند ہو جاوے تو علم کیا کام آوے بحکم کمثل الحمار یحمل اسفارا
علم کے فائدے سے محروم رہتے ہین بعد اسکے مجھکو لازم ہوا کہ دلائل انحصار مذاہب اربعہ

بھی ضرور لکھون تا کوئی یہ سوال نکرے کہ یہ مذاہب واسطے بقاے دین اور قیام سنت رسول رب العالمین کے ہوے تو حصر صرف چار ہی پر کیون ہوا زیادہ اگر ہوتے یا ایک ہی ہوتا تو بہتر ہوتا لاجرم واسطے دفع سوال سائل کے بیان انحصار مذاہب اربعہ کا

فصل آیندہ مین لکھتا ہون واللہ المستعان علیہ التکلان

فصل ساتوین انحصار مذاہب اربعہ کے بیان مین

آگاہ ہوا ے برادران دین پیرو سنن سید المرسلین کہ حصر ہونا اس دین کا اوپر چار مذہب کے اور جمع ہوجانا جمیع علماے عرب اور عجم کا اوپر انھین چار مذہب کے اور جاننا راہ مستقیم انھین چار مذہب کو ایک سر ہے اسرار الٰہی مین سے کہ وجہ اوسکی بیان کرنا بہت دشوار ہی لیکن بظاہر عقل کے نزدیک حصر ہونا اس چار مذہب مین چار وجہ سے معلوم ہوتا ہی۔ وجہ اول یہ ہی کہ اس دین کا قیام تا قیامت ہی یہ سبھی جانتے ہین لیکن اس دین کے عوام راہ چلنے والون کے واسطے کوئی آئین شامل جمیع مسائل جزئیہ مطابق اصول کلیہ الیسا زمانے مین جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے منضبط نہین ہوتھا کہ اوسپر عام و خاص عرب و عجم ہند و سندھ کے لوگ بلا وسواس چلین اور مسائل عبادات اور معاملات کے اوس سے اخذ کر کے اپنے کام دین دنیا کے انجام کرین کلام الٰہی جسکو قرآن مجید کہتے ہین زیادہ کرے اللہ تعالی عظمت اوسکی کہ مصدر اور مخرج احکام اسلامی کا ہی وہ باوجود اکمل اور اتم ہونیکے تمام و کمال صرف خاصونکی زبان پر تھا اور جو کچھہ کہ لکھا گیا تھا وہ بھی تمام و کمال مرتب نہین ہوا تھا اور اوسمین آیات ناسخ و منسوخ موجود تھین ہر شخص کو علم و امتیاز ناسخ کا منسوخ سے نہ تھا اور احکام جدید قرآن و حدیث سے

نافذ ہوا کرتے تھے باقی رہے اقوال و افعال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسکو حدیث کہتے
ہین وہ بھی اکثر زبانی یاد تھے جس صحابہ رضؓ نے جسقدر حضرت سے سنا یا دیکھا اور سب
اپنے علم و فہم سے کہ جسکو جو مطلب معلوم ہوا اوسنے اوسکی مطابق عمل کیا احادیثو مین
ترتیب اور تطبیق اور امتیاز ناسخ و منسوخ ہر ایک کو نہین معلوم ہوا اور نہ کوئی خواص سے
اوسکے ضبط قواعد ترتیب و تطبیق اور بیان تمام ناسخ و منسوخ کی طرف متوجہ ہوا اور
اوسوقت کے خاص و عام حسب الحکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرائض اور سنتون کو بموجب
اپنے اپنے علم کے ادا کر لیتے اور واسطے اجراے احکام دین کے کمر حیثیت باندھے رہتے اگر
ایسا نہین ہوتا تو تیئیس ۲۳ برس کے اندر عرب و عجم مین اسلام کسطرح جاری ہو جاتا
اور اسیطرح سے زمانہ خلافت امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ
عنہما مین بھی رہا لیکن امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے
اپنے زمانہ خلافت مین بصد دقت و محنت و مشقت قرآن مجید کو جمع اور مرتب کیا اور
جناب حضرت علی مرتضی اور چند صحابہ کبار رضؓ کو اوسکی ترتیب کے واسطے مقرر فرمایا اور ایک
ایک آیت پر دو دو گواہ صحابہ کرام سے لیے اور بعد مرتب ہونیکے اوسکی اشاعت اور
تعمیل کا حکم دیا اور مصاحف مختلفہ ناقصہ کو چھین لیا سب سے جزا دے اللہ تعالی اونکو
نیک جزا کہ اونھون نے تمام قرآن مجید کو محفوظ و مرتب کر دیا کسی دشمن دین کو تصرف
و تحریف کی اوسمین گنجائش نرہی اور وعدہ الہی وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ یعنی بیشک ہم
واسطے قرآن مجید کے نگہبان ہین اونکے ہاتھ سے پورا ہوا مگر کلام نبی علیہ الصلوۃ والسلام
جیسا تھا ویسا ہی رہا بعد اختتام خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے جب شر و فساد شروع
ہونے لگا اور اصحاب بھی چند معدود باقی رہے اوسوقت علماے دیندار اور فضلاے کبار نے بقا احکام و مسائل

دین کی تدبیر مین سرگرم ہوے اور اصول احکام دین کے ضبط و ربط کرنے مین بدل و جان کوشش کرنے لگے اور احادیث مختلفۃ الروایات کو جا بجا سے تلاش کر کے لکھنے لگے اور امتیاز صحیح اور غیر صحیح اور ناسخ و منسوخ اور استخراج مسائل جزئیہ تحریر فرمانے لگے اور تجسس مین ایسے شخص کی کہ جسکے ہاتھ سے یہ امر کما ینبغی انجام پذیر ہو مستعد ہوے اور اسبات کا بھی خیال کمال تھا کہ فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عن ابن مسعود خیر الناس قومی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یجیئی قوم تسبق شھادۃ احدھم یمینہ و یمینہ شھادتہ ترجمہ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا سب زمانے سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہین یعنی اصحابؓ پھر وہ لوگ بہتر ہین جو اصحاب سے ملے ہوے ہین یعنی تابعین پھر وہ لوگ بہتر ہین کہ جو اون سے ملے ہوے ہین یعنی تبع تابعین پھر ان تین زمانے کے بعد وہ لوگ آوینگے جنکی گواہی قسم پر شتابی کریگی اور قسم گواہی پر شتابی کریگی یعنی دروغ بولنے والے ہین **فائدہ** اس حدیث شریف مین تعین زمانۂ خیر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادی ہی تاکہ کوئی خیر کو شر اور شر کو خیر جان کر بھٹک جاوے سبحان اللہ کیا ہی شفقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت پر فرمائی پس زمانۂ اول یعنی زمانۂ صحابہؓ ایک سو بیس سال تک ہجرت سے اور ثانی یعنی زمانۂ تابعین ایک سو ستھتر اور زمانۂ ثالث یعنی تبع تابعین دو سو بیس برس تک رہا پس بعد وفات خلفاے راشدین رضہ کے علماے دیندار و فضلاے کبار نے بعد تجسس و کمال تلاش حسب بشارت نبی آخر الزمان کے سراج امت محی سنت امام ابو حنیفہ کوفی رح کو جنکی پیدایش سنہ ۸۰ ہجری مین اور وفات ۱۵۰ ہجری مین ہوئی ہی محقق اور مجتہد اور امام احکام دین متین پایا اور مثل اونکے علم و فضل و ورع و تقوی مین دوسرا نظر نہین آیا چونکہ نام و کنیت

اونکی مطابق فرمان نبی آخر الزمان صلعم کے تھی لہذا اوسوقت سب نے بالاتفاق اونکو سراج
امت اور محیی سنت قرار دیا اور اونکے اجتہاد پر سب متفق ہوے اور امام ممدوح نے
بھی ایک ہزار شاگردون سے چالیس عالم زبردست جنکو احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حفظ تھے اپنے اجتہاد مین شریک کرکے مسائل شرعیہ جزئیہ کو قرآن اور حدیث اور اجماع و
قیاس سے استخراج و استنباط مطابق اصول شرعیہ کرکے جمیع مسائل عبادات و معاملات
کو مجتمع کیا اور فرض و واجب و سنت و مندوب و حلال و حرام و مباح و مکروہ کی دریافت
کے واسطے قواعد و اصول مقرر کیے اور دین محمدی کے راستے کو مضبوط کرکے اوسپر لوگونکو
ہدایت کی اوسی راستے کا نام مذہب حنفی ہوا اور اوسیوقت سے مذہب حنفی نے رواج پایا
اور امام ابوحنیفہ رح کے اصول و آئین کو باعث اونکے صحبت پانے چند صحابہ و تابعی ہونیکے
اکثر باشندگان عرب و عجم و کل روم و شام اور ماوراء النہر اور ہندوستان نے قبول کیا بعد وفات
پانے اونکے امام مالک علیہ الرحمہ جنکا نام ابوعبد اللہ بن انس بن مالک الاصبحی ہے وہ ۹۵ھ
مین پیدا ہوے اور ۱۷۹ھ ہجری مین وفات پائی وہ علماے مدینہ مین سے تھے اوسوقت شہر
مدینے مین مثل اونکے دوسرا عالم نہ تھا اور مضمون اوس حدیث شریف کا جو اوپر مذکور ہوچکی
ہے اونکی شان مین صادق ہوا کہ اکثر لوگ واسطے تعلیم علم کے دور دور سے اونکے پاس
جاتے اور مسائل پوچھتے تب اونھون نے مطابق اپنے اجتہاد کے مسائل بتانا شروع کیے اور
قواعد دین بھی بتائے اور آئین دین بنایا لیکن ایسا آئین کہ اصول مین مطابق اصول
امام ابوحنیفہ کوفی رحمہ اللہ کے رہا لیکن مسائل فروع سنن و مستحبات اور مندوبات اور چند
مسائل جزئی مین کہ جنکی دلیل نص صریح سے کسیکو ثابت نہین ہوئی اوسمین اختلاف
ظاہر ہوا اور یہ اختلاف بحکم اختلاف العلماء رحمۃ موجب وسعت و دفع حرج امور دین مین ؛

اور یہ بات ممکن الوقوع ہی کہ جب کسی مسئلے کی دلیل نص سے ثابت نہو تو اوسپہ قیاس
مجتہد درکار ہی اور قیاس ہر مجتہد یکسان نہین ہو سکتا بسبب مختلف ہونے
عقلون کے پس جب امام موصوف نے ایک آئینِ دین مقرر کیا تو مطابق حکم اللہ کو
قول فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس آئین پر ہدایت کرنے لگے جو اوس آئین پر
چلتے ہین وہی مالکی کہلاتے ہین اور جو راستا کہ دین محمدی کا امام مالک نے بتایا اوسیکا
نام مذہب مالکی ہی بعد امام مالک کے ابو عبد اللہ محمد بن ادریس شافعی ۱۵۰ھ مین پیدا ہوے
اور ۲۰۴ھ دو سو چار مین وفات پائی یہ علماے قریش مین سے تھے بڑے صاحب علم
اور صاحب تقوی اپنے وقت کے یگانۂ آفاق اور علماے دین مین طاق تھے اور حدیث
شریف جو بشارت مین عالم قریش کے لکھی گئی اوسکے مصداق امام شافعی تھے
قریش مین مثل امام شافعی کے اوس زمانے مین دوسرا کوئی عالم نتھا اور بسبب بشارت
نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اکثر آدمیون نے اونسے علم سیکھا اور اونھون نے
بھی قوانین دین محمدی کے واسطے مقرر کیے لیکن اونہی مسئلون مین جنمین کوئی
دلیل و نص نتھی اوسمین اجتہاد کیا اسی سبب سے اونکے اور امامون ممدوحین کے مسئلون مین
اکثر مین اتفاق اور بعض مین اختلاف واقع ہوا اور یہ اختلاف نہ موجب تکفیر نہ موجب
تضلیل کے ہوتے ہین بلکہ باعث رحمت الٰہی ہین اور جس راستے سے امام شافعیؒ
دین محمدی ہدایت فرماتے ہین اوسی راستے کا نام مذہب شافعی ہی اور جو اوسپر چلتا ہی
وہ اپنے تئین شافعی کہتا ہی بعد امام شافعی علیہ الرحمہ کے ابو عبد اللہ احمد بن
حنبل ۱۶۴ھ ایک سو چونسٹھ ہجری مین پیدا ہوے اور ۲۴۱ھ دو سو اکتالیس ہجری
مین وفات پائی یہ بھی علم فقہ اور حدیث مین یکتا ہوے حدیث صحیح اور ضعیف کو

خوب پہچانتے تھے اور راویونکے ضعف اور قوت دریافت کرنے مین کوئی اونکے
ساتھ مثل اونکے نہین ہوسکتا تھا اور ایسے نامور ہوے حدیث کے فن مین کہ اکثر محدثین
آپ سے درس لینے لگے اور انھون نے بھی ایک آئین دین محمدی کے دریافت
کے واسطے بنایا اور اوسپر لوگون کو چلایا اور جس طریقے سے امام حنبلؒ نے محمدی
دین مین لوگونکو چلایا ہی اوس طریقے کا نام حنبلی ہی اور جو اوس طریقے سے دین
محمدی پر چلتے ہین وہی حنبلی کہلاتے ہین ٭ یہ چار امام موصوف قرون ثلثہ جو
خیر القرون ہی اوسی مین پیدا ہوے اور علم سیکھا اور قرآن و حدیث سے دین محمدی
کو جاری کیا جسوقت قرون ثلثہ تمام ہوے یعنی تبع تابعین بھی باقی نرہے اوس وقت سے
جمیع علما نے اتفاق اس بات پر کیا کہ جب زمانہ خیر القرون کا نرہا تو پھر کوئی دوسرا آئین
سوا ان آئینون کے جو مقرر ہو چکے ہین دین مین ہونا مناسب نہین ہی کیونکہ
جب خیر کا زمانہ ہی نرہا تو کسطرح بعد زمانۂ خیر والون سے خیر کی امید ہی اسی سبب سے
انحصار اسی چار ہی طریق پر ہو گیا اور اجماع اس خیر امت کے عالمون اور فاضلونکا
اسی پر ہوا اور ۲۰۰ھ دوسو بیس سے لیکر بارہ سو چورانوے تک یعنی ابتک کسی نے
دعوی اجتہاد کا نہین کیا اور نہ کسی نے کوئی راہ سوا اون چار راہون کے جو
خیر القرون مین چار ہوئی تھین جاری نہین کی اور اگر کسی گمراہ نے کوئی طریقہ
نکالا تو اوسپر عالمونکا اتفاق نہوا بلکہ بالاتفاق باطل قرار پایا پس ہملوگون کے
واسطے اجماع امت جو آیت اور حدیث سے مثل نص صریح کے ثابت ہوتا ہی جب
وہ اجماع ان چار مذہب کے انحصار پر پایا تو گویا نص صریح انحصار چارون مذہب پر
ہوا اور جو نص صریح سے انکار کرے وہ مردود ہی ہم پناہ دینے خداتعالی ایسے شخصون سے

1968ء

انحصار مذہب اربعہ کی دوسری وجہ کا بیان

ای برادران دین مقلدین انحصار مذاہب اربعہ کی ایک وجہ اوپر لکھی گئی جسکا خلاصہ مطلب یہ ہی کہ جس زمانے اور جن لوگون کی تعریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی اوسی زمانے مین اور اونہی لوگون سے ایمہ مجتہدین اربعہ قرار پائے جب وہ زمانہ اور وہ لوگ گذر گئے تو پھر اونہی کے مذہب پر حصر ہو گیا دوسری وجہ چار مذہب حصر ہونے کی یہ ہی بخاری اور مسلم مین آیا ہی عن انسٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرؤیا الصالحۃ جزء من ستۃ واربعین جزءًا من النبوۃ بخاری اور مسلم مین حضرت انس رض سے روایت ہی کہا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نیک خواب ایک حصہ ہی نبوت کے چھیالیس حصون سے اور عن ابی قتادۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرؤیا الصالحۃ من اللہ والحلم من الشیطان بخاری اور مسلم مین قتادہ رض سے روایت ہی کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک اور اچھا خواب خدا کی طرف سے ہی اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے **فائدہ** ان دونون حدیثون سے ثابت ہوا اگر نیک بندہ نیک خواب دیکھے تو وہ صحیح ہی کیونکہ اللہ تعالی کی طرف سے ہی اور تہذیب المذاہب مین ایک حدیث مروی ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا حضرت مین نے خواب دیکھا ہی کہ آسمان و زمین کے درمیان ایک خیمہ کھڑا ہی اور چار طنابین اوسمین لگین ہین اور اون طنابون پر چار شخص نگہبان ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ خیمہ جو دیکھا تو نے وہ دین اسلام میرا ہی اور چار شخص نگہبان جو دیکھے وہ ظاہر ہونگے بعد میرے اور میرے دین کی نگہبانی کرینگے اور صاحب مذہب ہونگے +

یہ ترجمہ اوس حدیث شریف کا ہی جو کتاب تہذیب المذاہب مین ابن عباس رضہ کی روایت سے لکھی ہی۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مذہب قائم ہونے کی خبر پیشتر دی ہی چونکہ کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر بطریق معجزے کے تھا اور جیسا فرماتے ویسا ہی ظہور مین آتا پس یہی حدیث انحصار مذہب کے واسطے بس کافی ہی اس سے زیادہ حاجت تلاش کی ضرورت نہین ہی۔ اور بھی روضۃ الفائق مین ایک مشائخ سے خواب دیکھنے کا قصہ لکھا ہی مضمون اوسکا یہ ہی کہ ایک بزرگ نے خواب دیکھا کہ مین جنت مین گیا ہون اور کیا دیکھتا ہون کہ ایک ستون سونیکا بیچ مین کھڑا ہی اور چار شخص اوسکو چار طرف سے کھینچے ہوے ہین وہ کسیطرف جنبش نہین کرتا ہی مین نے کہا کہ کیا خوب ہوتا کہ یہ چارون ایک طرف سے کھینچتے بعد اوسکے مین نے سوال کیا وہانکے فرشتون سے کہ یہ ستون کیا ہی اور یہ لوگ کون ہین فرشتون نے جواب دیا کہ یہ ستون دین محمدی ہی اور چار شخص چار امام حنفی شافعی مالکی حنبلی ہین کہ ستون دین محمدی کو قائم کیے ہین پس یہ خواب بھی مطابق فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ہوا اور اس سے بھی انحصار چار مذہب کا برحق ہونا ثابت ہوتا ہی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے یہ بات بخوبی ثابت ہوئی کہ چار شخص دین کے خیمے کو قائم کرنے والے ہونگے پس اسیقدر آنکھ والون کو کافی ہی اور اندھونکو دلیل روشن مثل آفتاب بھی نہین سوجھتی ہی اونسے ہمکو کچھ کام نہین ۵۱

انحصار مذہب کی تیسری وجہ کا بیان

جانو ای برادران دین پیروی کرنے والے سنت سید المرسلین کے کہ رسول مقبول

احمد مجتبی محمد مصطفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنکا وجود باجود نور علم و حکمت و معرفت
الٰہی سے معمور تھا انکے اقوال و افعال کو ہم لوگ حدیث کہتے ہین اور اوسکو بدل و جان
مانتے ہین اونہین احادیثون سے ثابت ہوتا ہی کہ سید انام رسول علیہ السلام کے بعض کام
اوقات مختلفہ مین مختلف وضع پر ہوتے تھے لیکن اون مختلف وضعون کو بنظر
غور دیکھنے سے ثابت ہوتا ہی کہ وہی اختلافات امر شرعی مین اکثر چار سے زائد
نہین واقع ہوے ہین چنانچہ وقت تحریمہ کے ہاتھ باندھنے مین مختلف حدیثین
وارد ہین کسی سے ناف کے نیچے کسی سے ناف کے اوپر کسی سے سینے پر کسی سے
ارسال یعنی ہاتھ کا لٹکائے رکھنا ثابت ہوتا ہی اور اسی طرح سے رفع یدین کی حدیثین
بھی مختلف ہین کسی سے صرف ایکبار اور کسی سے دو بار اور کسی سے تین بار اور کسی سے
چار بار رفع یدین نماز مین ثابت ہوتا ہی غرض اسیطرح اکثر امور شرعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی حدیثون سے چار وضع پر ثابت ہوتے ہین اور صرف چار ہی وضع پر جو فعل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقطع ہوا اس سے یہ بات دریافت ہوتی ہی کہ
راہ رہت شرعی چار روش سے زیادہ نہین پس بلحاظ اسکے راہ دین یعنی مذہب کا
انحصار چار ہی وضع پر ہوا تاکہ افعال جزئی و کلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
انہین چار مین دائر رہین نہ کوئی افعال سے چھوٹ جائے اور نہ ہر شخص پر ہر امر کا کرنا
لازم آوے فقط

انحصار مذہب اربعہ کی چوتھی وجہ کا بیان

واقف ہونا ہی برادران دین مقلدین ائمہ مجتہدین کہ حصر ہو جانا ان مذاہب کا اوپر
چار کے اور مان لینا اوسکو جمیع علمائے عرب و عجم کا اور لازم جاننا اور واجب گننا

ان چارون مذہب کا ایک سر ہی اسرار آلہی مین سے اور اسرار آلہی کا بیان انسان
سے کہان ہوسکتا ہی چنانچہ مولانا شیخ احمد نے اپنی تفسیر احمدی مین ففہمناہا
سلیمان + جو سترھوین پارہ سورہ انبیا کے پانچوین رکوع کی تیسری آیت ہی اوسکی
تفسیر مین فرمایا ہی ہو والانصاف ان انحصار المذاہب فی الاربعۃ واتباعہم فضل
الٰہی وقبولیۃ عند اللہ تعالیٰ لا مجال فیہ للتوجیہات والادلۃ کما ان التمذہب
للمجتہدین سر الٰہی + ترجمہ انصاف یہ ہی کہ منحصر ہونا مذاہب کا ان اربعہ مین اور
انکی اتباع مین فضل آلہی ہی اور قبولیت اوسکی ہی نزدیک اللہ تعالیٰ کے باین طور کہ
نہین گنجایش اوسمین کسی توجیہات اور ادلہ کی جیسا کہ مذہب پکڑنا ائمہ مجتہدین کا
سر آلہی ہی اور فرمایا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اپنی کتاب انصاف مین ہو و
بعد المأتین ظہر فیہم التمذہب للمجتہدین باعیانہم وقل من کان
لا یعتمد علی مذہب مجتہد بعینہ وکان ہذا ہو الواجب فی ذلک الزمان
وبالجملۃ فتمذہب المجتہدین سر الہمہ اللہ تعالیٰ العلماء وجمعہم علیہ من
حیث یشعرون او لا یشعرون + ترجمہ بعد دو سو برس کے ظاہر ہوا اونمین
مذہب اختیار کرنا مجتہدین خاص خاص کا اور قلیل تھے وہ شخص کہ نہ پکڑا اونہون نے
مذہب مجتہد خاص کا اور تھا یہ مذہب پکڑنا مجتہد خاص کا واجب اوس زمانے مین اور
حاصل کلام یہ ہی کہ مذہب پکڑنا مجتہدین خاص کا سر آلہی ہی کہ ڈالدیا اوسکو اللہ تعالیٰ نے
علما کے قلوب مین اور جمع کر دیا اللہ تعالیٰ نے علما کو اوسپر خواہ وہ جانیوالے تھے
یا نہ جانیوالے ہر پس ایسے مولانا ے موصوف نے صرف اسرار آلہی سے انحصار مذاہب
اربعہ کو فرمایا اور اسرار آلہی کا بیان تو بہت مشکل ہی لیکن دانایان غوامض حقیقت

اور ماہران رموز معرفت کی فہم اتم مین یہ بات بھی آسکتی ہی کہ اللہ جل شانہ نے
اس جہان کی آرایش اور زیبایش اور انجام کام کے واسطے جتنی چیزین پیدا کی ہین
اور جن چیزونکو اصل اصول اس جہان کا بنایا ہی وہ بھی سب چار ہی ہین چنانچہ جب
پروردگار جل جلالہ و جل شانہ کو اظہار اپنی قدرت کاملہ کا منظور ہوا تو اپنے نور احدیت سے
نور احمدی کو پیدا کر کے اوسکو چار ہی حصہ کیا اور حاملان عرش کو بھی چار ہی فرشتے
پیدا کیے اور واسطے انتظام عالم و سرانجام کار بنی آدم چار ہی فرشتے مقرب پیدا کیے
یعنی جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام کو اگرچہ انکے فرمان بردار
لاکھون فرشتے ہین اور واسطے مہمانداری اور ضیافت اپنے خلیفہ یعنی آدم علیہ السلام
کے جو باغ اللہ جل شانہ نے بنایا یعنی جنت اوسکو بھی چار قسم کی نہرون اول نہر پانی
دوم دودھ سوم شراب چہارم شہد سے مزین کیا ہی اور جس جاے خاص کا آدم
علیہ السلام کو خلیفہ بنایا یعنی اس دنیا کا اوسکو بھی چار سمت پر یعنی پورب و پچھم و
اوتر اور دکھن کے مرتب کیا اور واسطے اجراے کار دنیوی کے اس جہان مین پہلے چار ہی
دریا یعنی نیل اور فرات اور جیحون اور دجلہ کو جاری کیا اور جنکو اللہ تعالے نے
خلیفۃ الارض فرمایا یعنی آدم علیہ السلام انکے جسم کو بھی چار عنصر یعنی آب و آتش و
خاک و باد سے مرکب کیا ہی اور انسان کے اکثر حوائج اور منفعتین جن اعضا سے متعلق
ہین وہ چار ہین دو ہاتھ اور دو پانون اور مواشی کا قیام چار پانو پر فرمایا اور کعبۃ اللہ
اور روضہ منورہ اور مسجد نبوی اور مسجد اقصی اور اکثر مساجد اور مکانون متبرکہ کے چار
گوشے ہوتے ہین اور جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی چار بنات مطہرات تھین
اور حق تعالی نے چار قسم کی عبادتین اپنے بندونپر فرض کین نماز روزہ زکوۃ حج اور نماز ظہر

وعصر وعشا کی چار رکعتین مقرر کین اور جسم انسان کہ اکثر غذا کے سبب سے تندرست
رہتا ہی اور قوت پاتا ہی اور باقی رہتا ہی اوس جسم کے اندر چار خلط یعنی صفرا سودا
بلغم خون پیدا ہوتا ہی اور جسوقت ابو البشر آدم علیہ السلام کو جنت مین خطاب اور
عتاب ہوا اور جنت سے دنیا مین بھیجے گئے اوسوقت انکے ہمراہ چار چیزین یعنی حوا
علیہ السلام اور شیطان لعین اور مور اور سانپ بھی اوتارے گئے اور واسطے ہدایت
کرنے انسان کے چار ہی پیغمبر صاحب کتاب عظیم یعنی موسی اور داؤد اور عیسی اور
محمد مصطفی صلوات اللہ علیہم اجمعین پیدا کیے گئے اور واسطے انتظام کرنے امور دینی اور
دنیوی کے انسان کو چار کتابین یعنی توریت اور زبور اور انجیل اور فرقان مجید آسمان
سے نازل فرمائین اور احمد مجتبی محمد مصطفی خاتم الانبیا ہین اور انہین کا دین قیامت تک
جاری رہیگا انکے خلیفہ چار یعنی حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت
عثمان بن عفان اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین مقرر ہوے اور اسیطرح سے بعد
انکے چار امام مجتہد یعنی امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد حنبل رحمۃ اللہ
علیہم اجمعین کو اللہ تعالی نے پیدا کیا اور انکے ہاتھ سے واسطے حصول سعادت اور
مرتبہ ولایت کے چار چیزین دین محمدی مین یعنی شریعت طریقت حقیقت معرفت
جاری ہوئین پس جیسے اللہ تعالی نے ان سب چیز کو چار ہی چار پیدا کیا اور
اسمین کسیکو طاقت نہایت کی نہین کہ کہے کہ کیون چار ہی پیدا کیے پانچ یا تین کیون
نہین پیدا کین اوسیطرح مذہب چار امام کا جمیع علماے دین کے دلمین خدا نے
ڈال دیا تاکہ وہ لوگ انہین چار پر حصر کرین اور پانچوین کو اجرا نہ کرین اور یہ انحصار
جو چار مذہب پر ہوا یہ الہام الہی سے ہوا ہی کہ جمیع علما کے دلون مین اللہ جل شانہ

ڈالدیا ورنہ یہ نہین ممکن تھا کہ تمام علما سے عرب وعجم ایک بات پر متفق ہون اسی باتکو
مولانا شاہ ولی اللہ اور مولانا شیخ احمد جیسے اولیاے کرام مین سے تھے فرماتے ہین
کہ یہ انحصار مذاہب اربعہ ایک سر ہی اسرار آلہی سے کہ بلا وجہ دلیل اسکو قبول کرنا چاہیے
یہ طاقت کسیکو نہین کہ دلیل اوسکی بیان کرسکے الا ماشاء اللہ پس ان توجیہات
مذکورہ سے انحصار مذہب اربعہ کی وجہ مثل آفتاب روشن کے ظاہر ہوتی ہے
لیکن جنکی آنکھ آفتاب کو بھی نہ دیکھ سکے انکی بینائی کی دوا اللہ جل شانہ کے سوا
کوئی نہین کرسکتا ایسے شخصون کے حق مین دعا کرنا چاہیے کہ اللہ تعالی اونکو نورِ
ایمان عطا فرماوے کہ اوسکی روشنی سے راہ راست دیکھین اور دین محمدی پر قائم رہین
آمین بعد اسکے یہ بات بھی لکھنا ضرور ہوا کہ مقلدین مذاہب اربعہ کے لوگ جو اہل سنت
وجماعت سے ہین اور فرقہ اہل سنت وجماعت ناجی ہی اور سواے اسکے اور
جتنے فرقے ہین سب ناری ہین سو اسبات کو فصل آئندہ مین لکھتے ہین اور مدد
خدا تعالے سے چاہتے ہین توکلت علیہ وھو نعم الوکیل

فصل گیارھوین مقلدین مذاہب اربعہ اہل سنت وجماعت فرقہ ناجی ہونے اور سواے اہل سنت کے اور فرقے ناری ہونیکے بیان مین

جانو تم اور آگاہ ہوا ی برادران دین کہ ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے
بطور معجزے کے فرمایا ہی عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لیاتین علی امتی کما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان
منھم من اتی امہ علانیۃ لکان فی امتی من یصنع ذلک وان بنی اسرائیل

تفرقت علی ثنتین وسبعین ملة وتفرق امتي علی ثلث وسبعین ملة
کلهم فی النار الا ملة واحدة قالوا من هي یا رسول الله قال ما انا علیه
واصحابي رواه الترمذي وفي روایة احمد وابي داود عن معاویة ثنتان و
سبعون فی النار وواحدة فی الجنة وهي الجماعة وانه سیخرج في امتي اقواما
تتجاری بهم تلك الاهواء کما یتجاری الکلب لصاحبه لا یبقی منه عرق ولا
مفصل الا دخله روایت ہی عبداللہ بن عمر رضہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے البتہ آویگا اوپر امت میری کے ایک زمانہ جیسا کہ آیا اوپر بنی اسرائیل کے
مطابق وبرابر مثل مطابقت ایک جوتی کے ساتھ دوسری جوتی کے یہان تک کہ
اگر اونمین سے کوئی آیا تھا اپنی مان پاس علانیہ یعنی زنا کیا اوس سے البتہ ہوگا
امت میری مین بھی وہ شخص کہ کرے یہ یعنی اپنی مان سے زنا کرے اور تحقیق بنی
اسرائیل متفرق ہوے اوپر بہتر فرقون کے اور متفرق ہوگی امت میری تہتر
فرقون پر سب وہ دوزخ مین ہونگے مگر ایک گروہ صحابہ نے عرض کیا کہ کون ہوگا وہ گروہ
اے رسول خدا کے فرمایا وہ جس پر مین ہون اور میرے اصحاب روایت کیا اسکو
ترمذی نے اور روایت احمد اور ابوداؤد کی معاویہ رضہ سے یہ ہی کہ بہتر گروہ بیچ دوزخ کے
اور ایک گروہ بیچ جنت کے اور جنتی وہ ہی جو پیرو جماعت ہو اور تحقیق نکلین گے امت
میری مین کئی قوم سرایت کرینگی یعنی اثر کرینگی اونمین خواہشین بہ جیسا اثر کرتی ہی
ہڑک ہڑکوا ے کو نہین باقی رہتی کوئی رگ اور نہ کوئی جوڑ مگر داخل ہوتی ہی اوسمین
وہ بیماری جو باؤلے کتے کے کاٹنے سے پیدا ہو
ہڑک ایک بیماری کا نام ہی جو باؤلے کتے کے کاٹنے کے زہر سے انسان کے بدن مین
پیدا ہوتی ہی فائدہ یہ حدیث شریف فرقہ ناری اور فرقہ جنتی کی بتانیوالی ہی کہ

اور اس حدیث مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور معجزے کے اون گروہون کا
ذکر فرمایا ہی جو بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہونے والے تھے اور حسب بشارت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تہتر گروہ ناری امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین
ظاہر ہوئے تفصیل اون گروہون کی کتاب اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ اور مظاہر الحق
مین جناب مولانا شاہ عبد الحق محدث دہلوی اور مولوی قطب الدین صاحب نے
اسطرح سے لکھی ہی کہ فرقے ناری اول معتزلہ دوم شیعہ سوم خوارج چہارم
مرجئہ پنجم نجاریہ ششم جبریہ ہفتم قدریہ ہشتم ناجیہ نہم مشبہ پھر ان
فرقون مین بھی چند فرقے ہین چنانچہ معتزلہ مین بارہ فرقے ہین یعنے ازرقیہ اور ریاضیہ
اور ثعلبیہ اور حازمیہ اور خلفیہ اور کوزیہ اور کنزیہ اور معطیہ اور محکمیہ اور سرجیہ
اور میمونیہ اور اجنبیہ اور شیعہ کے بھی بارہ فرقے ہین یعنی علویہ زیدیہ
رافضیہ زہدیہ عباسیہ زامیہ نادمیہ مناسخیہ لاعنیہ راجعیہ
مرتفیہ الحاقیہ. اور خوارج کے بھی بارہ فرقے ہین جیسے متربصیہ مترالقیہ
واردیہ حرقیہ مخلوقیہ عبریہ تابیہ زنادقیہ لفظیہ قبریہ واقفیہ
متولفیہ اور مرجیہ کے بھی بارہ فرقے ہین جنکے نام یہ ہین تارکیہ شابیہ
راجبیہ شاکیہ ہمیہ عملیہ منصوصیہ منیہ اتریہ مدعیہ مشبہیہ
حشویہ اور جبریہ کے گیارہ فرقے ہین جنکے نام یہ ہین مضطریہ فعالیہ معبیہ
بجتیہ ہامتیہ خوفیہ کسلانیہ حبیہ فکریہ جہمیہ حسبیہ اور اسیطرح سے
قدریہ کے آٹھ فرقے ہین احدیہ ثنویہ کیسانیہ شیطانیہ شریکیہ
متلولفیہ ناکسیہ ہمیہ یہ سب ملکر بہتر فرقے ہوے اور جو فرقہ جنتی ہی کہ

جسکی شان مین لفظ ما انا علیہ واصحابی کا وارد ہوا ایک حدیث مین اور دوسری
حدیث مین اوسی فرقے کو فرقہ جماعت قرار دیا ہی اوس فرقے کا نام فرقہ سنت وجماعت
ہی اور فرقہ سنت وجماعت کا تقلید واتباع سنت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
کا اور جماعت تمام صحابہ کرام اور فقہائے عظام اور مجتہدین علام کا کرتے ہین اور بجز
فرقہ سنت وجماعت کے دوسرے فرقون مین عقائد اور اصول ایمان ایک دوسرے کے
برخلاف ہین اور فرقہ سنت وجماعت جنتی کے عقائد اور اصول مین بالکل باہم اختلاف
نہین ہی اور جو اختلاف بعض مسائل فروع مین پایا جاتا ہی وہ بسبب اختلاف روایات احادیث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی پس گویا یہ ایمہ مجتہدین ایک درخت کی چار شاخین ہین
کہ اصل سبکی ایک اور اوپر سے علیحدہ اور ثمرہ سبکا ایک اس فرقے کے سوا دوسرا فرقہ
جنتی نہین اور بھی بمقتضائے دوسری حدیث کے اس فرقہ مقلدین کا جنتی ہونا صریح ثابت
ہوتا ہی چنانچہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عن ابن مسعودؓ اترضون ان
تکونوا ربع اهل الجنة قلنا نعم قال اترضون ان تکونوا ثلث اهل الجنة قلنا
نعم قال والذي نفس محمد بيده اني لارجو ان تكونوا نصف اهل الجنة و
ذلك ان الجنة لا يدخلها الا نفس مسلمة وما انتم في اهل الشرك الا كالشعر
البيضاء في جلد الثور الاسود او كالشعر السوداء في جلد الثور الاحمر بخاری
اور مسلم مین عبد اللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو
کہ تم بہشت کے لوگون مین چوتھائی ہو ہمنے کہا ہان حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتیون کے
تہائی ہو ہمنے کہا ہان حضرتؐ نے کہا قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قبضے مین محمدؐ کی جان ہی کہ مقرر مین امید
رکھتا ہون کہ تم بہشتیون مین آدھے ہوگے اور اوسکا سبب یہ ہی کہ نفس مسلمان کے بہشت مین کوئی داخل نہوگا اور نہین ہو تم

اہل شرک مین مگر جیسے ایک سفید بال سیاہ گاے کی کھال مین یا جیسے ایک سیاہ بال
لال بیل کی کھال مین **فائدہ** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جتنے جنتی ہونگے
اون سب مین آدھے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ہونگے اور باقی آدھے مین
سب انبیا کی امت کے لوگ ہونگے پس معلوم ہوا کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جنت
مین سب امتون سے زیادہ ہوگی **سوال** حدیث سابق سے جسمین تہتر فرقونکا ذکر ہی
اوس سے معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مین بہتر گروہ دوزخی او
ایک گروہ جنتی ہی اور اس حدیث سے تمام جنتیون مین نصف جنتی ہونا حضرت کی امت کا
ثابت ہوتا ہی پس مطابقت اس حدیث اور اوس حدیث کی کیونکر ہی **جواب** دونون حدیث کی مطابقت
یون ہوسکتی ہی کہ باعتبار گنتی فرقہ وجماعت کے دوزخی فرقے زیادہ ہونگے اور آدمیون کے
شمار سے جنتی جو ایک فرقہ ہی اوسمین آدمی سب بہتر فرقے ناری سے زیادہ ہونگے
پس ایک بڑی نشانی جنتی فرقے کی یہ میرے ہاتھ آئی کہ جس فرقے کے لوگ حضرت
کی امت سے تمام ملک مین بہت ہین وہی فرقہ جنتی ہی تو سوائے فرقۂ مقلدین کے کسی فرقے
کے آدمی انسے زیادہ نہین پس مطابق فرمان عالیشان رسول حق سبحانہٗ کے مناسب
ہی اون آدمیون کو جو فرقۂ دوزخی اور فرقۂ جنتی کو نہین پہچانتے وہ اسی قاعدہ سے
بلا وسواس پہچان لین کہ جن فرقون کے آدمی مسلمانون سے عرب وعجم وروم وشام
وہند وسند مین یعنی اسلام کے ملکون مین بہت ہین بس وہی فرقہ جنتیون کا ہی
اوسی فرقے مین اپنے کو داخل کرین سبحان اللہ کیا ہی پہچان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بتائی ہی کہ نے علم اور علم والے دونون اس قاعدے سے راہ حق پاسکتے
ہین اور کوئی دوسرا کسیطرح کا دعوی کرے اوسکو ماننا مناسب نہین کیونکہ رسول

مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو فرمادیا کہ ہماری امت کے لوگ جو اہل جماعت ہیں
اور ایسی جماعت کہ جسپر بہت لوگ متفق ہین وہی اہل حق کی جماعت ہین اس سے
زیادہ راہ حق پہچاننے کی دلیل تلاش کرنا کچھ ضرور نہین یہ بڑی مضبوط دلیل ہے
اور ہم بخوبی دیکھتے ہین کہ تمام عرب وعجم وروم وشام اور جہان جہان تک اہل اسلام
ہین وہ سب اسیجھے ہوئے مقلدین مذاہب ائمہ اربعین سے ہین اور جتنے لوگ یہ سب ہونگے
دوسرے فرقے کے لوگ نہین ہین اسواسطے فرقہ مقلدین ناجی ہوئے چنانچہ کہا
صاحب طحطاوی نے شرح درالمختار کے کتاب الذبایح مین قال بعض المفسرین ان ھذہ
الفرقۃ الناجیۃ المسماۃ باھل السنۃ والجماعۃ اجتمعت الیوم فی المذاھب
الاربعۃ ھم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون ومن
کان خارجا من ھذہ المذاھب الاربعۃ فی ذلک الزمان فھو من
البدعۃ والنار انتھی کہا بعض مفسرین نے کہ یہ فرقہ ناجیہ کہ مسمی باہل سنت وجماعت
ہین جمع ہوئے اس زمانے مین چار مذہب مین کہ حنفی اور مالکی اور شافعی اور حنبلی ہین
اور جو خارج ہی ان مذاہب اربعہ سے اس زمانے مین وہ اہل بدعت اور اہل نار سے ہے
اللہ تعالی ہم مومنین مقلدین کو اسی طریقے پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے آمین آمین
آمین بعد اسکے باقی سے ہے چند سوالون کے جواب جو اکثر لامذہب مقلدین سے کرتے ہین
اور اپنے سوالون فریب آمیز سے فتنہ وفساد مین ڈالتے ہین بس واسطے دفع فساد مفسدین
دین اور قوت پانے مقلدین دین کے ان سوالون کے جواب لکھتا ہون اور
اپنے خدائے عزوجل سے مدد چاہتا ہون ، حسبی اللہ نعم الوکیل
نعم المولی ونعم النصیر ؀

فصل بارھوین لامذہبونکے سوالونکے جواب مین

لامذہب کا پہلا سوال بڑے تعجب کی بات ہی کہ کلمہ تو محمد رسول اللہ کا پڑھین اور مذہب
حنفی مالکی شافعی حنبلی کا رکھین یہ کیسی بات ہی بتلاؤ جواب اہل مذہب کلمہ انسان کو
کفر سے اسلام مین داخل کرتا ہی اور انسان جبتک حالت کفر مین رہتا ہی تب تک اوسپر احکام
فروع شرعی واجب نہین ہوتے ہین مگر جب کفر سے اسلام مین آیا او وقت سے مطابق اوسی حالت
کے ادائے احکام شرعی اوسپہ لازم اور واجب ہوتے ہین مثلاً کوئی کافر کلمہ پڑھکر مومن ہوا
تو جسوقت اوسنے کلمہ پڑھا اگر وہ کسی نماز کا وقت ہی تو اوسکو نماز پڑھنا فرض ہوگا اگر روزے
کا دن ہی تو اوسوقت سے شام تک ترک کھانا پینا جماع اوسپہ لازم آویگا اور اگر حالت جنابت
مین ہی تو غسل اوسپہ واجب ہوگا اسی طرح اتباع ایک مذہب کا مذاہب ائمہ اربعہ سے بھی
قبول کرنا واجب ہوگا کیونکہ جب اسلام قبول کیا تو کل احکام شرعی کا قبول کرنا بھی اوسکو
ضرور ہوگا اگر نہ قبول کریگا تو گنہگار ہوگا بلکہ اگر کسی ارکان شرعی کا انکار کریگا تو پھر کافر کا
کافر ہی رہیگا مثال اسکی اسطرح پر ہی کہ ایک آدمی ملک پارس کا رہنے والا ہندوستان کے
بادشاہ کا نام سنکر اونکی رعیت مین داخل ہونیکی خواہش کرکے پارس سے ہندوستان مین
آکر بادشاہ کی رعیتون مین داخل ہوا جب رعیتون مین شامل ہوچکا اوسوقت اوسکو
بادشاہی تحصیلدار اور نائب اور حاکم وافسر جو واسطے حفاظت رعایا کے بادشاہ کیطرف سے
مقرر ہین اوسا احکام سلطانی تمام رعایا کو پہونچاتے ہین حسب حکم بادشاہ کے مثل سب
رعیتون کے اونکی اطاعت وفرمان برداری کرنا واجب ولازم ہی اگر وہ شخص اون
تحصیلدار اور حاکم وغیرہ کی تابعداری نہین کرتا اونکے حکم کو نہین سنتا اور کہتا ہی کہ ہم
بجز اطاعت بادشاہ کے دوسرے کی اطاعت نہین کرینگے

اور مثل دوسری رعیتون کے نہین ہنینگے پھلا تیلاؤ اوسپر غضب سلطانی ہوگا یا نہین اور
وہ باغیون مین گنا جاویگا یا نہین کیونکہ نائب اور حاکم تو مطابق حکم بادشاہی کے
اوس سے کام لینا چاہتے ہین اور جو حکمنامہ بادشاہ نے دیا ہی اوسی مطابق کام کراتے
ہین مگر یہ شخص ایسا سرکش ہی کہ نہین سنتا ہی پس اسواسطے اسپر ضرور خفگی
بادشاہی ہوگی کیونکہ نائب اور افسر اور حاکم کا حکم نہ ماننا عین عدول حکمی بادشاہ کی ہی
پس اسیطرح جو شخص ایمان لاوے اور احکام رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے جو نائب خدا ہین
اور امامون دین کے جو مثل نائب رسول ص کے ہین اونکو نہ مانے اور فرمان رسول خدا
اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار پر عمل نکرے یعنی فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تابعداری کرو جماعت بڑی کی پس جو نکلا جماعت سے ڈالا جاویگا دوزخ مین
اور اہل سنت مین سوا مقلدین کے کسیکی جماعت بڑی نہین پس وہ شخص اتباع جماعت
کی نکریگا اور وہ منحرف احکام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوگا اور جو منحرف احکام
رسول ص سے ہوگا اوسکے دوزخی ہونے مین شک کیا ہی پس جو شخص بذریعہ کلمہ
خوانی کے کفر کے ملک سے ملک اسلام مین داخل ہوا یعنی مومن ہوا اوسپر تابعداری
ان چار امامون سے ایک کی واجب و لازم ہوگئی کیونکہ یہ رکن دین اور محافظ احکام
رسول رب العالمین ہین ان لوگون کی تابعداری سے منحرف ہونا گویا رسول اللہ
کی تابعداری سے منحرف ہونا ہی فقط لامذہب کا دوسرا سوال اگر ہم مطابق دین
اسلام کے عمل کرین اور اپنے تئین نسبت طرف حنفی اور مالکی اور شافعی اور حنبلی کے
نکرین بلکہ صرف اپنے تئین محمدی کہین تو کیا قباحت ہی جواب اہل مذہب
صرف محمدی کہنے مین یہ معلوم نہین ہوتا کہ کون محمدی باغی یا فرمان بردار اور یہ بڑی قباحت ہی

که امت رسول الله صلی الله علیه وسلم مین بهت سے فرقے اپنے تئین محمدی کهتے تهے اور
کهتے هین لیکن وه محمدی نهین تهے اور نهین هین چنانچه وه گروه که زمانه مین رسول الله
صلی الله علیه وسلم کے تهے اور اپنے تئین محمدی کهتے تهے اور مسلمان بهی اونکو محمدی جانتے
تهے لیکن اونکی شان مین آیه ۵۱ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ
بِمُؤْمِنِيْنَ اوتری اور ایک وه گروه تهے جنهون نے مسجد ضرار بنائی تهی اور اپنے تئین
محمدی کهتے اور متبع رسول الله بنتے تهے لیکن اونکی شان مین آیه ۵۲ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا
مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ
نازل هوئی اور ایک گروه وه تهے که دعوی محمدی کا کرتے تهے اور حضرتؐ کے داماد جنکا
خطاب ذی النورین تها یعنے حضرت عثمان بن عفان رضی الله عنه کو شهید کیا اور ایک گروه
محمدی کے دعوی کرنے والے وه تهے جنهون نے حضرتؐ کے دوسرے داماد جنکا
خطاب مظهر العجائب والغرائب تها یعنے حضرت علی بن ابی طالب رضی الله عنه کو شهید
کیا اور ایک گروه محمدی وه تهے جنهون نے حضرت محمد رسول مقبول صلی الله علیه وسلم
کے نواسے اور حضرت علی کرم الله وجهه کے فرزند حضرت حسنینؑ اور اونکے فرزندون کو میدان
کربلا مین شهید کیا اور ایک گروه محمدی وه هین جو کهتے هین که بنده اپنے عمل کے پیدا کرنے
مین آپ هی قادر هی اور دیدار الٰهی کے منکر هین اور ایک گروه محمدی وه هین جو کهتے هین که
بنده مومن بسبب گناه کے کافر هو جاتا هی اگرچه گناه صغیره هو اور ایک گروه محمدی وه هین جو
کهتے هین که بنده مومن گناه کبیره کرنے سے اسلام سے نکل جاتا هی اگرچه کفر مین نهین
داخل هوتا هی مگر اسلام اور کفر کے درمیان مین ایک حالت مین رهتا هی اور ایک گروه

۵۱ اور بعضے شخص ایسے هین جو کهتے هین ایمان لائے هم ساتھ الله کے اور دن قیامت کے اور نهین هین وه ایمان والے

۵۲ اور وه لوگ که بنا لیا اونهون نے مسجد کو واسطے ضرر پهنچانے کے اور واسطے کفر کے اور جدائی ڈالنے کے درمیان مومنون کے اور انتظار کرنیکو واسطے اوس شخص کے جو لڑا الله سے اور رسول اوسکے سے پهلے اور البته قسمین کهاوینگے که نهین اراده کیا همنے مگر بهلائی کا اور الله گواهی دیتا هی که وه البته جهوٹے هین

محمدی ہین جو کہتے ہین کہ گناہ مومن کو کچھہ نقصان نہین کرتا ہی اور مومن بسبب
گناہ کے معذب نہوگا اور ایک وہ گروہ محمدی ہین جو کہتے ہین کہ کلام اللہ حادث
و مخلوق ہی اور صفات الٰہی کوئی چیز نہین اور ایک وہ گروہ محمدی ہین کہ کہتے ہین
کہ بندہ اپنے کام مین کچھ اختیار نہین رکھتا ہی اور ایک وہ گروہ محمدی ہین کہ خالق کو
ساتھہ خلق کے مشابہ کرتے ہین اور جسمیت اور حلول کے قائل ہین اور ایک وہ گروہ
محمدی ہین کہ حضرت ابابکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمانؓ کو دشمن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور منافق جانتے ہین اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مشکل کشا
کہتے ہین اور ایک وہ گروہ محمدی ہین جو حضرت علی مرتضیٰ اور حسنینؓ کو برا کہتے ہین اور
منافق جانتے ہین اور ایک وہ گروہ محمدی ہین کہ نماز تراویح کو بدعت سیئہ کہتے ہین
اور نماز مین ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کو فعل یہود کا سمجھتے ہین اور ایک وہ گروہ محمدی
ہین کہ مقلدین ائمہ اربعہ کو اور اونکے عالمون کو مشرک اور بدعتی کہکر اونسے سلام اور مصافحہ
ترک کرتے ہین اور اونکے پیچھے نماز نہین پڑھتے ہین اور نہ اونکو اپنی مسجدون مین نماز
پڑھنے دیتے ہین اور نہ اونکی نماز جنازہ پڑھتے ہین اور ایک وہ گروہ محمدی ہین جو
اہل سنت و جماعت ہین اور کتاب و حدیث اور اجماع اور قیاس کو دلائل شرعیہ
سمجھکر مطابق اوسکے عمل کرتے ہین اور بخیال اہبات کے کہ گروہ محمدیون مذکورہ مین
جنکا ذکر اوپر ہوا نہ مل جاوین اپنے مذہب کی نسبت طرف حنفی و مالکی و شافعی و حنبلی
کے کرتے ہین اور یہی گروہ جنتی ہین سوا انکے جتنے گروہ اوپر بیان کیے گئے وہ
سب ناری ہین پس جب یہ بات معلوم ہوئی کہ بہت سے گروہ ناری اپنے تئین
محمدی کہتے ہین اور درحقیقت وہ محمدی نہین اسواسطے واجب ہوا اہل حق کو

کہ اپنے تئین فرقۂ ناریون سے نکالکر طرف فرقۂ ناجی کے نسبت کرین اور تہمت بد سے
بچین اور گروہ ناجی مقلدین ائمۂ اربعہ ہین پس لازم ہی ہر مومن کو کہ اپنی ذات کو
جماعت سے ناریون کی نکالکر گروہ جنتیون مین شامل کرے اور اسطرح نسبت کرے
تاکہ سُننے والے جانین کہ یہ لوگ ناجی ہین اسی سبب سے یہ نسبت ضرور لازم ہوئی اب
جو شخص نسبت طرف گروہ ناجیون کے نکریگا اور صرف محمدی اپنے تئین کہیگا وہ فرقہ
تمام فرقون مذکورہ مین مشتبہ اور شامل رہیگا اور سُننے والا بھی نہ جانیگا کہ یہ گروہ ناجیون
مین ہی یا ناریون مین اور یہ بڑی قباحت کی بات ہی فقط لامذہب کا تیسرا سوال
نسبت کرنا طرف مذہب ائمۂ اربعہ کے امر شرعی کسطرح ہی تبلاؤ جواب اہل مذہب کا
سنو ای لامذہب نسبت کرنا اپنی ذات کو طرف اہل حق کے مقابل مین فرقۂ باطلہ کے
تین دلیلون سے ضرور ہوتا ہی دلیل اول یہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنی ذات کو طرف ملت ابراہیم کے نسبت کیا جسکا بیان فصل دوسری مین ہو چکا ہی
اگر یہ نسبت کرنا برا ہوتا اور امر شرعی نہوتا تو کیون رسول مقبول کو نسبت طرف
ملت ابراہیم کے کرنیکا حکم ہوتا اور کیون رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نسبت طرف
اتباع ملت ابراہیم علیہ السلام کے کرتے پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی
نسبت طرف ملت ابراہیم علیہ السلام کے کی تو ہمارے واسطے بھی نسبت کرنا امر شرعی
ہو گیا کیونکہ فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے واسطے امر شرعی ہی دوسری
دلیل یہ ہی کہ مطلق نسبت کرنیکی اجازت اللہ تعالی نے دی ہی آیات قرآنی سے ثابت
ہوتا ہی فرمایا اللہ تعالی نے چھبیسوین پارہ سورۂ حجرات مین ۔ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا
خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا

ترجمہ ای آدمیو تحقیق ہمنے تمکو بنایا ایک نر اور ایک مادہ سے یعنی آدم اور حوا سے اور رکھین تمھاری ذاتین اور گوتین تا آپسمین پہچان ہو فائدہ اس آیت شریفہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالی نے ذات و نسب کو واسطے پہچان کے بنایا ہی کہ اگر ایک نام کے دو یا تین یا چار انسان ہون تو وقت تذکرہ کے جب تک اون نامون کے ساتھ اونکی ذات و نسبت نہ بتائی جائے تب تک کوئی پہچان نہین سکیگا کہ کسکا ذکر ہی جیسے چار آدمیونکا نام عبد اللہ ہو اور ایک عبد اللہ ہاشمی اور دوسرا قریشی اور تیسرا تمیمی اور چوتھا انصاری ہی پس جب تک وقت ذکر کے یہ نہ کہا جائے کہ عبد اللہ ہاشمی یا عبد اللہ قریشی یا عبد اللہ تمیمی نے ایسا کہا تو پہچان کبھی نہو سکیگی اور نسبت چند طرح پر ہی کبھی نسبت قوم اور آبا و اجداد کی طرف جیسے شیخ سید مغل پٹھان قریشی ہاشمی تمیمی انصاری اور کبھی نبیون کی طرف ہوتی ہی جیسے موسوی عیسوی داؤدی محمدی اور کبھی نسبت طرف ملک و مولد کے ہوتی ہی جیسے عربی عجمی ہندی سندی اور کبھی نسبت طرف پیشے کے ہوتی ہی جیسے قدوری اور حلوائی اور کبھی مذہب کی طرف ہوتی ہی جیسے معتزلی اور رافضی اور خارجی اور کبھی اپنے مرشد کی طرف جیسے قادریہ چشتیہ نقشبندیہ اور کبھی اپنے مقتدا کی طرف ہوتی ہی جیسے حنفی شافعی مالکی حنبلی و علی ہذا القیاس اور اکثر قاعدہ نسبت کرنیکا یہ ہی کہ جسکی طرف نسبت کرینگے اوس نام کے بعد ایک یائے نسبتی زیادہ کرینگے جیسے ہاشمی اور عجمی اور انصاری وغیرہ اگر نسبت کرنا برا ہوتا تو بڑی قباحت لازم آتی اور اکثر حدیثون کی سند نہ ملتی اور بہت راویون کا ٹھکانا نہ ملتا کیونکہ اکثر راویون کے ایک ہی نام ہین مگر اونکا ٹھکانا اور پہچان صرف نسبت سے ملتا ہی اور سب بات سے محدثین بخوبی واقف ہین پس واسطے شناخت و ضرورت کے نسبت کرنا امر شرعی ہوا علی الخصوص اسوقت کیونکہ دین محمدی مین تہتر فرقے

ہوئے ہین اور تہتر ناری اور ایک ناجی ہی اور ہر ایک فرقہ اپنے تئین محمدی کہتا
ہی تو ہم لوگون کو نسبت کرنا طرف اون گروہ محمدی کے جو کہ ناجی ہی لازم اور
واجب ہی تاکہ فرقہ ناریون مین شامل نہو جاوین اور فرقہ ناجی کی نسبت گیارہ سو
برس سے انہین چار ائمہ مجتہدین کی طرف یعنی حنفی مالکی شافعی حنبلی کے ہوتی
آئی ہی پس جب قرآن مجید سے نسبت کرنا طرف ذات کے واسطے شناخت کے
ثابت ہوا اور انعام الہی سے شمار کیا گیا تو جو چیز قرآن سے ثابت ہو اور خدا تعالی
کی نعمتون سے ٹھیرے وہ امر شرعی ہی اوسکا انکار کرنا کفران نعمت ہی تیسری دلیل
یہ ہی کہ اہل ایمان کو لازم اور واجب ہی کہ تہمت کے مقام سے اپنے تئین بچاوے
اور اگر کبھی کسیکی بدگمانی یا تہمت لگانیکا خیال ہو تو اوس تہمت کو اپنے اوپر سے دفع
کرے ایسا نہ کہے کہ خدا ہماری بھلائی برائی کو دیکھنے والا ہی کسیکی بدگمانی سے کیا ہوتا ہی
کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کو تہمت کے مقام سے بچایا ہی حدیث
شریف مین آیا ہی کہ ایکبار حضرت صفیہ حضرت کی بی بی مسجد مین حضرت کی ملاقات
کو آئین اور حضرت مسجد مین رمضان شریف کے مہینے مین اعتکاف کو بیٹھے تھے
حضرت کی بی بی موصوفہ حضرت سے بات چیت کرتی رہین جب رات زیادہ گئی دو نصاری
سے ملے حضرت نے اونسے فرمایا کہ یہ میری بی بی ہین اور کوئی اجنبی عورت نہین بدگمان
مت ہو جیو انصاریون نے کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ آپ کی ذات مین بدگمانی کا کیا دخل
ہی حضرت نے فرمایا کہ انسان کے بدن مین شیطان اسطرح سے پھرتا ہی جیسے خون اسواسطے
مین ڈرا کہ شیطان تمہارے دلمین بدگمانی نہ ڈالے یہ حدیث بخاری اور مسلم دونون مین ہی
اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بدگمانی سے اپنے کو بچاوے اور جو شخص اسوقت صرف

[illegible]

اپنے کو محمدی کہیگا اوسپر بدگمانی ہوگی اور تہمت بُری لگیگی کیونکہ بہتر فرقے گروہ محمدی
سے تاری ہین پس محمدی کہنے والے کس گروہ مین ہین معلوم نہوگا پس واسطے
دفع تہمت بد کے نسبت کرنا طرف گروہ ناجیون کے واجب ہوا اور فعل رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم جو مذکور ہوا تہمت سے بچنے کے لیے بڑی دلیل ہی اور جب تہمت سے
بچنا امر شرعی ہو تو جو چیز تہمت کو دور کرے اوسکا قبول کرنا بھی امر شرعی ہوا پس
اسوقت مین اگر ہم اپنی نسبت طرف حنفی یا مالکی یا شافعی یا حنبلی کے نکرین اور اپنے
تئین محمدی کہین تو ہمکو اس تہمت کا دفع کرنا کسی صورت سے نہین ہوسکتا اور اگر ہم
اپنے اوپر سے تہمت کو دفع نکرین تو بھی خلاف حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتا ہی اور
خلاف حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کرنا مسلمان کا کام نہین اس لیے نسبت کرنا
طرف اہل حق کے امر شرعی ہوا بفضلہ تعالی لا مذہب کا چوتھا **سوال** ان چار
فرقون یعنے فرقہ حنفی و فرقہ مالکی و فرقہ شافعی و فرقہ حنبلی کو جو فرقہ ناجی کہتے ہو کسطرح
ہوسکتا ہی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے ایک ہی فرقہ ناجی ثابت ہوتا ہی
جواب اہل مذہب بنوا ای لا مذہب ان چار مذہب والون کو جو تم چار فرقے سمجھتے
ہو یہ بڑی غلطی مین پڑے ہو کیونکہ فرقے سے یہان یہ مراد ہی جنکے اصول مین عقائد
مختلف ہون جیسے معتزلہ رافضی خارجی ناصبی وغیرہا اور یہ چار مذہب والے ایک
دوسرے سے اصول مسائل عقائد مین متفرق وجدا نہین ہین بلکہ باہم شامل ہین
کیونکہ اصل اصول ائمہ مجتہدین اربعہ کا مسائل دین نکالنا قرآن اور حدیث اور اجماع اور
قیاس سے ہی تو بڑی اصل ان چارون کی قرآن اور حدیث ہی اور ان لوگون کو قرآن
وحدیث سے جو معلوم ہوتا ہی اوسپر عمل کرتے ہین اور لوگون کو اوسپر عمل کرنیکا حکم کرتے ہین

اور جس چیز مین دلیل قطعی قرآن و حدیث سے نہین ملتی ہی اوس چیز کے ثبوت کو
اجماع صحابہ اور اقوال و فعال صحابہ کرام رضی سے تلاش کرتے ہین اگر اوسمین بھی اوسکا
نشان نہین پاتے تو اپنی رائے کو دخل دیکر دوسرے مسائل پر جو کہ مطابق حکم قرآن و حدیث
کے ہو قیاس کرتے ہین اور اسمین اگر صواب کو پہونچتے ہین تو دونا ثواب پاتے ہین
اور اگر بمقتضائے بشریت خطا کرتے ہین تو بھی ایک ثواب پاتے ہین بموجب فرمان رسول
کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذا حکم الحاکم
فاجتھد ثم اصاب فلہ اجران واذا حکم واجتھد فاخطأ فلہ اجر بخاری
اور مسلم مین عمرو بن عاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب حاکم نے کسی مسئلے مین حکم
کیا اور مقدور بھر اوس مسئلے کی دریافت مین محنت اور کوشش کی اور ٹھیک بات مطابق
واقع کے پا گیا تو اوسکو دو ثواب ہین ایک محنت کا دوسرا ٹھیک بات پا جانے کا
اور جب حاکم نے حکم کیا اور مقدور بھر اوسمین کوشش بھی کی پھر اوسمین چوک
گیا یعنے حق بات نہ معلوم ہوئی تو بھی اوسکو ایک ثواب ہی یعنے
محنت کا غرض اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر حاکم یا قاضی حکم دینے مین چوک جاوے
تب بھی اوسکو سوائے ثواب کے عذاب نہ ملیگا اور اصل قیاس کی حدیث صحیح سے ثابت ہی
حدیث مین آیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت معاذ رضی کو یمن کا امیر کرکے بھیجنے
لگے تو آپ نے پوچھا کہ تم حکم مسائل مین کسطرح دوگے اونھون نے کہا کہ مطابق حکم
قرآن کے فرمایا اگر نہ پاؤ تم قرآن مین کہا حکم دونگا مطابق حدیث کے فرمایا اگر نہ پاؤ حدیث
مین کہا حکم دونگا مطابق اپنی رائے کے اوسوقت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حمد اور ثنا خدا تعالی کا جسنے توفیق دی اپنے رسول کے رسول کو پس اسی حکم

کے موافق ان چارون اماموں نے بھی جس مسئلے کو قرآن وحدیث و آثار صحابہؓ
مین صریح نہین پایا اوسمین اپنے اجتہاد سے قیاس کیا ہے اور حکم دیا ہے اور یہ چارون
امام بڑے عالم اور مجتہد تھے کہ جنکو علم نبوت سے حصہ ملا تھا اور قرب زمان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مین اور قرون ثلثہ مین تھے اور جب اصل انکی ایک ٹھہری تو ونکو ایک ہی
کہنا چاہیے جیسے کہ ایک باپ کے چار بیٹے اگرچہ رنگ ور وضع اور طبع مین مختلف ہون
لیکن بسبب اصل کے ایک ہی کہلاوینگے یا جیسے ایک درخت کی چار شاخین ہین اگرچہ
پتّا اور پھول کسیکا چھوٹا یا اوسط یا بڑا ہو مگر وہ چار شاخین ایک ہی درخت کی کہلاوینگی
اور پھل سبکا ایک ہی ہوگا یا جیسے ایک مکان کے چار دروازے یا ایک بادشاہ کے
چار وزیر اگرچہ مختلف الوضع ہون لیکن ایک ہی فرقہ کہلائے جاوینگے اسیطرح سے
کوئی فرقے والے ہون لیکن جب ایک کام مین شریک ہون تو ایک ہی فرقے کے
لوگ ہونگے اور ان چار اماموں مین جو کچھ اختلاف ہے یہ کچھ اختلاف اصول نہین بلکہ جزئی
ہے اور جزئی اختلاف سے فرقہ نہین بدلتا دیکھو نورباف کتنی قسم کے ہین کوئی کمخواب
کوئی ساٹن کوئی مشرو کوئی سادہ کپڑا کوئی ریشمی بُنتا ہے لیکن چونکہ بُننا اصل ہے اسواسطے
سب فرقے نورباف کہلاتے ہین اسیطرح سے یہ چار امام بھی مسائل نکالنے مین ایک ہی
اصل کے پیرو ہین اور اکثر وجوب فرائض مین شریک ہین پس انکو چار فرقے کس طرح
کہا جاویگا یہ تو ایک ہی فرقہ ہے جو انکو چار فرقے کہے وہ محض بے علم ہے حتی کہ فرقہ کے
معنی سے بھی واقف نہین اللہ تعالےٰ ایسی غلط فہمی سے بچاوے آمین آمین لامذہب کا
پانچوان سوال اگر یہ چارون مذہب حق ہین تو تعین مذہب واحد کیونکر واجب
ہوا ہم اگر چارون پر چلین تو کیا قباحت ہے **جواب** اہل مذہب سُنو یہی لامذہب

تمھارے اس سوال کا جواب تین طرح پر ہی طرح اول یہ ہی کہ اگر تم چارونپر چلوگے
تو یہ ہمکو بتادو کہ اپنی نسبت کسطرف کروگے نسبت تو ایک ہی طرف ہوتی ہی چار طرف
نہین ہوسکتی اور نسبت کرنا جو امر شرعی ہی یہ تیسرے سوال کے جواب مین ثابت کرچکا ہون
پس اگر نسبت چارونکی طرف نہوسکے تو پھر تمھارا چارونپر چلنا کسطرح ثابت ہوگا مگر
یہ خیال باطل ہوا مناسب ہی کہ توبہ کرو ایسے عقیدے سے اور مدد مانگو خدا سے کہ تمھا
عقیدہ اچھا ہو اور جب تم نسبت چارون طرف نکرسکے تو ضرور ہوا تعین واحد
کیونکہ واحد کی طرف نسبت ہماری بخوبی ہوسکے گی اور اصل ہمکو نسبت ہی کرنا ہی
تو جسمین ہماری نسبت طرف اہل حق کے ہو وہی امر واجب ہی دوسری
طرح وجوب کی یہ ہی کہ جب مذہب کے معنی راہ دین محمدی ہی جسکا ذکر فصل اول مین
ہوچکا تو یہ چار مذہب چار راہین دین محمدی کی ٹھہرین تو جو شخص راہ دین محمدی پر
چلیگا وہ ایک ہی راہ پر چلیگا چار راہ سے چل نہین سکیگا پس جب چار راہون پر
چلنا نہین ہوسکتا تو ضرور ہوا کہ چلنے والا ایک ہی راہ پر چلیگا ہان ایک صورت سے
یہ ہوسکتی ہی کہ ایک راہ سے چلکر دین محمدی مین داخل ہو اور پھر وہان سے پھرے
اور دوسرے راستے سے چلکر دوبارہ دین محمدی مین جائے اسیطرح سے البتہ ہر
راہ پر چل سکتا ہی لیکن اسمین ایک قباحت عظیم ہی کہ انسان دین مین داخل ہوکر اگر
دین سے پھرا تو کافر ہوگیا پس دین مین داخل ہوکر کون پھریگا اسلام کا تو یہ کام
نہین اگر لامذہبی اختیار کرے تو کرسکتا ہی ہم مقلدون کو خداتعالی ایک ہی راہ پر
چلنے کی توفیق بخشے ٭ تیسرا جواب یہ ہی کہ اللہ تعالی نے دسوین پارہ سورۂ توبہ
مین فرمایا ہی اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ زِیَادَۃٌ فِی الْکُفْرِ یُضَلُّ بِهِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا

یحلونہ عاماً و یحرمونہ عاماً الآیہ خلاصہ مطلب اس آیت کا یہ ہی کہ
بندۂ مومن جس چیز کو تیقین حلال جانے ہمیشہ حلال ہی جانتا رہے بلا وجہ اور بلا
دلیل حرمت اوسکو حرام نجانے اور جسکو حرام اعتقاد کرے اوسکو ہمیشہ حرام ہی کہتا
رہے بلا وجہ حلت اوسکو حلال نکہے ایسا نکرے کہ ایک دفع ایک چیز کو حلال اور اوسیکو
بلا سبب حرمت دوسری دفع حرام کہے یہ نشانی کافرون کی ہی جیسا کہ وہ ہمیشہ کیا
کرتے تھے اس آیت سے خدا تعالی نے مسلمان کو ایسی بات سے منع کیا ہی پس
جو شخص کہتا ہی کہ ہم کبھی حنفی کی راہ پر چلینگے اور کبھی مالکی کی راہ پر اور کبھی شافعی
کی راہ پر اور کبھی حنبلی ہوینگے تو ایسے شخص کو ضرور ہوا کہ مطلب اس آیت کریمہ کا سمجھے
اور غور کرے اور مصداق خصلت کفار یحلونہ عاماً و یحرمونہ عاماً نہ ٹھہرے اسلیے
کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہین کہ ائمہ مجتہدین دینی مسائل جزئیہ مین اختلاف کیا ہی مثلاً
امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک دریائی جانورون مین بجز مچھلی کے اور کوئی دوسرا
جانور حلال نہین اور امام شافعی رح کے نزدیک بجز انسان اور خنزیر دریائی کتے دریائی
کے جتنی چیزین دریا مین پیدا ہوتی ہین اور دریا مین رہتی ہین وہ سب حلال ہین اور
امام اعظم رح گھوڑے کے گوشت کو حلال اور امام شافعی حرام کہتے ہین اور سبب اس اختلاف
کا یہ ہی کہ ان چیزون مین دلیل قطعی کسیکے پاس نہین مگر دلائل ظنی سے اور بحکم
حدیث شریعت مختلفہ سے اجتہاد کرکے کسی نے حلال و کسی نے حرام جانا مگر
دونون صاحب کا اجتہاد باعث ثواب کا ہی پس جو شخص حنفی ہی اوسکو چاہیے
کہ امام ابو حنیفہ رح نے مطابق قرآن اور حدیث اور اجماع و قیاس کے جس چیز کو حلال
جانا ہی اور کہا ہی یا جس چیز کو حرام کہا ہی اوسکو یہ بھی ہمیشہ مطابق حکم اونہین کے

حلال یا حرام جانتا ہے اسیطرح جو شافعی مذہب ہی اوسکو بھی واجب ہی جو چیز
شافعیؒ نے حلال یا حرام جانی ہی ویسکے مطابق حلال یا حرام جانتا ہے اسی طرح
ہر شخص کو لازم اور واجب ہی کہ اپنے اپنے امام کی اتباع پوری پوری کرے جو برخلاف
اسکے کریگا اور کبھی حنفی اور کبھی مالکی اور کبھی شافعی بنیگا تو ضرور ہی کہ وہ حلال کو حرام
اور حرام کو حلال سمجھیگا کسی وقت شافعی بنکر تمام دریائی جانورون کو حلال جانیگا
اور کھاویگا اور کسی وقت حنفی بنکر سوا مچھلی کے سب دریائی جانور ونکو حرام کہیگا تو ایسے
شخص پر حکم آیت مذکورہ کا صادق آویگا کیونکہ ایک ہی چیز کو کبھی حلال کہتا ہی اور
کبھی حرام اور خداتعالیٰ ایسے کام کو خصلت کفار کی فرماتا ہی اور مومنونکو ایسے کام
سے منع فرماتا ہی تو مطابق حکم آیت مذکورہ کے تعین مذہب واحد ضرور ہوا کیونکہ بجز
تعین اتباع مذہب واحد اس آیت کے حکم سے بری نہین ہوسکتے اسی سبب سے تعین مذہب
واحد کو واجب جانتے ہین جو شخص واجب جانے وہ فاسق ہی خداوند تعالیٰ ہم مقلدین
کو ایسے آفات سے بچاوے آمین یارب العالمین لامذہب کا چھٹا سوال
تعین مذہب واحد واجب کس طرح سے ہی واجب کی تعریف تو یہ ہی الواجب ما اوجبہ
الشارع صراحۃ یعنے واجب وہ ہی جسکو واجب کرے شارع بالتصریح جواب
اہل مذہب سنو اے لامذہب جو تمنے واجب کی تعریف بیان کی وہ تعریف فرض
کی ہی اور اگر اوسیکو تم واجب کی تعریف جانتے ہو تو فرض کسکو کہتے ہین اوسکی تعریف بتلاؤ
لیکن ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ تم فرض و واجب مین فرق نہین کرسکتے ہو اگر فرق کرسکتے
تو یہ سوال نہین کرتے کیونکہ شارع علیہ السلام کا حکم دو طرح پر ہی ایک صراحتًا دوسرا
کنایتًا جو حکم صریح ہی اوسکو دلیل قطعی کہتے ہین اوس سے حکم فعل حسن جسکا ثابت ہو

وہ فرض ہی اور جو حکم کہ کنایتاً ہی یعنی صریح نہین ثابت ہوتا ہی لیکن ظن سے
ثابت ہوتا ہی وہی واجب ہی تعریف ہر ایک کی یہ ہی قالت الحنفیۃ الفرض
ما ثبت بدلیل قطعی ویثاب فاعلہ ویعاقب تارکہ و یکفر
منکرہ والواجب ما ثبت بدلیل ظنی ویثاب فاعلہ ویعاقب
تارکہ ولا یکفر منکرہ والمندوب ما یثاب فاعلہ و
لا یعاقب تارکہ والحرام ما ثبت بدلیل قطعی ویثاب تارکہ ویعاقب
فاعلہ ویکفر منکرہ والمکروہ ما ثبت بدلیل ظنی ویمدح
تارکہ ویذم فاعلہ والمباح ما لا یتعلق بفعلہ وترکہ مدح ولا ذم
ترجمہ کہا علماے حنفیہ نے فرض وہ ہی جو حکم ثابت ہو دلیل قطعی سے اور ثواب دیا
جاوے فاعل وسکا اور عذاب کیا جاوے تارک اوسکا اور کافر ہووے منکر اوسکا او
واجب وہ ہی جو حکم ثابت ہو دلیل ظنی سے اور ثواب پاوے فاعل وسکا اور عذاب
پاوے تارک اوسکا اور نہ کافر ہووے منکر اوسکا اور مندوب وہ ہی جو ثواب پاوے
فاعل اوسکا اور نہ عذاب پاوے تارک اوسکا اور حرام وہ ہی جو ثابت ہو دلیل قطعی
سے اور ثواب پایا جاوے تارک اوسکا اور عذاب کیا جاوے فاعل وسکا اور کافر
ہووے منکر اوسکا اور مکروہ وہ ہی جو ثابت ہو دلیل ظنی سے اور ممدوح ہو تارک
اوسکا اور مذموم ہو فاعل اوسکا اور مباح وہ ہی کہ نہ متعلق ہو ساتھ فعل اور
ترک اوسکے کے مدح اور نہ ذم ہے پس جب فرض اور واجب کی تصریح ہو چکی تو جانو کہ
اللہ تعالی نے فرمایا ہی فسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون حکم اس آیت
کا اگرچہ عام ہی خاص نہین لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیریت تین قرنون کی

فرمائی اور بعد تین قرون کے زمانۂ شر کی خبر فرمائی پس اوسی تین زمانۂ خیر مین مذاہب
اربعہ نے رواج پایا اور اجماع امت ان چارون مذہب پر قرار پایا اور علماے کبار
عرب وعجم نے اسی آیت سے وجوب اتباع ائمہ کو نکالا ہی کیونکہ اس آیت کے مضمون
مین اگرچہ صریح یہ حکم نہین ثابت ہوتا لیکن ظن سے وجوب اسکا پایا جاتا ہی اور
جو چیز ظن سے ثابت ہووی واجب ہوتی ہی اسواسطے مین تعین مذہب اربعہ
کو واجب کہتا ہون لامذہب کا ساتوان سوال تمام علماے عرب وعجم نے
اتباع مذہب اربعہ پر اجماع نہین کیا ہی کیونکہ ملک اسیر والے مذہب کو نہین مانتے اور
ہند مین بھی بعضے بعضے عالم مذہب نہین مانتے تو کسطرح اتفاق جمیع علما کا اتباع
مذہب پر ہوا جواب اہل مذہب سنو اے لامذہب یہ جو تمنے کہا بڑی غلطی
کی بات ہی کیونکہ جن لوگون نے اختلاف کیا ہی اتباع مذہب کے وجوب مین وہ کی آدمی
ہین اور جن لوگون نے اتفاق کیا ہی وہ کتنے ہین اور جو لوگ مذہب کو واجب کہتے
ہین اور جو لوگ واجب نہین کہتے ہین اگر ان لوگون کا حساب کیا جائے تو شاید لاکھ
مذہب پر قائم رہنے والون اور مذہب کو واجب جاننے والون مین ایک مذہب کا
واجب نہ جاننیوالا ملے یا نہ ملے ہمین بھی شک ہی بالفرض اگر ایک ہوا تو بھی لاکھ
کے سامنے ایک کی کیا حقیقت ہی اور لاکھ آدمی کے سامنے اوسکے قول کی کیا سند
ہان وہ شاذ کہا جائیگا و الشاذ کالمعدوم ہی علاوہ یہ ہمارے دین کے
ملک مین جسکی تعریف خدا تعالی خود فرماتا ہی اور اوسکو بلد الامین خطاب کرتا ہی یعنے
مکۂ معظمہ مین یہ چار مذہب کے عالم لوگ اور مقلدین اونکے موجود ہین اور وہان کے عالمون
مین کسیکا اختلاف اتباع مذہب کے وجوب مین پایا نہین جاتا اور جس شہر کی تعریف رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے ان الدین لیاذر الی الحجاز کما تاذر الحیۃ الی
جحرھا ترجمہ تحقیق دین سمٹ آویگا طرف حجاز کے جیسا سمٹ آتا ہے سانپ
اپنے سوراخ مین فائدہ حجاز مکے سے مدینے تک کو کہتے ہین اور یہی دونون دین
شہر ہین اور وہین سے دین پیدا ہوا ہے اور پھیلا ہے اور آخر کو وہین باقی رہیگا پس
جب مکے اور مدینے مین اور روم اور شام اور بلخ اور بخارا اور مصر اور عراق اور سواے انکے
جو بڑے بڑے ملک اسلام کے ہین اونمین کسی عالم کا اختلاف اتباع مذاہب اربعہ کے وجوب
مین نہین ہوا تو بیچارے اسیر والون کو کون پوچھتا ہے علاوہ برین اسیر مدینے کے پورب
طرف واقع ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پورب سے دجّال اور اوسکے گروہ
نکلینگے پس ہوسکتا ہے کہ یہ حدیث اسیر والون کی شان مین ہو اور عبد اللہ وہابی جو
مکّے والون کو مشرک کہتا تھا وہ بھی اوسی ملک کا باشندہ تھا پس جو لوگ اونھین
کے گروہ مین داخل رہنے کا ارادہ کرینگے وہ البتہ اونکی دلیل قبول کرینگے اور ہم تو ہمیشہ
خدا سے دعا کرتے ہین کہ مکے اور مدینے کے رہنے والون مین سے گنے جائین اور جو بعضے
بعضے ہند کے کٹھ ملّا لکھے نہ پڑھے نام محمد فاضل ہین اونھین نے اتباع مذاہب مین
اختلاف کیا ہے اونکو کون پوچھتا ہے اور اونکی بات کو کون قبول کرتا ہے ہان جو بڑے بڑے
عالم ملک ہند مین تھے جن سے ملک ہند مین علم جاری ہوا اور علم حدیث عرب سے ہند مین آیا اگر
وہ لوگ اختلاف کرتے تو بھی ایکبات تھی مگر اون لوگون نے مثل علماے عرب کے اتباع
مذاہب اربعہ کو واجب کہا ہے چنانچہ مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور مولانا شیخ
عبد الحق محدث دہلوی اور مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی اور مولانا عبد العلی بحر العلوم
اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی اور سواے انکے اسیطرح سے جو بڑے بڑے عالم ہند مین

ہین اون لوگون نے وجوب اتباع مذہب پر اتفاق کیا ہی اور ہم مقلدین کو
بڑہی جماعت کی تابعداری کرنا واجب ہی کیونکہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار ترجمہ پیروی کرو تم بڑی
جماعت کی پس تحقیق جو جدا ہوا جماعت سے ڈالا جاویگا آگ مین پس مطابق فرمان
عالیشان رسول حق سبحانہٗ کے ہم لوگ اتباع سواد اعظم کی کرتے ہین اور بڑی جماعت
سواے مقلدین ائمہ اربعہ کے کسی اور فرقے والے کی نہین ہی جیسا کہ مشاہدہ مین آتا ہی
لامذہب کا آٹھوان سوال اتباع مذاہب ائمہ اربعہ کو کس عالم نے اور کون سی
کتاب مین واجب لکھا ہی جواب اہل مذہب سنو اے لامذہب اتباع مذاہب ائمہ
اربعہ کو علماے سلف سے آج تک سبھی واجب کہتے آئے ہین اگر سبکا نام لکھون
تو صرف اونکے نام ہی سے ایک کتاب بڑی ہو جاوے اور جن کتابون مین اتباع
مذاہب اربعہ کو واجب لکھا ہی وہ بھی بہت ہین لیکن چند عالمون اور چند کتابون کا
نام لکھتا ہون تا کہ تم واقف ہو جاؤ ابن حجر مکی شافعی رح نے اپنی کتاب فتح المبین شرح
اربعین مین اور ابراہیم مالکی رح نے اپنی کتاب فتوحات وہبیہ شرح اربعین نوویہ مین اور شیخ
ابن ہمام کمال الدین رح نے اپنی کتاب تحریر الوصول مین اور امام سنوانی رح نے شرح
منہاج الوصول مین اور مولانا شیخ احمد رح نے تفسیر احمدی مین اور مولانا شاہ ولی اللہ
محدث دہلوی رح نے اپنی کتاب انصاف اور کتاب عقد الجید مین اور مولانا شیخ عبد الحق
محدث دہلوی رح نے اپنی کتاب شرح سفر السعادت مین اور شیخ عبد الوہاب مالکی رح نے
اپنی کتاب میزان مین اور حجۃ الاسلام امام غزالی شافعی رح نے اپنی کتاب احیاء العلوم
مین اور قاضی ثناء اللہ رح نے اپنی کتاب تفسیر مظہری مین اور صاحب بحر الرائق رح نے

اپنی کتاب اشباہ مین اور شامی نے شرح در المختار مین اور صاحب در المختار نے اپنی کتاب
در مختار مین اور ابو بکر رازی نے اپنی کتاب نقایہ مین اور قہستانی نے شرح مختصر الوقایہ
مین اور مولانا شاہ عبد العزیز نے اپنی کتاب تحفہ اثنا عشریہ مین اور سوالات عشرہ مین اور
صاحب قنیہ نے اپنی کتاب مین اور مولانا سیوطی نے جزیل المذاہب مین اور جلال الدین
محلی نے شرح جمع الجوامع مین اور صاحب ترویج نے اپنی کتاب مین اور ملا علی قاری
نے اپنی کتاب مین اور صاحب خزانة الروایات نے اپنی کتاب مین اور مولانا بحر العلوم
نے شرح تحریر ابن ہمام مین اور اسیطرح سے بہت عالمون نے اپنی اپنی کتاب مین
اتباع مذاہب ائمہ اربعہ و تعیین مذہب احد کو واجب لکھا ہی اور جو خلاف ان مذاہب
اربعہ کے ہی اونکو فرقہ ناریون مین اور بدعتیون مین داخل کیا ہی لا مذہب کا
نوان سوال آپ نے صرف عالمونکا اور کتابون کا نام ہی لکھا مگر اون کتابونکی
عبارت نہین لکھی اور بے عبارت لکھے ہم لوگ کسطرح سے اعتبار کرین کہ آپ کا
لکھا سچ ہی یا نہین جواب اہل مذہب سنو اے لا مذہب اگر ہم ان کتابون مذکورہ
کی تمام دلیلین اس کتاب مین داخل کرون تو یہ کتاب بہت طول ہو جاویگی اور اگر
صرف عربی عبارت ہی اونکی لکھی جاوے تو اوس سے فائدہ عام مومنین متصور نہین
ہی لہذا مختصر اون عبارتون کا صرف ترجمہ اردو زبان مین لکھے دیتا ہون تا کہ جمیع
مومنین کو فائدہ تامہ ہو کہا ابراہیم مالکی محدث نے اپنی کتاب فتوحات وہبیہ شرح
اربعین نوویہ مین کہ زمانہ صحابہؓ مین تقلید تھی مگر بعد زمانہ صحابہؓ کے تقلید واجب ہوئی
مگر سوا انے ان چار امامون کے کہ وہ امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی اور حنبل ہین
اور کسیکی نہین اور ایسا ہی کہا ابن حجر مکی شافعی نے کتاب فتح المبین شرح اربعین کی

اٹھائیسوین حدیث کی شرح مین کہ تقلید نہ تھی زمانے مین صحابہؓ کے مگر واجب ہوئی
تقلید ان چار امامون کی اور سوائے انکے اور کسیکی تقلید جائز نہین اور کہا نہایۃ المراد
شرح مقدمہ ابن عماد مین کہ زمانے ہمارے مین تحقیق منحصر ہوئی تقلید ان مذاہب
اربعہ مین اور کہا شیخ کمال الدین ابن ہمامؒ نے تحریر الوصول مین کہ نہین واجب تقلید
کسیکی سوائے ان مذاہب اربعہ کے اور کہا شیخ احمدؒ نے تفسیر احمدی مین ففھمناھا
سلیمان جو آیت قرآنی ہو اوسکی تفسیر مین قد وقع الاجماع علی ان الاتباع
انما یجوز للائمۃ الاربعۃ ترجمہ تحقیق ٹھہر گیا اجماع اسبات پر کہ اتباع نہین
جائز مگر ان چار امامون کی اور قاضی ثناء اللہؒ نے تفسیر مظہری مین تحت آیت اربابًا
من دون اللہ کے تحریر فرمایا ہے فان اھل السنۃ والجماعۃ قد افترقت بعد
القرون الثلثۃ او الاربعۃ علی اربعۃ مذاھب ولم یبق فی الفروع سوا
ھذہ المذاھب الاربعۃ فقد انعقد الاجماع المرکب علی بطلان قول
یخالف کلھم فقد قال اللہ تعالی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا
تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَہَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِیْرًا ترجمہ کہ تحقیق اہل سنت وجماعت فرقہ
فرقہ ہوگئے بعد قرون ثلثہ یا اربعہ کے اوپر چار مذہب کے اور نہ باقی رہا کوئی مذہب
مسائل مین سوائے ان مذاہب اربعہ کے پس تحقیق منعقد ہوا اجماع مرکب اوپر
باطل ہونے اوس قول کے جو مخالف ہو ائمہ اربعہ کے فرمایا اللہ تعالی نے جو تابعداری نہ
کرے سوائے راہ مومنون کے تو ہم پھیرینگے اوسکو اوسطرف جدھر پھرا اور ہم
ڈالینگے اوسکو جہنم مین اور وہ بری جگہہ ہے اور کہا شیخ عبد الحق محدث دہلوی
نے شرح سفر السعادت مین کہ مصلحت اور بہتری دین محمدی کی تابعداری مین ان

چار مذہب کے ہی اور کہا مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اپنی کتاب انصاف
اور عقد الجید مین کہ اتباع مذاہب اربعہ جو رائج ہوا ہی بعد دو سو برس کے واجب ہی قبول
کرنا اوسکا اور کہا عبد الوہاب شعرانی نے کتاب میزان الصغریٰ مین کہ جو شخص نہین
پہونچا ہی مرتبے اجتہاد کو اوسپر واجب ہی تقلید ائمہ اربعہ کی کیونکہ اسی مین راہ ہدایت
کی ہی اور کہا انھی صاحب نے کتاب میزان الشعرانی کے صفحہ چوبیس مین کہ غیر مجتہد
کو تقلید مذہب معین کی واجب ہی تاکہ نہ پڑے گمراہی مین اور اوسی کتاب کے صفحہ
اٹھتیس مین لکھا ہی کہ تھے سید علی الخواص حکم کرتے جب کوئی پوچھتا تقلید مذہب
معین کو کہ ہان واجب ہی اور اوسی کتاب کے صفحہ اڑسٹھ مین لکھا ہی کہ تمام علمانے
تصریح کردی ہی کہ تقلید مذہب معین کی واجب ہی غیر مجتہد پر اور کتاب تحریر الوصول
مین لکھا ہی کہ جائز نہین عامی کو یہ کہ تقلید کرے صحابہؓ کی بلکہ اوسپر واجب ہی کہ
تقلید کرے اونکی جنھون نے قواعد دین کے درست کیے یعنی حنفی مالکی شافعی
حنبلی کی اور محی الدین نووی نے کتاب روضۃ الطالبین مین لکھا ہی کہ ختم ہوگیا
مرتبہ اجتہاد کا ان ائمہ اربعہ پر اور واجب ہوگئی تقلید اونکی پس جسکا جی چاہے جس
مذہب کو اختیار کرے اور مولانا عبد العلی بحر العلوم نے شرح تحریر ابن ہمام مین لکھا ہی
غیر مجتہد پر واجب ہی تقلید ائمہ اربعہ کی پس اسیطرح سے تمام علماے سلف نے
اس مذاہب اربعہ کی اتباع کو واجب لکھا ہی پس مناسب ہی جمیع مومنین کو کہ اس
اتباع کو موجب راہ نجات کا جانکر اور اس چار مذہب کے قرار پانیکو مرضی الٰہی اور
خوشنودی حضرت رسالت پناہی سمجھکر اس مذاہب اربعہ کی اتباع پر قائم اور مستعد
رہین اور لامذہب نہ بنین اور لامذہبون کے فریبون سے اپنی جان اور ایمان کو بچاتے رہیں

ایسا نہو کہ انکے فریب مین آکر دین و ایمان کو برباد کرین اللہ ہم مومنین مقلدین کو
پیروی سنت رسول رب العالمین عطا فرماوے آمین آمین آمین یارب العالمین

خاتمۂ کتاب

گنہگار خاکسار امیدوار مغفرت پروردگار مصنف اس رسالہ کا خدمت مین برادران
دین مقلدین ائمہ مجتہدین کے یہ عرض کرتا ہی کہ اگرچہ سوالات و اہیات و خرافات
لامذہب کے بہت سے ہین اگر سبکا جواب دیا جاوے تو یہ رسالہ مختصر ایک دفتر ہوجاوے
اور یہ مجھکو منظور نہین اسواسطے صرف نو سوالون کا جواب بطور مختصر لکھدیا تاکہ
مقلد مقابل مین لامذہب کے الزام سے بچین اور اونکے سوالون کا جواب دین اور
چند نصائح بھی عرض کرتا ہی اسکو بھی بگوش ہوش سنیے **نصیحت اول**
یہ ہی کہ جب زمانہ خیر القرون کا گذر گیا بلکہ بعد اوسکے بھی ہزار برس گذر گئے مگر کسی نے
لامذہبون کا طریقہ نہ نکالا مگر اس زمانہ شر القرون مین چند سال سے یہ فرقہ ملک
ہند و بنگالہ مین نکلا ہی اور اس فرقے مین بھی آپسمین اتفاق نہین ایک دوسرے کو
برا کہتے ہین عبد اللہ ساکن مؤجھاؤ جنکا خطاب ہی اونکے تابعدار مولوی عبد الرحمن
کے تابعدارون کو برا جانتے ہین اور بدعتی سمجھتے ہین اور وہ اونکے تابعدارون کو
برا کہتے ہین انھون نے شیوہ یہودیون اور نصرانیون کا سیکھا ہی کہ وہ لوگ
آپسمین ایک دوسرے کو برا کہتے ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَقَالَتِ الْيَهُودُ
لَيْسَتِ النَّصَارَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَىٰ شَيْءٍ
الآیہ اور کہا یہودیون نے نہین نصاری کسی چیز پر اور کہا نصاری نے نہین یہود
کسی چیز پر غرض اسیطرح سے یہ بھی ایک دوسرے کے تابعدارون کو برا جانتے ہین

اور جتنی گروہ کے جتنے لوگ ہین وہ سب بالاتفاق اچھے ہین اور آپسمین محبت اور
اتفاق رکھتے ہین اور ایک دوسرے کو برا نہین کہتے ہین دیکھو عرب مین خاص مکہ
معظمہ مین چارون امام کے مصلے موجود ہین اور چارون امام کے متبع ایک
دوسرے کے پیچھے بلا وسواس نماز پڑھتے ہین کبھی کسی سے قصہ و فساد نہین
ہوتا ہی برخلاف اوسکے یہان کے نیا مذہب نکالنے والے اگر کسی ایک مسجد اہل
مذہب مین جمع ہو جاوین تو کیسا فساد عظیم برپا کرتے ہین کہ مسجد کو بھٹیار خانہ
بنا دیتے ہین اللہم احفظنا من فسادہم ان اطوارون سے بھی اونکے
فتنے کا بانی ہونا ثابت ہوتا ہی علاوہ بہرین اون فرقون کے جو عالم ہین اونھون نے
عجب ڈھنگ نکالا ہی کہ اپنی اپنی جماعت مین ایک ایک سردار جو نرا جاہل و اجہل
و ظالم و اظلم ہوتا ہی رکھتے ہین تاکہ اوس سے تابعدارون کے امور دینی بلکہ دنیاوی
مین بھی مشورہ لین اور وہ بحکم اپنی سرداری کے کبھی کسی پر بسبب قضا کرنے نماز کے
دو روپیہ چار روپیہ کفارہ لیتا ہی اور کبھی زنا کرنے والے سے بھی دس بیس پچاس ساٹھ
روپے کفارہ لیتا ہی حالانکہ یہ کفارہ لینا بالکل حرام ہی خلاف حکم شرع نہ حکم خدا نہ حکم
رسول یہ فعل شیطان نامعقول کا ہی اللہ بچاوے ہمکو ایسی بری باتون سے مناسب
ہی مقلدین کو کہ اونکی باتین نہ سنین اور اونکی مجلسون مین نہ بیٹھین کیونکہ مولانا روم نے فرمایا ہی
صحبت صالح ترا صالح کند ٭ صحبت طالح ترا طالح کند ٭ اسکا ترجمہ یہ ہی کہ نیک کی
صحبت مین نیک ہوویگا تو اور بد کی صحبت مین بد ہی ہوویگا تو + اور خیال
اس بات کا کرین کہ ہزار برس کے اندر کتنے اولیا و غوث اور قطب و ابدال اور
شیوخ اور متقی اور صالحین اور شہدا اس چار مذہب کے مقلد ہوتے آئے ہین اور وہ لوگ

بیشک جنتی تھے پس ہمکو بھی اونھین کے گروہ مین داخل رہنا چاہیے تاکہ نجات
پانے والے ہون دوسری نصیحت جانو اے بھائیو کہ ان دنون مین عالم پانچ
طرح کے ہین ایک ۱ پکے مقلد بالمذہب دوسرے ۲ راجع بلامذہب تیسرے ۳ بین بین او
چوتھے ۴ مائل بہ بدعت اور پانچوین ۵ پورے لامذہب پکے مقلد وہ ہین کہ کسی طرح سے
اونکے اقوال اور افعال مین لامذہب کی بو بھی نہین پائی جاتی ہی اور وہ ٹھیک ٹھیک
عقائد سنت و جماعت کا رکھتے ہین اور وہ مسلمان کلمہ گو گنہگار کے جنازے کی نماز پڑھنا
اور اون سے سلام علیک و مصافحہ کرنا اور اونکے سلام کا جواب دینے کو درست جانتے
ہین اور اونکی بیمار داری مین شریک ہوتے ہین اور کلمہ گو کو اگرچہ گنہگار گناہ کبیرہ کا ہو مسلمان
جانتے ہین اور اپنے تئین مقلدین ائمہ اربعہ رکھتے ہین اور اپنے دین و مذہب کی نسبت طرف
ایک امام کے کرتے ہین مثلاً حنفی یا مالکی یا شافعی یا حنبلی رکھتے ہین اور منہیات شرع
سے باز رہتے ہین اور امور شرعی کے بجا لانے مین مستعد رہتے ہین دوسری قسم کے
عالم جو راجع بلامذہب ہین اونکا طور یہ ہی کہ وہ لامذہب کے چال چلن کی تعریف بیان
کرتے ہین اور گنہگار کلمہ گو کی نماز جنازہ اور سلام سے نفرت کرتے ہین اور اون سے
مصافحہ نہین کرتے اور اونکی بیمار داری مین شریک نہین ہوتے ہین مگر ظاہرا اپنی نسبت
طرف حنفی کے کرتے ہین اور اگر کسی نے کہا کہ عقائد حنفیہ مین گنہگار کلمہ گو کو مسلمان
جانتے ہین تو وہ جواب دیتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذہب بانٹ نہین
دیا ہی فقط یہ صرف اونکی شرارت ہی اللہ تعالی بچاوے اونکے شر سے تیسرے عالم جو بین
بین ہین اونکا حال یہ ہی کہ وہ جہان جیسا موقع اور محل ہو اوہان ویسا ہی بنتے ہین
اور جب جیسا مناسب دیکھا ویسا ہی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بھائی ہمکو کسی کے بھلے

اور مذہب سے کیا کام خدا کے بندے سب اچھے ہین جو ہون سو ہون کلمہ گو تو
ہین وہ بُلّاے حلوا خور ہین اونکو صرف حلوا روٹی سے کام رہتا ہی چوتھی قسم کے
عالم جو مائل بہ بدعت ہین اونکا حال یہ ہی کہ مقلد مذہب حنفی اپنے تئین کہکر امور
ممنوعات شرعیہ مثل تعزیہ پرستی اور پیر پرستی اور درگاہ پرستی اور قبر پرستی مین
سمجھتے ہین اور رسوم ممنوعات شادی اور غمی مین ایسے بجالاتے ہین کہ اسلام اور کفر
مین کچھ فرق نہین رہتا ہی اور پابند رسوم جاہلیت کے ایسے ہوے ہین کہ منہیات اور
ممنوعات احکام شرعی کو واجب اور لازم سمجھکر بجالاتے ہین نکاح ثانی کے کرنے والے اور
کرنے والیون کو بدتر زنا کرنے والے اور زنا کرنے والیون سے جانتے ہین اور اونسے جو
اولاد ہو اوسکو مثل حرام زادے کے تصور کرتے ہین اور نکاح ثانی کے جائز کرنے والے
عالمون کو رذیل جانتے ہین حالانکہ جو ایسا کہیگا امت محمدی سے دور ہوگا کیونکہ نکاح
ثانی کرنے اور کرا دینے کا حکم صریح آیت قرآن سے ثابت ہی مگر وہ جاہل نہین جانتا اور
اپنی بے علمی پر فخر کرتے ہین اور ارکان اسلام یعنی نماز روزہ حج زکوٰۃ کو صرف زبانی
جمع خرچ جانتے ہین اور ادا کرنے مین اوسکے ایسی غفلت کرتے ہین کہ پناہ خدا کی
اور آنکھ کھول کر قرآن او حدیث اور اجماع اور قیاس کو نہین دیکھتے ہین اور نہ نہین جانتے
کہ حکم خدا جمیع مومنین پر جو جس لائق ہو فرض ہی یعنی جو شخص زکوٰۃ کے قابل ہی اوسپر
زکوٰۃ اور جو حج کے لائق ہی ہو سپر حج مگر نماز اور روزہ یہ سب پر فرض ہی کسیکو معاف
نہین اور کوئی وقت ایسا نہین کہ نماز معاف ہو سوائے حالت حیض و نفاس کے اور جو
فرض خدا کا ہی وہ نہ ادا کرنے سے ہمیشہ اوسکی گردن پر قرضدار رہیگا فقط پانچوان قسم عالم
جو بے لا مذہب ہین اونسے تو خدا کی پناہ وہ تو بالکل کلمہ گو مسلمان کو جو انکے طریقے پر

نہین ہین اور اونکی جماعت کے عالمون کے سواے اور کسی عالم دیندار کو اپنا پیشوا جانتے ہین اون سبکو بدعتی اور مشرک سمجھتے ہین اور انسے سلام مسنون نہین کرتے ہین اور گنہگار کلمہ گو کو مسلمانون مین نہین جانتے اور اگر کوئی مسلمان سلام مسنون کرتا ہی تو اوسکو ہلاک الله کہتے ہین حالانکہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا ہی عن انس ما من احد یشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله صدقا من قلبه الا حرمه الله علی النار ترجمہ بخاری اور مسلم مین حضرت انس سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کوئی ایسا آدمی نہین جو اسکی گواہی دیتا ہو اپنے سچے دلسے کہ کوئی بندگی کے لائق نہین سواے خدا کے اور بیشک محمد اوسکا بندہ اور رسول ہی مگر خدا تعالیٰ اوسپر دوزخ حرام کریگا اور فرمایا رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے ابوذر رض سے اتانی جبرئیل وبشرنی انه من مات من امتک لا یشرک بالله شیئ دخل الجنة قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق الحدیث بخاری اور مسلم مین ابوذر رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے پس اونھون نے مجکو بشارت دی کہ جو کوئی مریگا تمھاری امت سے اس حالت پر کہ شرک نکرتا ہو الله کے ساتھ کسی چیز کا تو وہ بہشت مین داخل ہوگا ابوذر رض نے کہا اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے تو بھی بہشت مین داخل ہوگا حضرت صلعم نے فرمایا کہ ہان اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے آخر حدیث تک پس دیکھو رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے گنہگار مسلمان کو جنتی فرمایا اور مومن کے سواے کوئی جنتی نہین ہوگا لیکن یہ فرقہ لامذہب گنہگار مومن کو مومن نہین جانتا ہی یہ عقیدہ خارجیون کا رکھتے ہین علاوہ برین علماے مکہ و مدینہ کو بدعتی جانتے ہین باوجودیکہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے مکہ اور مدینہ کی کیسی تعریف فرمائی ہی اور مکہ شریف اور مدینہ منورہ ایسی جگہہ ہی کہ جہان دجال کا

دخل نہو گا اور جسوقت دجال نکلیگا سوا سے مکے اور مدینے مدکے سب ملک مین دخل کریگا لیکن مدینے کے اوپر اللہ تعالے فرشتون کو نگہبان بھیجیگا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عن ابی ھریرۃ یأتی المسیح من قبل المشرق وھمّہ المدینۃ حتی ینزل دبر احدٍ ثم تصرف الملائکۃ وجھہ قبل الشام وھنالک یھلک مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا دجال پورب کی طرف سے اور قصد اوسکا ہوگا مدینے کا یہان تک کہ کوہ احد کے پیچھے اوتریگا پھر فرشتے اوسکا منھ پھیر دیوینگے شام کی طرف اور وہین جاکر ہلاک ہوجاویگا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عن ابی بکرۃ لاتدخل المدینۃ رعب المسیح الدجال لھا یومئذ سبعۃ ابواب علی کل باب ملکان بخاری مین ابی بکرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے مین نہ آویگا خوف مسیح دجال کا اوس دن مدینے کے سات دروازے ہونگے اور ہر دروازے پر دو فرشتے چوکیدار رہینگے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عن انس لیس من بلدٍ الّا سیطأہ الدجال الا مکۃ والمدینۃ لیس نقب من انقابھا الا علیہ الملائکۃ صافین یحرسونھا فتنزل السبخۃ ثم ترجف المدینۃ باھلھا ثلثۃ رجفات فیخرج الیہ کل کافرٍ ومنافقٍ بخاری مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کوئی ایسا شہر نہین کہ جسکو دجال نہ روندیگا یعنی سب جگہہ اوسکا عمل دخل ہوگا سوا سے مکے اور مدینے کے اور مدینے کے دروازون سے کوئی دروازہ ایسا نہوگا کہ جسپر فرشتے قطار باندھے نگہبانی نکرتے ہونگے سو دجال اوتریگا مدینے کے قریب کنارۂ زمین بلند مین پھر کانپیگا مدینہ تین دفع تاکہ نکل جاوین سب کافر اور منافق طرف دجال کے پس جس شہر کی کفر حضرت نے کی اور جسکا نگہبان اللہ تعالی ہو وہان کے لوگون سے بغض اور عداوت

یہ فرقہ لامذہب رکھتے ہین سوائے اسکے جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چراغ اپنی امت کا
فرمایا اوسکا تو نام لیتے سے اونکے بدن مین آگ لگ جاتی ہی اور جہان کسی نے امام ابو حنیفہ (یعنی امام ابو حنیفہ ۱۲)
کی تعریف کی تو دو سو ویقت زبان طعن و تشنیع کی امام ممدوح پر دراز کرتے ہین امام ابو حنیفہ
کا نام اونکے واسطے ایسا ہی جیسا کافرون کے واسطے حضرت عمرؓ کا نام اس گروہ لامذہب کو
نظر تحقیق کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ انکے ظاہر ہونے کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے کلام معجز مین صحیح بیان کردی ہی کیونکہ جس حدیث مین تہتر فرقے کا بیان ہی
اوسکے آخر مین فرمایا ہی کہ ایک قوم نفسانیت بھری پیدا ہوگی پس ان گروہ لامذہب اور
انکی قوم مین جیسی نفسانیت آگئی ہی ایسی ہی مثل ہڑک کی بیماری کے یعنی کتا کاٹنے
سے جو بیماری ہوتی ہی اور اوس بیماری کے سبب سے آدمی پاگل ہوجاتا ہی اور بعد دیوانہ
ہوجانے کے کوئی علاج سودمند نہین ہوتا اوسی طرح یہ قوم بھی نفسانیت کی بیماری
مین پاگل ہو رہی ہی اور ہزار نصیحت سے علاج کیا جاتا ہی مگر وہ اچھے نہین ہوتے سوائے
اسکے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے بھی فرمان سے یہ لامذہب فرقہ گمراہ معلوم
ہوتا ہی کہا علی رضی اللہ عنہ نے عن عبد اللہ بن مغفلؓ قال سمعت امیر المومنین
علي بن ابي طالب رضي الله عنه يقول الا انبئكم برجل من كوفان من
بلدتكم هذه او من كوفتكم هذه يكنى بابي حنيفة قد ملئ قلبه
علما وحكما وسيهلك به قوم في اخر الزمان الغالب عليهم
التنافر يقال لهم البنانية كما هلكت الرفضة بابي بكر وعمر ترجمہ روایت ہی عبد اللہ
بن مغفلؓ سے اوسنے کہا سنا مین نے امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرماتے
تھے کیا مین تمکو نہ خبر دون کہ تمہارے ایک شہر کوفان مین سے یا کہ فرمایا تھا اس شہر کوفے

مین سے ہوگا ایک شخص کہ کنیت اوسکی ابوحنیفہ ہوگی بیشک بھرا ہوا ہوگا اوسکا دل علم اور
حکمت اور دین کی سمجھ سے اور قریب ہی کہ اوسکی عداوت کے سبب سے ایک گروہ ہلاک ہونگے
آخر زمانے مین اوس گروہ پر غالب ہوگی نفرت ابوحنیفہ کی یعنے اونکی تابعداری سے نفرت
کرینگے اونکو بنانیہ بولتے ہین پس وہ ہلاک ہونگے جیسے ہلاک ہوے رافضی لوگ ابوبکرؓ اور
عمرؓ کی عداوت سے ۔ فائدہ اس قول سے بخوبی ثابت ہوا کہ جسطرح رافضی لوگ بغض اور
عداوت حضرت صدیقؓ سے ہلاک ہوے اور جہنمی بنے اوسیطرح سے قوم بنانیہ بھی حضرت
امام ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے بغض مین ہلاک ہوگی اور قوم بنانیہ سوے اس فرقۂ لامذہبی کے
دوسری نہین ہی کیونکہ یہ جیسی عداوت امام ممدوح سے یہ رکھتے ہین دوسری کوئی قوم
نہین رکھتی ہی بہرصورت یہ فرقۂ لامذہبی بیشک فرقۂ گمراہ ہی اسمین کسیطرح کا شک و
شبہ باقی نہین ہی اے بھائیو خبردار اور ہوشیار ہو جاؤ اور کبھی لامذہبون کے فریب آمیز
باتون پر نہ بھولو یہ قوم ظالمین ہین کہ اپنی جان پر ظلم کرتے ہین اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہی
فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ یعنی نہ بیٹھو بعد نصیحت کے ظالمون کے
پاس اللہ تعالیٰ بچاوے ہم مقلدین کو اس آفت سے تیسری نصیحت یہ ہی جانو
اے بھائیو کہ ان لامذہبون مین چند فریب ہین کہ ان فریبون سے بیچارے مقلدین
کو اپنے دام مین لاتے ہین اون فریبون کو ہم لکھے دیتے ہین تاکہ مقلدین اوس سے واقف
ہو جاوین فریب پہلا یہ ہی کہ یہ لوگ تقلید کو حرام کہکر بیچارے نادان کو بہکا دیتے ہین
اور جاہلون کے سامنے آیہ قرآن مجید جو کافرون کی شان مین نازل ہوئی ہی
پڑھتے ہین اور اوسکا ترجمہ اولٹا سیدھا لکھ کہتے ہین دیکھو قرآن مین تقلید کو حرام
لکھا ہی بیچارے سُنّی مسلمان عوام حرام کا نام سُنکر ڈر جاتے ہین کہ شاید تقلید کرنے سے

حرام کا نہو جاوین اور یہ نہین جانتے کہ اتباع ابراہیم علیہ السلام کی طریقت پانے کے واسطے
نے کی ہے دوسرا فریب یہ ہے کہ جھوٹ جھوٹ بہت سے عالمون کا نام لیکر کہتے ہین کہ
اون لوگون نے اتباع ائمۂ اربعہ کو حرام لکھا ہے حالانکہ یہ محض جھوٹ ہے اگر اتباع حرام
ہوتی تو اتباع ابراہیم علیہ السلام کی کیون نبی علیہ السلام کرتے تیسرا فریب یہ ہے کہ مومنین
مقلدین کم علم کو شک دلانے کے واسطے کہتے ہین کہ حنفی مذہب چار شخص نے ملا کر نکالا
جسطرح تم چار شخص ملکر حنفی کہلاتے ہو اسیطرح ہم لوگ چار امام کو ملا کر محمدی اپنے تئین
کہتے ہین لیکن یہ نہین جانتے کہ جتنی امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین سب محمدی
ہین چوتھا فریب یہ ہے کہ مقلدین ائمۂ دین کے سامنے بہت روتے ہین اور کہتے ہین کہ
بھائیو ہمنے گھر بار دین محمدی جاری کرنے کے واسطے چھوڑ دیا ہے ہماری جان جاوے
تو حرج نہین ہم تمکو بہکانے نہین آئے راہ حق بتانے آئے ہین ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے حکم پر چلتے ہین حنفی مالکی شافعی حنبلی ہم نہین جانتے ہین لیکن اگر کوئی اونسے
پوچھے کہ تمھاری یا ہمارے زمانے کی تعریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے
یا نہین اسکا جواب وہ کیا دین معلوم نہین پانچوان فریب جاہلون سے کہتے ہین کہ
ایک اللہ اور اللہ کا رسول سوے اوسکے اور کون ہے کہ اوسکو ہم مانین ہم لوگ محمد کی
امت ہین اور محمدی مذہب کہتے ہین اور کسیکو نہین مانتے ہین سواے خدا کے اور کسیکو ماننا
شرک ہے چھٹا فریب یہ ہے کہ جتنے عالم دیندار ہین سبکو عیب لگاتے ہین کسیکو پیٹ کا عالم
اور کسیکو انگریز کا نوکر اور کسیکو بدعتی اور کسیکو نماز مین سستی کرنے والا کہکر بیچارے
جاہلون کو بد اعتقاد کر دیتے ہین ساتوان فریب یہ ہے کہ اپنے عالمون کی ایسی تعریف
کرتے ہین کہ بیان سے باہر اور انکو ہادی دین جانتے ہین اگرچہ وہ محض جاہل ہون

ت کو حرام کہتے ہین اور اوس سے مثل حرام کے پرہیز کرتے ہین
اور کہتے ہین کہ مباح کوئی چیز نہین اللہ نے حلال کیا ہے یا حرام مباح کے کہنے والے تو ڈھیلا
مسئلہ بتانے والے ہین نوان فریب نماز کی تاکید خوب کرتے ہین گرمی ہو یا جاڑہ ہر نماز کو
ایسے وقت پڑھتے ہین کہ وقت کے آنے مین شک ہوتا ہے اور مستحب وقت پر نماز پڑھنے والونکو
نماز کا برباد کرنیوالا کہتے ہین دسوان فریب جمیع مومنین کو جو پابند نماز روزہ کے نہین ہین
مشرک اور کافر کہکر جاہلون کو فریب دیتے ہین گیارہوان فریب جو مسلمان کہ پابند شرع
کے نہین ہین اونکے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا نہین کھاتے اور اوس کھانیکو
حرام کہتے ہین لیکن پھر اوسکو خرید کرکے کھانا درست جانتے ہین بارہوان فریب
کسی عالم دیندار سے ملاقات نہین کرتے ہین تاکہ بیچارے نادانون کے دل مین بداعتقادی
پیدا ہو تیرہوان فریب جاہلونکے سامنے بہت روتے ہین اور لوگون کو بھی رولاتے ہین
اور کہتے ہین بھائی دنیا بری چیز ہے حق بات کہنے والے کم ہین دنیا کے کمانیوالے بہت
حق بات کے کہنے والون کو بہت لوگ برا کہتے ہین جو کوئی تمکو برا کہے کہنے دو اپنی راہ کو کبھی
مت چھوڑو غرض اسیطرح سے بہت سے فریب دیکر بیچارے نادانون کو اپنے قبضے مین
لاتے ہین اے برادران دین مقلدین مجتہدین ان سب فریبون سے تم بچتے رہو کیونکہ شیطان
نے آدم علیہ السلام کو رو کر اور اپنا رونا دکھا کر اوس درخت کو کہ جسکے پاس خدا نے جانیکو منع
کیا تھا اوسکو شیطان نے شجرۃ الخلد کہکر آدم کو کھلا دیا اسیطرح سے یہ لامذہب بھی تم لوگونکو
دھوکا دیتے ہین اور جن عالمون کی تعریف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے اونکو برا کہتے
ہین اور نمازون مین وقت مستحب کو کہ احسن وقت نماز ہے اوسکو برا کہتے ہین حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی حدیث سے ہر نماز کے تین وقت ثابت ہوتے ہین افضل اور اوسط اور مباح یہ تمام

کتابون مین لکھا ہی لیکن وہ لوگ نہین مانتے صرف جاہلون کے فریب دینے
یہ سب کرتے ہین تاکہ وہ لوگ جانین کہ یہ لوگ بڑے پیرو سنت ہین حالانکہ وہ بالکل خلاف سنت
چلتے ہین اگر وہ سب سنتون پر چلتے تو مومن کلمہ گو کو مسلمان جانتے اگرچہ وہ گناہ گار ہوتا
کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بندہ مومن کسی عمل کے سبب سے ایمان سے نہین
نکل جاتا ہی اور وہ لوگ گنہگار کو مومن نہین جانتے ہین مگر یہ عقیدہ خارجی اور معتزلہ کا ہی بس اے
بھائیو خبردار ہشیار تقلید امامون دین پر مضبوط رہو کسی شیطان کے بہکانے سے مت
بھکو ہمیشہ خداوند تعالے سے یہ دعا مانگو رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا
مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۞ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا
بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۞ رَبَّنَا
اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۞

تاریخ اتمام از مصنف علام

بہر قطع جدال لامذہب — سر شدہ ذوالفقار تیز ونکو
ازپی سال طبع گفت امیر — ذوالفقار مقلدین دعجو
۱۲۹۵

خاتمۃ الطبع

حمد و شکر بے انتہا نثار بارگاہ حق جل و علا کہ یہ کتاب لاجواب مثبت وجوب تقلید ائمۂ مجتہدین مفید اتباع سلف صالحین دافع اوہام غیر مقلدین قاطع وساوس معاندین موسوم **بالحبل المتین للمقلدین** ملقب **بذوالفقار المقلدین** تصنیف لطیف وحید عصر فرید دہر مناظر بے نظیر متکلم خوش تقریر واقف رموز خفی وجلی مولوی **امیر علی حنفی** بنارسی بعد اصلاح

وتصحیح تام حسب فرمایش مصنف علام اہتمام امیدوار رحمت وغفران ایزد منان محمد عبدالرحمن عفی عنہ سے مطبع نظامی واقع کانپور مین عشرہ اولی ماہ شوال معظم ۱۲۹۵ھ بارہ سو پچانوے ہجری کو حلیہ صحت سے آراستہ اور زیور طبع سے پیراستہ ہوئی

قطعہ تاریخ طبع از منشی نثار احمد صاحب ابن حافظ نیاز احمد صاحب مغفور بریلوی کاتب کتاب ہذا

دیکھے جو اس کتاب کو منصف بچشم غور — سمجھے کہ واقعی یہی سیدھی ہے دین کی راہ
حاجت نہین کہ وصف مین اسکا کرون بیان — خوبی پہ اسکے اسکے مضامین ہین گواہ
اک انجمن نے دل سے کہا لکھ نثار اب — کیا خوب یہ کتاب چھپی صاف واہ واہ

وجہ ختم کی خاتمے پر

واسطے سند اس امر کے یہ کتاب مطبوع مطبع نظامی کی ہے مہر و دستخط مہتمم کے کیے گئے

محمد روشن خان حنفی
محمد عبدالرحمن بن حا

العبد
عبدالرحمن عفی عنہ ابن محمد روشن خان مرحوم حنفی بقلم خود

فہرست ذوالفقار المقلدین

صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب
٢	بیان حمد خدا تعالیٰ	٥٨	بیان چوتھی وجہ انحصار مذاہب اربعہ کے
٣	بیان نعت رسول و سبب تالیف کتاب	٦٢	فصل مقلدین مذاہب اربعہ کے ناجی ہونے مین
٥	بیان عقائد لامذہب	٦٤	تفصیل بہتر فرقہ ناریہ
٦	بیان بعض مسائل و عقائد مندرجہ کتاب اعتصام السنۃ	٦٨	فصل لامذہب کے سوالونکے جواب
٩	فصل بیان مذہب اور بدعت کے لغوی معنے	"	پہلا سوال لامذہب اور جواب اہل سنۃ
١٠	فصل بیان ملت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین	٦٩	دوسرا سوال لامذہب اور جواب اوسکا
١٣	فصل وجہ اختیار ملت ابراہیمی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو	٧٢	تیسرا سوال لامذہب اور جواب اوسکا
١٥	سوال وجواب متعلق اتباع رسول مقبول	٧٥	چوتھا سوال لامذہب اور جواب اوسکا
١٩	فصل وجہ تقرر مذہب	٧٧	پانچوان سوال لامذہب اور جواب اوسکا
٢٧	فصل فضائل خاص آدمیون اس امت کے	٨٠	چھٹا سوال لامذہب اور جواب اوسکا
٣٢	فصل فضائل فقہاے امت	٨٢	ساتوان سوال لامذہب اور جواب اوسکا
٣٣	فصل خاص الخاص عالمون کی مجمل تعریف	٨٤	آٹھوان سوال لامذہب اور جواب اوسکا
٣٨	فصل احادیث تعریف اجمالی ائمہ مذہب	٨٥	نوان سوال لامذہب اور جواب اوسکا
٤١	فصل تعریف تفصیلی ائمہ مذہب و امام اعظم رح	٨٨	خاتمہ کتاب مشتمل بر چند نصائح
٥٠	فصل انحصار مذاہب اربعہ کے بیان مین	٨٨	نصیحت اول
"	وجہ اول انحصار مذاہب اربعہ کے	٩٠	نصیحت دوسری
٥٦	دوسری وجہ انحصار مذاہب اربعہ کے	٩٥	نصیحت تیسری
٥٧	تیسری وجہ انحصار مذاہب اربعہ	٩٨	تاریخ اتمام و خاتمۃ الطبع